www.KitaboSunnat.com

اسیرانِ روشن خیالی

حافظ محمد ادریس

ادارہ معارفِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارف اسلامی

یہ ادارہ، اسلامی علوم و معارف کی تحقیق و تصنیف اور اشاعت و ترویج کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد دورِ حاضر کے عظیم مفکر اور قائد تحریک اسلامی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جولائی ۱۹۶۳ء میں رکھی تھی اور اس کا پہلا مرکز کراچی میں قائم کیا گیا تھا۔ بعد ازاں فروری ۱۹۷۹ء میں مولانا مرحوم نے لاہور کو اس کا دوسرا مستقر بنایا۔ اب کراچی اور لاہور میں ادارہ معارف اسلامی کے دونوں مراکز داخلی طور پر خود مختارانہ اور مقصدی اور آئینی طور پر ہم آہنگی سے حسب ذیل مقاصد کے لیے کوشاں ہیں:

- تحقیق اور علمی جستجو کے بعد اسلامی تعلیمات کو جدید ترین اسلوب اظہار کے ذریعے پیش کرنا اور تمدن، تاریخ، قانون، معیشت اور دوسرے دائروں میں جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل اسلام کی روشنی میں تلاش کرنا۔
- علمائے اسلام کے تحقیقی کارناموں کا ترجمہ، ترتیب نو، تشریح و توضیح اور اشاعت، اسی طرح قدیم علمی خزانوں تک آج کے طالب علموں کی رسائی ممکن بنانا۔
- عالم اسلام کے موجودہ مسائل اور مستقبل کے امکانات کے بارے میں صحیح اور حقیقت پسندانہ فہم پیدا کرنے کے لیے مسلم ممالک کے بارے میں بالعموم اور پاکستان کے بارے میں بالخصوص تحقیقی کام کرنا۔
- اسلامی موضوعات پر دورِ حاضر کے مسلم علما کے نمایاں کارناموں کی دنیا کی اہم زبانوں بالخصوص اردو، عربی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور سواحلی میں تراجم اور اشاعت کا انتظام کرنا۔
- عام پڑھے لکھے لوگوں میں اسلامی تہذیب و تمدن، تاریخ اور مسلم دنیا کے موجودہ مسائل کا صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے مناسب طرز کی عام فہم کتابوں کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔
- تعلیم کو مثبت اسلامی آہنگ دینے اور اسلامی بنیادوں پر تشکیل شدہ ایک نئے نظام تعلیم کی راہ ہموار کرنے کے لیے مختلف مراحل کی نصابی اور امدادی کتب کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسیرانِ روشن خیالی

حافظ محمد ادریس

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارفِ اسلامی

منصورہ — لاہور — پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب	:	اسیرانِ روشن خیالی
مصنف	:	حافظ محمد ادریس
باہتمام	:	ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور
مطبع	:	عدن پرنٹرز، ۹-کوپر روڈ، لاہور
اشاعت اوّل	:	جون ۲۰۰۷ء (۱۱۰۰)
اشاعت دوم	:	اگست ۲۰۰۷ء (۱۱۰۰)
صفحات	:	۱۴۴
قیمت	:	۷۰ روپے

تقسیم کنندہ:

مکتبہ معارفِ اسلامی

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ ۵۴۷۹۰

فون: 5432419, 5419520-4 پوسٹ کوڈ: 54790

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ — حافظ محمد ادریس — ۱۱

(۱)

اسیرانِ روشن خیالی

حدود اللہ کے خلاف مذموم حرکت

فرنٹ لائن سٹیٹ — ۱۷
سیاہ ترین دن — ۱۷
پرامن مظاہرے، پرتشدد جواب — ۱۸
جرم عظیم — ۱۹
روڈ کارواں — ۲۰
رکاوٹیں اور منزلیں — ۲۰

وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

سیاست اور جیل — ۲۲
مرگِ ناگہانی — ۲۲
پہلی رکاوٹ — ۲۳
لاہور کے بجائے گجرات — ۲۴
ہرچہ باداباد — ۲۴
قرآن عظیم الشان کی برکات — ۲۵
ہنگامی فیصلہ — ۲۵
نصرت الٰہی — ۲۶

قدم بقدم نصرتِ الٰہی

وقت کی پابندی — ۲۸
اینٹ سے اینٹ بجانا — ۲۸
جلسے کی کارروائی — ۲۹
یہ اخلاق؟ — ۳۰
دعا — ۳۰
ذرائع ابلاغ کا کردار — ۳۱
دوسرا جلسہ — ۳۱
دہشت گردی؟ — ۳۲

فروغ بدکاری یا تحفظِ حقوقِ نسواں

دل کہیں، تلوار کہیں — ۳۳
ایمان اور آزمایش — ۳۴
احباب جلال پور کا شکریہ — ۳۴
اسیروں کے حوصلے — ۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعروں کی گونج ۳۵

ٹیلی ویژن کے نمایندے ۳۶

یوم حساب قریب ہے ۳۶

سنتِ یوسفی

اظہارِ تشکر ۳۷

نمازِ عشق ۳۷

قابلِ تحسین انتظام ۳۸

باجماعت نماز ۳۸

دروسِ زنداں ۳۹

تربیت گاہ ۴۰

جیل میں پکنک؟ ۴۰

ایک عظیم نوجوان ۴۱

مسائلستان اور معمے

نعمت وسعادت ۴۲

قیدیوں کے مسائل ۴۲

اخبارات ۴۳

زندانیوں کے تبصرے ۴۳

ایک برجستہ سوال ۴۴

شرم وحیا سے عاری ۴۵

محبت کی لطافت ۴۵

بے بس مخلوق، بے حس جہاں

جائے تنگ ومرد ماں بسیار ۴۷

نابالغ قیدی اور جرائم ۴۷

مسائل کا اعتراف ۴۸

متعدی مرض ۴۹

بے بسی و بے حسی ۴۹

قتل مقاتلہ، نسلوں کی تباہی ہے ۵۰

وَالصُّلْحُ خَیْرٌ

اصلاحِ انسانیت ۵۱

ماڈل ضلع ۵۱

باصلاحیت ٹیم ۵۲

دنیا وآخرت کی بھلائی ۵۳

حدیث پاک سے راہ نمائی ۵۳

ایک افسوسناک ڈراما

جیل میں چودھراہٹ ۵۵

فلاحی ریاست ۵۵

اصلاح کے راستے میں موانعات ۵۶

اسیران کی ایک جائز خواہش ۵۶

قرآن سے محبت ۵۷

میڈیکل کیمپ ۵۸

ضمانتیں اور مابعد ۵۸

بارہ بجے ۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیرانہ آئے صدا کر چلے ۶۱

بے خبر حکمران، فرسودہ نظام

خیر ابھی مٹا نہیں ۶۲

قصہ بھینس چوری کا ۶۲

پرویزی بربریت ۶۳

نظر بندی یا سعادت ۶۴

یہ افسران ذی وقار اور ان کی بے خبری ۶۵

اللہ پر توکل ۶۶

فرض کفایہ ۶۷

ہم بھی منہ میں زباں رکھتے ہیں

ایک چیلنج ۶۸

نیا مصطفےٰ کمال ۶۸

قرآن کی کتابت وطباعت ۶۹

عربی زبان اور امت مسلمہ ۷۰

دوسری زبانوں میں قرآن کے تراجم ۷۰

ہمارے آباواجداد ۷۱

عورت دشمنی ۷۲

غیر متوازن جرنیلی رویہ ۷۳

مردم آزار رویے

مقبول عام راہ نما ۷۴

بہاولپور ۷۴

قنوت نازلہ ۷۵

الوداع اے گجرات! ۷۶

استعمار کے غلام ۷۷

لمبا سفر ۷۸

یخ بستہ ہوا اور تان سین ۷۹

میرانیا نشیمن

مجبوری ۸۰

اسیری کی مجبوریاں ۸۰

یادگار سفر ۸۱

سعادت ۸۲

جیل تلاشی ۸۳

نظر بندی احاطہ ۸۳

اپنے ہی ساتھی ۸۴

شب تنور وشب سمور ۸۴

دیانت دار افسران

طلوع فجر ۸۶

زیرو میٹر ۸۶

داروغۂ جیل سے پہلی ملاقات ۸۷

قلم وقرطاس ممنوع ہے ۸۸

''دہشت گرد'' ۸۸

لنگر کے مشقتی ۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ ۹۰

ساتھیوں کی دلچسپیاں ۹۱

حکایاتِ جنوں

قلم وقرطاس ۹۲

سرمایۂ امت ۹۳

دعوتی وفود ۹۳

جیل کے حکام ۹۴

ناظم ضلع کا دورہ ۹۵

حکمران لیگ کا ذکر خیر ۹۵

جیل کی چھٹی ۹۶

چلہ کشی ۹۷

بے چارے پہرے دار ۹۷

زندانیوں کے شب وروز

مرکزی تربیت گاہ ۹۹

نظر بندوں کی دل لگی ۱۰۰

درخت اور پرندے ۱۰۰

عالم طیور ۱۰۱

پرندوں کی حمد وثنا ۱۰۲

سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کا خطاب ۱۰۲

آج کا دکھ اور فکر ۱۰۳

جیل میں سید مودودیؒ کی کتب اور ذکر خیر

کرپشن کا سرطان اور روشنی کی کرنیں ۱۰۴

پریڈ ۱۰۴

تذکرہ سید مودودیؒ کا ۱۰۵

وعدے کا پاس ۱۰۶

قیدی اور مطالعہ ۱۰۷

نظر بندی چیلنج کرنے کا فیصلہ ۱۰۸

لبیک سے لبیک تک ۱۰۸

پھر ایک سفر پولیس کی نگرانی میں ۱۰۹

راہ وفا میں جفا ۱۰۹

قیاس آرائیاں ۱۱۰

خانہ بدوش کا ایک اور سفر

یادگار الوداع ۱۱۱

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو.....! ۱۱۱

ماضی کے جھروکے مستقبل کے خدشے ۱۱۲

اے میرے اللہ! تیرا شکر ۱۱۲

سیکرٹریٹ میں ۱۱۳

نظر بند کرنے والے نظر بند! ۱۱۴

جیلوں کی اصلاح ۱۱۴

اسیران کا خیال ۱۱۵

داستان اسیری ۱۱۶

اپنا جھونپڑا ۱۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے؟

رہائی کا پہلا دن ۱۱۸

موت اپنے وقت پر آتی ہے ۱۱۸

دوطرفہ حسرت ۱۱۹

استقبالیہ ۱۲۰

ملک وقوم کی بدقسمتی ۱۲۱

پولیس کی دوڑ ۱۲۱

فہرست اسیران ۱۲۲

حرف آخر ۱۲۵

مومن کی اسیری ۱۲۶

(۲)

عظیم شخصیات کی قید و بند

(تاریخ کی گزرگاہوں میں)

سیدنا یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف کا خطاب زنداں ۱۳۰

مولانا ابوالکلام آزاد

عدالت گاہ ناانصافی کا قدیم ترین ذریعہ ۱۳۱

ایک عجیب مگر عظیم الشان جگہ ۱۳۲

خاتمہ ۱۳۲

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

سزائے موت کا حکم دینے کے بعد فوجی عدالت کا مشورہ ۱۳۴

سزائے موت کے خلاف رحم کی اپیل پر سید مودودیؒ کا ردِ عمل ۱۳۵

جرات وعزیمت کا تاریخی باب ۱۳۶

جان دے سکتا ہوں ۱۳۶

ذمہ داری کا احساس ۱۳۶

ایک ناقد کا خراج تحسین ۱۳۸

روزنامہ ''احسان'' لاہور کا خراج عقیدت ۱۳۸

سیّدہ زینب الغزالی

۱۹۶۵ء میں زینب الغزالی کا جیل میں بیان ۱۴۰

شیشہ وسنگ کا ٹکراؤ ۱۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

''عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد''

انسانی تاریخ عبرت کا بہت وسیع و عریض مرقع ہے۔ انسان نے ظلم و ستم کی داستانیں بھی رقم کی ہیں لیکن یہی انسان ہمت و عزیمت کے باب بھی جریدۂ عالم پر ثبت کرتا رہا ہے۔ وقت کے مستبد حکمران ہمیشہ یہ سمجھتے رہے ہیں کہ ان کا حقِ حکمرانی غیر محدود ہے۔ اپنے اقتدار کے نشے میں بدمست حکمرانوں کو گھنٹی بجنے سے قبل تک کبھی وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ ان کے ڈرامے کا کوئی ڈراپ سین بھی ہے، جس طرح نابکار حکمران ہر دور میں ظلم کے فسانے میں ایک نیا ٹکڑا شامل کر دیتے ہیں، اسی طرح راہِ وفا کے دیوانے بھی تاریخ کا قرض چکانے کی جسارت میں لگے رہتے اور اپنے پیش رؤں کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔

حکمران اپنی اپنی حیثیت، وسائل اور مظالم کے لحاظ سے ہیوی ویٹ، میڈیم ویٹ اور فلائی ویٹ انواع میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کے مدمقابل ڈٹ جانے والے عزیمت کے پہاڑ بھی ہوتے ہیں اور درجہ بدرجہ کم تر مقام کے حامل کچھ دیوانے بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنی خو نہیں بدلتے تو یہ بھی اپنا راستہ نہیں چھوڑتے۔ اس جانب فرعون، نمرود اور شداد نظر آتے ہیں تو اس جانب یوسفِ صدیقؑ سے لے کر امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور مجدد الف ثانیؒ تک ایک سلسلۃ الذہب نظر آتا ہے۔ سید قطبؒ، سید مودودیؒ اور علی گیلانی جیسی قد آور شخصیتوں سے لے کر گلی محلے کی سطح تک چھوٹے چھوٹے گم نام کارکنان بھی سروں سے کفن باندھے رکھتے ہیں۔ تاریخ نے بارہا اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر مختصر سی داستان ایک شکستہ پا، سراپا خطا، مجسم ضعف اور نہایت حقیر راہ رو اور اس کے چند پیارے ساتھیوں کی داستان ہے۔ راقم الحروف کا سرمایہ اگر کوئی ہے تو محض اہلِ صفا سے تعلقِ خاطر اور محبت وعقیدت کا رشتہ ہے۔ زندگی کے ۶۲ سالوں میں آٹھ مرتبہ سنتِ یوسفی سے نسبت قائم کرنے کی سعادت ملی۔ ایک کمزور انسان یقیناً پھسل جاتا اگر اللہ کی خاص توفیق حاصل نہ ہوتی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اندھی قوت کے نشے میں بدمست طاغوتی و مستبد حکمران اس جنگ میں ہمیشہ کمزور و بے سہارا قافلوں کے مقابلے میں شکست سے دوچار ہوتے رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کمزور لوگوں کا سرپرست قوی وعزیز ہے۔

پہلی مرتبہ اس دشت کی بادیہ پیمائی کا شرف جنوری ۱۹۶۶ء میں حاصل ہوا۔ اس وقت میں بی۔اے کا طالب علم تھا اور عمر بیس سال تھی۔ جرم یہ تھا کہ اعلانِ تاشقند کے خلاف احتجاج کیوں کیا ہے کیمپ جیل میں اس ماہِ رمضان میں تراویح میں قرآن پڑھنے کا جو لطف آیا، اس سے قبل زندگی بھر کبھی اس کا تجربہ نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد مزید تین مرتبہ دورِ طالب علمی میں اس وادیٔ پُر خار میں آبلہ پائی سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔

دورِ طالب علمی کے بعد ۱۲ سال بیرونِ ملک گزر گئے۔ اس کے بعد بھی ایک طویل عرصے تک کے ماہ وسال امن وعافیت میں گزرتے رہے۔ فروری ۱۹۹۹ء میں ۱۹ سال بعد پھر وہ بھولا ہوا سبق یاد کرانے کا اہتمام ہوا۔ اس اسیری کی داستان دریچۂ زنداں کی صورت میں منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس کے بعد دو مرتبہ گرفتاری ہوئی مگر کبھی ایک دن، کبھی ڈیڑھ دن تھانے میں گزارنے کے بعد رہائی ملتی رہی۔ اب جبکہ عملاً گوشۂ عافیت میں پناہ گزین ہوں، اچانک قسمت اس کوچے میں پھر لے گئی۔

پہلی گرفتاری ۲۰ سال کی عمر میں ہوئی اور آخری ۶۱ سال کی عمر میں۔ اب تک کی اس آخری گرفتاری کی روداد رفقائے زنداں کے اصرار اور ان کے عملی تحرک وتعاون کی بدولت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ کرنا پڑی۔ کوئی خاص بات، اس داستان میں، آپ کو نظر نہیں آئے گی تاہم یہ ایک تجربہ ہے، جس نے کہیں کہیں وارداتِ قلبی کا روپ دھار لیا ہے۔ یہ رودادِ اسیری مضامین کی صورت میں بعنوان ''کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے'' ہفت روزہ ایشیا میں چھپتی رہی ہے۔ اگر امیر ضلع گجرات ڈاکٹر طارق سلیم، ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ اور ان کے دیگر ساتھیوں کا اصرار نہ ہوتا تو شاید اسے کتابی صورت دینے کی نوبت نہ آتی۔ اس روداد میں ذاتی وارداتِ قلبی کا بعض مقامات پر جو ذکر آیا ہے، اس کے پیچھے دو جذبات کارفرما رہے ہیں۔ ایک تحدیثِ نعمت اور دوسرے تذکیر کہ شاید کسی اللہ کے بندے کو اس سے ترغیب حاصل ہو اور وہ بھی اس پر عمل پیرا ہو جائے، جس سے اسے بھی فائدہ ہو اور شاید احقر کے لیے بھی یہ نفع بخش ہو۔

اس روداد کا نام تجویز کرنے کا مرحلہ بھی مشکل تھا۔ جو نام آخر کار تجویز ہوا، اس کی حکمت یہ تھی کہ یہ عنوان دو طرفہ ترجمانی کا مظہر ہے۔ اسیرانِ روشن خیالی سے قاری کا ذہن فوری طور پر اس طبقے کی جانب مبذول ہوتا ہے جو روشن خیالی کا اسیر ہو کر ہر اخلاقی قدر اور دینی شعار کو قدامت پسندی قرار دے کر مسترد کر دیتا ہے۔ اس طبقۂ مقتدر کا کافی حال احوال ان صفحات میں قارئین کو ملے گا۔ دوسرا خیال جو اسیرانِ روشن خیالی کے عنوان سے ابھرتا ہے، وہ یہ ہے کہ ان اسیران سے مراد روشن خیالی کے اس طوفان کی مخالفت کرنے والے وہ دیوانے ہیں، جو زندان و اسیری کے قابل سمجھے گئے اور بلا جواز دھر لیے گئے۔ یہ دونوں ہی معانی درست ہیں۔

اس مختصر سی روداد کے آخر میں ان عظیم ہستیوں کے ملفوظات عالیہ بھی بطور تذکیر شامل کر لیے گئے ہیں، جن کی عظمت کو تاریخ نے ہمیشہ جھک کر سلام کیا ہے۔ اگر ان عظیم ہستیوں کے نقوش پا آنکھوں کے سامنے نہ ہوں تو ہم کمزور راہیوں کے قدم ڈگمگا جائیں۔ اللہ ان عظیم ہستیوں پر اپنے انوار و رحمت کی بارش برسائے۔ یہ ہدایت کے ترجمان اور روشنی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مینار ہیں۔ ہمارے عزیز دوست اور شاعر حکیم محمد ارشد فارانی صاحب کی ایک نظم بھی شاملِ اشاعت ہے۔ اس کا پس منظر بھی نظم کے آغاز میں بیان کیا گیا ہے۔

اس روداد کو ادارہ معارف اسلامی کی مجلسِ مسوّدات کے دو ارکان جناب رفیع الدین ہاشمی اور جناب سمیع اللہ بٹ نے مکمل پڑھنے کے بعد اپنی قیمتی آرا و تجاویز سے نوازا، جس کے لیے میں ان کا ممنون ہوں۔ عظیم شخصیات کی قید و بند کے حوالہ جات ادارے کے رفیق چودھری مختار احمد صاحب نے تلاش کیے۔ اللہ انھیں اجر سے نوازے۔ ادارے کے دیگر تمام ساتھیوں کی دلچسپی اور تعاون بھی حاصل رہا۔ بنیادی کمپوزنگ مرکز جماعت کے ہونہار اور نوجوان ساتھی عبدالعظیم صاحب نے کی جسے بعد میں ادارے کے شعبہ کمپیوٹر میں ترتیب دیا گیا۔ اب یہ روداد قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ شاید اس راہ پر گامزن ہونے والے نئے ساتھیوں کے لیے اس سے کوئی مفید پہلو برآمد ہو جائے۔ قارئین کی آرا اور تبصروں سے بڑی راہ نمائی مل سکتی ہے۔ ہم اس کے منتظر ہیں۔ اللہ ہماری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور ہماری طرف سے جو کوئی اچھا کام ہو پایا ہے، اسے اخلاص کے ساتھ محفوظ کرنے کی توفیق بخشے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

حافظ محمد ادریس (منصورہ)

مورخہ ۹ رصفر ۱۴۲۸ھ

بمطابق ۲۸ رفروری ۲۰۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

اسیرانِ روشن خیالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود اللہ کے خلاف مذموم حرکت

❋ فرنٹ لائن سٹیٹ

پاکستان کے آمر مطلق جنرل پرویز مشرف برسر اقتدار آتے ہی اپنے حقیقی عزائم کا اظہار کر چکے تھے۔ وہ پاکستان میں ایک مادر پدر آزاد معاشرہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ بغل میں کتے اٹھانا، مصطفیٰ کمال کو اپنا آئیڈیل قرار دینا اور اپنے بچپن کے واقعات بیان کرتے ہوئے طبلہ اور سارنگی سے محبت کا اظہار، اہل بصیرت کو یہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ جنرل صاحب کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ امریکہ نے شروع میں انھیں ڈانٹ ڈپٹ کی کہ وردی میں وہ سویلین ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے اچھے نہیں لگتے لیکن امریکہ کو تہذیب و اخلاق سے محبت ہے اور نہ جمہوریت اور آزادی رائے سے کوئی سروکار۔ امریکہ تو ہمیشہ اپنے مفادات کی حفاظت کرتا ہے۔ وردی ہی میں امریکی حکومت نے جنرل صاحب کو نہ صرف قبول کر لیا بلکہ اپنا معتمد ترین دوست قرار دے کر انھیں اہم ذمہ داریاں تفویض کر دیں۔ اس کے نتیجے میں جنرل صاحب نے پاکستان کو امریکی مفادات کی حفاظت کے لیے فرنٹ لائن سٹیٹ بنا دیا۔

❋ سیاہ ترین دن

مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا ایسا مذموم جرم جس کا اس دور میں ارتکاب ہوا، اس سے قبل کسی پاکستانی حکومت نے نہیں کیا تھا۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس ذلت ناک کردار پر شرم محسوس کرنے کے بجائے جنرل صاحب کھلے عام فخر کا اظہار بھی کرنے لگے۔ ۹/۱۱ کے بعد بے عزتی کے جس راستے پر پاکستان گامزن ہوا، اسی نے امریکہ کو یہ امید دلائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فوجی حکمرانوں سے اپنی مرضی کے دیگر کام بھی کرائے جا سکتے ہیں، جو طویل عرصے سے ان کے ایجنڈے میں شامل تھے۔ امریکہ کے پیش نظر پاکستان کے دستور کو مکمل طور پر تبدیل کرنا اولین ترجیح ہے تاکہ اس کی اسلامی دفعات ختم ہو جائیں۔ قادیانیوں کے خلاف منظور ہونے والی دستوری ترمیم اور امتناعِ قادیانیت کے ضمن میں بننے والے تمام قوانین، تحفظ ناموس رسالت کا قانون اور تمام حدود قوانین کا خاتمہ بھی ان کی ترجیحات میں شامل تھا۔ حدود قوانین میں سے بدکاری سے متعلق قانون کو تبدیل کر کے فوجی حکومت کی طرف سے انھی امریکی پالیسیوں کے اتباع کا آغاز کیا گیا۔ جنرل صاحب ماہ ستمبر ۲۰۰۶ء میں امریکہ جانے سے قبل یہ قانون منظور کرانا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک اسلام آباد سے واشنگٹن کے لیے اس سے بہتر کوئی تحفہ نہ ہو سکتا تھا تاہم بوجوہ ستمبر میں یہ بدنام زمانہ بل منظور نہ ہو سکا۔ ۱۵ر نومبر ۲۰۰۶ء ملک و قوم کی تاریخ کا وہ سیاہ ترین دن ہے جب فحاشی و عریانی کے فروغ اور حدود اللہ میں ترمیم کا بل پاکستان کی قومی اسمبلی میں منظور ہوا۔

٭ پرامن مظاہرے، پرتشدد جواب

۳۰ر نومبر ۲۰۰۶ء بروز جمعرات کو ایم ایم اے کے طے شدہ روڈ کارواں پروگرام کے مطابق ہم نے گجرات کے فوارہ چوک میں ایک پرامن احتجاجی جلسہ کیا۔ حکومتِ وقت کے لیے ہضم کرنا ممکن نہ تھا۔ ہمارے اس ''ناقابل معافی جرم'' پر حکومت کی ہر سطح کی سرکاری و غیر سرکاری مشینری پوری طرح حرکت میں آ گئی۔ راقم کے ساتھ ۳۹ دیگر مظاہرین کو جلسے سے دعا ختم ہوتے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ ۳۰ر نومبر سے لے کر ۱۲ر دسمبر ۲۰۰۶ء کی رات تک مجھے حکومت کا ''مہمان'' رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس مختصر عرصے میں بہت کچھ دیکھا اور سنا۔ اس آپ بیتی کی کچھ جھلکیاں اور اس کا عمومی پیش منظر و پس منظر نذر قارئین کر رہا ہوں۔ موجودہ جرنیلی حکومت کے دور میں عملاً یہ میری پہلی جیل یاترا تھی۔ پولیس حراست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو کئی بار لیا گیا مگر جیل بھیجنے یا کوئی مقدمہ درج کرنے کے بجائے مختلف پروگراموں سے روکنے کے لیے چند گھنٹے کی حراست کے بعد ''معذرت'' کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا تھا۔

❋ جرمِ عظیم

۱۵ر نومبر ۲۰۰۶ء ہماری تاریخ کا وہ منحوس ترین دن ہے جب آخر کار جنرل صاحب نے پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کی بھرپور مدد اور ق لیگ کے (۴۶ ارکان اسمبلی کو چھوڑ کر باقی) بے ضمیر لوگوں کے تعاون سے یہ بل قومی اسمبلی سے منظور کرا لیا۔ دراصل یہ بل جنرل صاحب، پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کا مشترکہ بل تھا۔ چودھری شجاعت حسین اور ق لیگ میں شامل ان کے ساتھی اپنے مفادات کی خاطر اس کے چنگل میں آ گئے۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ اکثریتی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے اس سارے گناہ کی اصل ذمہ داری چودھری شجاعت حسین کے سر آتی ہے۔ حدود اللہ میں ترمیم کا یہ جرم بلاشبہ اتنا بڑا ہے کہ اللہ کے ہاں ان لوگوں کا جو حشر ہوگا وہ تو ہوگا مگر مخلوقِ خدا کے نزدیک بھی یہ اللہ کے باغی قرار پائے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام مسالک اور پاکستان کی جملہ دینی اور مذہبی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ محض ایک قانون نہیں بلکہ حدود اللہ میں کھلم کھلا مداخلت اور تبدیلی ہے۔ علمی اور تکنیکی نقطہ نظر سے تحریری صورت میں مختلف علمائے کرام اور مسلم دانشوروں کی طرف سے پورا تعارف سامنے آ چکا ہے، جس میں پورے دلائل اور مثالوں سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ حدود بل سراسر غیر اسلامی، فحاشی و بدکاری کے فروغ کا ذریعہ اور اس کے سامنے بند باندھنے کی ہر کوشش کا راستہ مسدود کرنے کی ایک بھونڈی اور مکروہ صورت ہے۔

چودھری شجاعت حسین خود بھی عجیب مخمصے میں ہیں۔ انھوں نے بعد از مرگ واویلا کے مصداق بل منظور ہوتے ہی استعفا اسپیکر کو پیش کرنے کا اعلان کیا۔ اسے کہتے ہیں عذر گناہ بدتر از گناہ۔ چودھری صاحب کا موقف تھا کہ اگر یہ بل اسلام کے خلاف ہوا تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعفا دے دیں گے۔ بل کے خلافِ اسلام ہونے میں اب کوئی شک و شبہ نہیں۔ خود چودھری صاحب کی نامزد کردہ کمیٹی اتفاق رائے سے اسے غیر اسلامی قرار دے چکی ہے۔ اس کے بعد وہ کیسے اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ چودھری صاحب نے خود اس بل کو منظور کرانے کے ساتھ ہی ایک اور متبادل بل اسی موضوع پر کیوں اسمبلی میں پیش کیا ہے؟

❋ روڈ کارواں

ایم ایم اے پنجاب نے اپنی صوبائی کونسل کے اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ فحاشی بل کے خلاف عوامی سطح پر احتجاج کیا جائے۔ یہ احتجاج پرامن اور جمہوری طریقے سے ریکارڈ کرانے کے لیے متحدہ مجلس عمل نے پہلے قدم کے طور پر روڈ کاروانوں کا فیصلہ کیا۔ یہ کارواں مختلف علاقوں کے لیے مختلف تاریخوں میں مرتب کیے گئے۔ اس پروگرام کا پہلا قدم ۳۰ نومبر کو لاہور سے گوجرانوالہ اور وہاں سے گجرات تک کارواں چلانے کا فیصلہ تھا۔ حکمرانوں نے اس جمہوری اور پرامن روڈ کارواں کو جمہوری انداز میں برداشت کرنے کے بجائے آہنی انداز میں روکنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے نہ صرف کارواں کے روٹ کو بلکہ آس پاس سے آنے والے تمام روٹوں کو مکمل طور پر بلاک کر دیا۔ جہاں تک ضلع گجرات کا تعلق ہے تو اس میں تو عملاً کمیونسٹ ریاستوں کی طرح کا ماحول پیدا کر دیا گیا اور پروگرام کو روکنے کے لیے ہر سڑک اور چوک پر آہنی دیواریں کھڑی کرنے کی پالیسی اپنائی گئی۔

❋ رکاوٹیں اور منزلیں

لاہور سے بھی کارواں کو نکلنے کے لیے بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بیش تر قائدین کو چوبرجی چوک پر ہی گرفتار کر لیا گیا اور رات گئے تک تھانے میں بٹھائے رکھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ قاضی حسین احمد صدر متحدہ مجلس عمل و امیر جماعت اسلامی پاکستان اور دیگر قائدین کی قیادت میں نکلنے والا یہ کارواں شاہدرہ، مرید کے اور کامونکے سے ہوتا ہوا گوجرانوالہ تک آن پہنچا۔ راستے کی رکاوٹوں کے باوجود گوجرانوالہ میں اس کارواں کا بھرپور اور شان دار استقبال ہوا۔ جلسے میں لوگوں کی حاضری اور جوش و خروش دیدنی تھا۔ گوجرانوالہ سے وزیر آباد کی طرف عازم سفر ہونے کے بعد کارواں اور قائدین کو راہوالی سے پہلے ہی روک لیا گیا۔ اس سے آگے راستے مسدود تھے۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندگان کارواں کے ساتھ تھے۔ انھوں نے یہ سارے مناظر محفوظ کر لیے اور لوگوں کو دکھا دیے۔

حکمرانوں کو اس بات کا خطرہ تھا کہ اگر کارواں چناب کے پل پر آ پہنچا تو پھر گجرات میں بھی پروگرام ہو جائے گا۔ ایک طرف کارواں کو راستے میں روکنے کے لیے حکومتی مشینری اور ریاستی دہشت گردی عمل میں لائی گئی اور دوسری جانب چناب کے پل کو آمد و رفت کے لیے پوری طرح بند کر دیا گیا کہ میتیں لے جانے والی مختلف مقامات کی گاڑیاں بھی گھنٹوں یہاں روکی گئیں۔ آپ تصور کیجیے کہ ایمبولینس گاڑیوں میں میتیں موجود تھیں مگر ان کا راستہ مسدود تھا۔ متاثرہ لوگوں کی کوئی درخواست اور منت سماجت ظالم انتظامیہ کو قائل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ یوں زندہ انسانوں پر ظلم ڈھانے والے ان حکمرانوں نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ میتوں کی بے توقیری اور بے حرمتی جیسے بھاری جرم کا بھی ارتکاب کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہ

❋ سیاست اور جیل

سیاسی زندگی میں جدوجہد لازمی امر ہوتا ہے۔ سیاسی سرگرمیوں کے دوران سیاسی لوگوں کا جیل جانا کوئی عجیب بات نہیں ہوتی۔ راقم الحروف نے زمانہ طالب علمی سے لے کر اب تک مختلف تحریکوں میں کسی نہ کسی حیثیت میں حصہ لیا ہے۔ ایسے مواقع پر پیش آنے والی مشکلات کا بھی بخوبی اندازہ بلکہ تجربہ ہے۔ عمر بھر کی اس طویل جدوجہد کے دوران انتظامیہ اور پولیس کی ریشہ دوانیوں، مظالم اور غیر قانونی کارروائیوں کا تجربہ بھی بارہا ہوا ہے۔ آج کل چونکہ میری جماعتی ذمہ داری اور میدان کار براہ راست سیاسی جدوجہد سے ذرا ہٹ کر ایک ایسے شعبے میں ہے جس کا زیادہ تر کام لکھنے پڑھنے اور طباعت وتحقیق سے متعلق ہے، اس لیے روڈ کارواں کی متذکرہ بالا طے شدہ اس سرگرمی میں عملاً میری کوئی زیادہ ذمہ داری نہیں تھی۔ مشاورت کی حد تک اس سیاسی لائحہ عمل میں اپنی رائے کا اظہار کر دیا تھا۔ مشاورت کے بعد روڈ کارواں کا یہ فیصلہ بروقت تھا، البتہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے مختلف تجاویز اور آپشن ہو سکتے تھے۔ ان سب پر متعدد افراد اور ادارے مسلسل غور وخوض کر رہے تھے۔

❋ مرگِ ناگہانی

اتفاق کی بات ہے کہ ۲۸ نومبر کو بعد نماز مغرب فون پر اطلاع ملی کہ میری ایک خواہر نسبتی اچانک دماغ کی شریان پھٹ جانے سے گاؤں میں انتقال کر گئی ہیں۔ میں اسی وقت اپنے اہلِ خانہ کو لے کر منصورہ سے گجرات روانہ ہوا اور رات ہی کو مرحومہ کے گاؤں پہنچ گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹ نومبر کو صبح گیارہ بجے جنازہ تھا۔ جنازے کے بعد پورا دن تعزیت کے لیے آنے والے احباب اور اعزہ و اقارب سے ملاقات ہوتی رہی۔ ۳۰ نومبر کو کارواں کو روانہ ہونا تھا۔ صبح تھوڑی دیر کے لیے تعزیتی مجلس میں بیٹھنے کے بعد میں لاہور کی جانب روانہ ہونے کے لیے اپنے عزیزوں کے گاؤں بیکنانوالہ سے اپنے آبائی گاؤں چک میانہ کی طرف روانہ ہوا۔ میرے والد صاحب جن کی عمر کم و بیش ۹۰ سال ہے اور میرا بیٹا، جو جنازے کے لیے لاہور سے آیا تھا اور کچھ دن اپنے دادا محترم کی خدمت کے لیے آبائی گاؤں میں رکنا چاہتا تھا، میرے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئے۔ میں انھیں گھر چھوڑ کر عازم لاہور ہونا چاہتا تھا۔ بارہا اس حقیقت کا تجربہ ہوا ہے کہ بندہ جو چاہے وہ نہیں ہوتا، اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔

❋ پہلی رکاوٹ

کھاریاں ڈنگہ روڈ سے ڈنگہ لالہ موسیٰ روڈ پر پہنچا تو پولیس نے بھاری نفری کے ساتھ راستہ روک لیا۔ پولیس افسران سے بحث و تکرار ہوئی مگر انھوں نے راستہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ مجھے اندازہ ہوا کہ کارواں کو روکنے کے لیے حکومت نے تمام حدود پھلانگنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ پولیس نے ہمیں شام تک اپنا مہمان بنانے کے بجائے صرف اس بات پر اپنا زور لگایا کہ وہ ہمیں کسی صورت راستہ نہیں دیں گے۔ میری چھٹی حس نے فوراً کہا کہ گاڑی واپس کر کے کوئی اور روٹ تلاش کیا جائے اور موجودہ حالات میں، جبکہ حکومت نے کارواں کو ناکام بنانے کے لیے آخری حد تک سختی کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے تو لاہور جانے کے بجائے گجرات پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ فوراً ہر سطح کے قائدین سے رابطہ کیا تو کارواں کے رواں دواں ہونے کی بھی ایک جانب اطلاع ملی مگر لاہور میں گرفتاریوں اور راستے میں پیش آمدہ مشکلات کا حال بھی معلوم ہوا۔ یہ بات خوش آیند تھی کہ کارواں اپنے قائد کی قیادت میں اس وقت تک راوی سے پار اپنے روٹ پر روانہ ہو چکا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ لاہور کے بجائے گجرات

میں نے والد صاحب اور کچھ دیگر دوستوں کے مشورے سے اپنا روٹ تبدیل کر لیا۔ منزل مقصود بھی لاہور کے بجائے اب گجرات طے ہوئی۔ گجرات میں جماعت اسلامی اور ایم ایم اے کے ذمہ داران سے موبائل پر رابطہ کیا، ان سے ان کی تیاریوں کی رپورٹ حاصل کی اور بحیثیت مجموعی ضلع کے معروضی حالات پر ان سے فون پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کی خواہش اور تجویز بھی یہ تھی کہ میں کسی نہ کسی طریقے سے گجرات پہنچ جاؤں۔ ادھر کارواں میں موجود قیادت کی بھی یہی رائے تھی۔ میں نے مختلف دیہات میں سے گزرتے ہوئے کچے پکے راستوں کو استعمال کر کے اپنے گاؤں پہنچنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ فون پر گھر میں اطلاع ملی کہ محترم پیر عبدالرحیم نقش بندی مدظلہ العالی اور جناب عبدالجلیل نقوی گجرات پہنچ چکے ہیں۔ تسلی ہوئی کہ چلو میں کہیں راستے میں پھنس بھی گیا تو ایم ایم اے کی مرکزی قیادت کی نمائندگی تو ہو جائے گی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں قائدین زبردست پولیس پہروں کی وجہ سے منزل پر نہ پہنچ سکے۔

❋ ہر چہ باداباد

والد محترم کو گاؤں چھوڑا، دوپہر کا کھانا کھایا اور یہاں سے پھر جی ٹی روڈ پر چڑھنے کے لیے غیر معروف اور نسبتاً کم استعمال ہونے والے روٹ کو اختیار کیا۔ میرے چھوٹے بھائی میاں محمد یوسف صاحب بھی گجرات پہنچنے کے لیے بے تاب تھے۔ انھوں نے پہلے تو اپنے ساتھیوں سمیت گاؤں سے ویگن پر گجرات جانے کا فیصلہ کیا تھا مگر بدلے ہوئے حالات میں ویگن لے جانا ممکن اور محفوظ نہ تھا۔ وہ پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرنے کے حق میں تھے لیکن میں نے انھیں کہا کہ اللہ کے توکل پر وہ خود تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور باقی ساتھیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کہہ دیں کہ ایک ایک کر کے کسی طرح گجرات پہنچ جائیں۔ وہ میرے ساتھ چل پڑے۔ جی ٹی روڈ پر پہنچنے کے لیے جس پوائنٹ سے ہمیں ریلوے لائن عبور کرنا تھی اسے گنجہ پھاٹک کہا جاتا ہے۔ وہاں بھی پولیس کا پہرہ تھا۔

❋ قرآنِ عظیم الشان کی برکات

یوسف صاحب سورۂ یٰسین کی مسلسل تلاوت کر رہے تھے۔ پولیس ناکے میں سے ہم بخیریت گزر گئے حالانکہ ہم دونوں اور ہمارا ڈرائیور باریش تھے۔ اس روز پنجاب پولیس نے ضلع گجرات میں ہر شخص کا راستہ روکا، بالخصوص ہر باریش شخص کو گجرات کی طرف جانے سے روک دیا گیا تھا۔ جی ٹی روڈ پر آ کر موبائل پر ساتھیوں سے پھر رابطہ کیا تو صوبائی قیادت سے معلوم ہوا کہ کارواں کو راہوالی سے آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔ دوسری طرف ضلعی قائدین نے ایک طے شدہ پوائنٹ پر پہنچنے کی فرمائش کی۔ اب ہم مسلسل ایک دوسرے سے رابطے میں تھے۔ نالہ بھمبر پر پرانا پل زیرِ تعمیر ہونے کی وجہ سے ہمیں فلائی اوور پر سے گزرنا پڑا۔ گویا منیر نیازی کے دریاؤں کی طرح پھاٹک کے بعد ایک اور پھاٹک ہمارے راستے میں حایل تھا۔ یوں ایک بار پھر ہمیں ایک پھاٹک کراس کرنا تھا۔ یہ پھاٹک شاید سائیں راجے کا پھاٹک کہلاتا ہے جو سروس موڑ کے قریب ہے۔ اس پھاٹک پر بھی پولیس ناکہ موجود تھا۔ الحمدللہ ہم نے یہ ناکہ بھی بسلامت عبور کر لیا۔ یہاں پر بعض بسوں کو روکا گیا تھا اور ان میں سواریوں کی تلاشی لی جا رہی تھی۔

❋ ہنگامی فیصلہ

اب ہم اپنی منزل کے قریب تھے لیکن شہر میں ہر جگہ خفیہ ایجنسیوں کے لوگ سرگرداں اور سرگرم تھے۔ مقررہ پوائنٹ پر پہنچ کر میں نے اپنے ڈرائیور کو ذرا فاصلے پر نسبتاً ایک محفوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر گاڑی پارک کر کے اس کے قریب رہنے کی ہدایت کی۔ اپنی واسکٹ اور جناح کیپ پہلے ہی اتار کر گاڑی میں رکھی ہوئی تھی۔ گرم چادر اور جالی کی ٹوپی میں ملبوس اپنے ساتھیوں سید عبداللہ شاہ اور چودھری غلام علی کے ساتھ ہم منتشر انداز میں میونسپل بس اسٹینڈ کے قریب جامع مسجد امینیہ میں نماز عصر ادا کرنے کے لیے داخل ہوئے۔ وضو کر رہے تھے کہ اپنے کئی جان پہچان والے احباب اور کارکنان نظر آئے۔ انھیں اشاروں میں سمجھایا کہ وہ جمگھٹا نہ کریں۔ سابق امیر ضلع شیخ ظہور احمد صاحب بھی اسی وقت مسجد میں آ پہنچے۔ کچھ ساتھیوں کو احساس ہوا کہ شاید کچھ خفیہ پولیس کے لوگ آس پاس موجود ہیں۔ ہم وضو کر کے ایک فوری فیصلے کے تحت سید عبداللہ شاہ اور چودھری غلام علی کے ہمراہ مسجد سے باہر نکل گئے۔ سید عبداللہ شاہ صاحب سابق امیر ضلع سید احسان اللہ شاہ صاحب کے والد اور پرانے رکن جماعت ہیں جبکہ چودھری غلام علی کا تعلق ہمارے علاقے سے ہے اور وہ بھی نہایت ایثار کیش رکن جماعت ہیں۔ پیغام بھی یہی تھا کہ چار بجے عنایت پارک کے قریب ایک مقام پر پہنچ جائیں۔ جامع مسجد امینیہ سے ایک مقامی ساتھی ہمارے رہبر کے طور پر ساتھ ہو گیا۔ وہ گلیوں میں سے رہنمائی کرتا ہوا ہمیں فیصل گیٹ تک لے آیا۔

❋ نصرتِ الٰہی

فیصل گیٹ سے بالکل قریب کمیٹی روڈ پر فوارہ چوک ہماری طے شدہ جلسہ گاہ تھی۔ فوارہ چوک کی طرف نظر ڈالی تو پولیس کی بھاری نفری نظر آئی۔ فیصل جامع مسجد میں نماز عصر ادا کی۔ چار بجنے میں چند منٹ باقی تھے کہ ہم نماز پڑھ کر باہر نکلے۔ عین اسی لمحے امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم اور سابق امیر ضلع ڈاکٹر احسان اللہ شاہ بیسیوں کارکنان کے ہمراہ نمودار ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی گلیوں میں سے دو دو چار چار کی ٹولیوں میں کارکنان خاموشی سے نکلے چلے آ رہے تھے۔ جماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں نے پولیس کی پوزیشن جاننے، محفوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستوں کے تعین اور ٹھیک چار بجے فوارہ چوک میں پہنچنے کے لیے محفوظ روٹ کا بڑی مہارت، مکمل احتیاط اور پوری حکیمانہ منصوبہ بندی کے ساتھ انتظام کر رکھا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے پاس حکومتی وسائل اور انفراسٹرکچر کے مقابلے میں وسائل ایک فی ہزار بھی نہیں تھے، مگر انھوں نے اپنی ذہانت، حکمت عملی اور اللہ کی خاص توفیق ونصرت سے حکومتی مشینری کو مبہوت کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم بقدم نصرتِ الٰہی

❋ وقت کی پابندی

پولیس کی بھاری نفری نے فوارہ چوک کو ہر جانب سے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ تمام سمتوں سے آنے والی سڑکیں ٹریفک ہی نہیں پیدل آنے والے لوگوں کے لیے بھی ہلاک تھیں۔ اس وقت یہاں کالی وردیوں میں ملبوس پولیس نظر آ رہی تھی اور فوارہ چوک ویرانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کوئی بندہ بشر وہاں نام کو بھی موجود نہ تھا۔ ان حالات میں ہماری حکمت عملی یہ تھی کہ ہمیں فوارہ چوک پہنچنا ہے خواہ تعداد کتنی ہو۔ اللہ کی نصرت نے واقعی ساتھ دیا۔ ہم خود سوچتے ہیں تو حیرانی ہوتی ہے کہ اتنی شدید جکڑ بندیوں کے باوجود یہ کیسے ممکن ہوا کہ ہم اپنی منزل پر کامیابی سے پہنچ گئے۔ آج تو وقت کی پابندی کا بھی ایسا اہتمام ہوا کہ سید مودودیؒ کا دور یاد آ گیا۔ ادھر گھڑی نے چار بجائے، ادھر کاروانِ جمہوریت کے قائدین و کارکنان عنایت پارک سے متصل گلی میں سے نکل کر کمیٹی روڈ پر نمودار ہوئے۔ امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم نے بے ساختہ نعرہ مستانہ بلند کیا۔ ''لاٹھی گولی کی سرکار'' چالیس پچاس لوگوں نے نہایت پرجوش اور ایمان افروز انداز میں جواب دیا ''نہیں چلے گی نہیں چلے گی۔'' بس پھر کیا تھا ایک لمحے میں نعرے لگاتا ہوا یہ جلوس فوارہ چوک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

❋ اینٹ سے اینٹ بجانا

مختلف گلیوں سے نکل کر آنے والے لوگ مکمل عزم و ہمت کے ساتھ یک دم جمع ہونا شروع ہو گئے۔ یہ ایک ہی لمحہ تھا جس میں یہ سب کچھ ہو گیا۔ پولیس دم بخود تھی کہ یہ لوگ کہاں سے آ گئے۔ عین اسی لمحہ طے شدہ منصوبے کے مطابق قیم ضلع راحا محمد ارشد اور سید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیدر علی شاہ کی قیادت میں ساٹھ ستر کارکنوں کا ایک دستہ شرقی جانب سے نمودار ہوا۔ پولیس کی توجہ بٹ گئی تو گلیوں میں سے مزید لوگ روڈ پر آنے لگے۔ ڈاکٹر طارق سلیم نے پھرتی سے فوارہ چوک میں اینٹوں کے لگے ہوئے ایک ''چبوترے'' پر کھڑے ہو کر احتجاجی جلسے کے آغاز کا اعلان کر دیا۔ پولیس دونوں جانب سے آگے بڑھی۔ امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم نے زوردار آواز میں کہا ''خبردار! اگر کسی نے لاٹھی چارج کرنے کی کوشش کی تو ہم اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔'' اینٹوں کے اوپر کھڑے ہو کر اس محاورے کا استعمال واقعی بڑا برمحل تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اب میں بلاتاخیر تلاوت اور تقریر کے لیے ایم ایم اے کے مرکزی راہ نما حافظ محمد ادریس نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان کو دعوت دیتا ہوں۔

❋ جلسے کی کارروائی

کارکنان کی تعداد بڑھتی گئی، اس دوران بلاتاخیر جلسے کا آغاز ہو گیا۔ راقم الحروف نے پہلے سورۃ العصر کی تلاوت کی۔ پھر حمد و ثنا اور درود کے بعد اپنی گفت گو میں کہا ''ہم نے فوارہ چوک پر پرامن جلسہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ حکمرانوں نے اسے چیلنج سمجھا اور اعلان کیا کہ یہ جلسہ کسی صورت نہ ہو سکے گا۔ الحمدللہ ساری رکاوٹوں کے باوجود اس وقت ہم فوارہ چوک پہنچ کر جلسہ کر رہے ہیں۔ حکومت کا منظور کردہ بل تمام علما کے نزدیک بالاتفاق حدود اللہ کو توڑنے اور اللہ کے خلاف بغاوت، نیز فحاشی و بدکاری کے فروغ کا بل ہے۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ چودھری شجاعت حسین حسب وعدہ اپنا استعفا پیش کر دیں۔ جنرل مشرف اور ان کے حواریوں کی طرف سے فروغ بدکاری بل کو قوم نے مسترد کر دیا ہے۔ لاہور سے لے کر گجرات، جہلم، سیالکوٹ اور حافظ آباد تک ساری سڑکوں کی ناکہ بندی کون سی جمہوریت ہے۔ ہم جمہوری لوگ ہیں۔ حکمران جمہوری انداز میں ہمارا مقابلہ کریں۔ ان کی بوکھلاہٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی شکست ہے۔ بدترین ریاستی جبر اور رکاوٹوں کو توڑ کر کارکنان متحدہ مجلس عمل نے مقررہ جگہ پر جلسہ کر کے اور اللہ کی کبریائی کا نعرہ بلند کر کے طاغوت کا سر نیچا کر دیا ہے۔

❋ یہ اخلاق؟

چودھری شجاعت اور ان کی فیملی نے اعلان کر رکھا تھا، جسے انھوں نے اخبارات میں بھی شائع کر دیا تھا، کہ وہ کارواں کو ظہرانہ دیں گے۔ یہ اعلان کرنے کے ساتھ گجرات اور ملحقہ اضلاع کی پولیس کو جمع کر کے مدعوین کے راستے روکنا کون سا اخلاق ہے؟ ایسے اخلاقی رویے اپنانے والوں کا کھانا شرفا کبھی قبول نہیں کیا کرتے۔ ملک میں جو اخلاقی بحران پیدا کیا گیا ہے، یہ بھی اس کی ایک جھلک ہے۔ ہمارا مقابلہ ان بے چارے پولیس ملازمین سے نہیں۔ ہمارا مقابلہ آمرِ مطلق اور اس کے چیلے چانٹوں سے ہے۔ آج گجرات میں ہر شخص کہہ رہا ہے کہ چودھری صاحبان کی دیگ کا گوشت گلا نہیں، کچارہ گیا ہے اور وہ شرمندگی سے اسلام آباد بھاگ گئے ہیں۔

❋ دعا

حدود اللہ توڑنے کا جرم چودھری شجاعت کی ق لیگ کی سربراہی کے دور میں ہوا ہے۔ لوگو! گواہ رہنا حدود بل پیپلز پارٹی کا بل تھا جسے منظور کرنے کا جرم چودھری شجاعت کی کاوشوں سے ممکن ہوا ہے۔ میں تمام کارکنان اور عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے خوف و ہراس کے سائے میں بڑی تعداد میں گھروں سے نکل کر حدود اللہ کی حفاظت کرنے کا عزم کیا ہے۔ جلسے میں مختصر خطاب کے دوران پولیس بار بار میری طرف بڑھتی رہی مگر میں نے ہر بار ان کو ٹوکا کہ خبردار، وہ تقریر کے دوران آگے نہ بڑھیں۔ ایسی صورت میں تصادم ہوا تو اس کی ذمہ داری انھی پر ہوگی۔ تقریر کے بعد دعا ہوگی اور پھر پولیس جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارروائی کرنا چاہے کرلے۔ ہم میدان چھوڑ کر کہیں نہیں بھاگیں گے۔'' اس مختصر تقریر کے بعد دعا ہوئی۔ دعا میں ہم نے اللہ سے یہ عہد بھی کیا کہ ہم اس کے کلمے کی سربلندی کے لیے اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔ ہم کمزوروں کا ملجا و ماویٰ اور آخری سہارا وہی ہے۔

❋ ذرائع ابلاغ کا کردار

اس موقع پر قومی اور گجرات کا مقامی پریس اور فوٹو گرافر بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے ان تمام احباب کا شکریہ کہ انھوں نے ہمارے عاجزانہ پروگرام کو شکوہ بخشا۔ میری پوری تقریر صحافیوں نے اپنے موبائل فونوں میں ریکارڈ کرلی اور اسی شام گجرات سے ایف ایم ریڈیو پر چلا دی۔ ضلعی قیادت نے اعلان کیا کہ وہ گرفتاریاں پیش کریں گے۔ عام کارکنان چلے جائیں اور میدان میں اپنا فرض ادا کریں۔ دعا کے بعد گرفتاریاں شروع ہوئیں، ایک کارکن بھی وہاں سے نہیں بھاگا۔ پولیس نے سابق امیر ضلع ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ، امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم، راقم الحروف اور بہت سارے دیگر رہنماؤں کو گرفتار کرلیا۔ اسی اثنا میں جب پولیس ہمیں گاڑیوں میں بٹھا کر تھانوں کی جانب روانہ ہوئی تو ضلعی صدر متحدہ مجلس عمل صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، شباب ملی کے صدر چودھری احسان اللہ وڑائچ اور اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم حافظ محمد اقبال دوسری سمت سے نوجوانوں کے قافلے کے ہمراہ جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔

❋ دوسرا جلسہ

پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ''اگر چودھری شجاعت اور ان کے حواری چند دن قبل کھاریاں میں جلسہ کرسکتے ہیں تو قاضی حسین احمد، حافظ محمد ادریس اور سید محمود شاہ گجراتیؒ کا بیٹا فوارہ چوک میں کیوں جلسہ نہیں کرسکتا۔'' کارکنوں نے اس موقع پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زبردست نعرے لگائے۔ پولیس نے متذکرہ بالا افراد کو بھی گرفتار کرلیا۔ سابق امیر ضلع منڈی بہاؤ الدین سید اعجاز حسین خیالی، نوازش علی شیخ ایڈووکیٹ، چودھری عرفان احمد صفی، چودھری اللہ بخش، چودھری بہادر خاں (امیر تحصیل کھاریاں)، محمود احمد شریف اور دیگر رہنماؤں کو گرفتار کر کے مختلف تھانوں میں بند کر دیا گیا۔

❁ دہشت گردی؟

رات کو تھانوں میں بند کر کے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کر دیے گئے۔ اگلے روز یکم دسمبر کو گوجرانوالہ دہشت گردی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ دہشت گردی کی شق اس بنیاد پر لگائی کہ راقم الحروف اور اس کے ساتھیوں نے نعرے لگائے اور حکومت کو مردہ باد کہا اور حکومت کے خلاف تقریر کی۔ اس تقریر اور نعروں سے لوگ دہشت زدہ ہو گئے۔ الحمدللہ تمام لوگ مقدمات کے باوجود پرعزم تھے حتیٰ کہ ۸۰ سالہ بزرگ بابو محمد صادق بٹ (منگووال) اور ۷۰ سالہ بزرگ راجا محمد زمان (دینہ، ضلع جہلم) نے بھی تھانوں سے رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ تمام گرفتار شدہ ساتھی بالکل مطمئن اور خوش تھے کہ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ہیں۔ ہر شخص کہہ رہا تھا کہ اگر پروگرام کرنے سے قبل ہی گرفتار ہو جاتے تو افسوس ہوتا۔ اب افسوس کاہے کو کرنا ہے۔ ہر شخص اپنی کاوش کی قبولیت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروغِ بدکاری یا تحفظِ حقوقِ نسواں

❋ دل کہیں، تلوار کہیں

پولیس والوں کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ انھوں نے جن لوگوں کو گرفتار کیا ہے وہ نہ قانون شکن ہیں نہ مجرم۔ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی پر مجبور ہوتے ہوئے ہمیں گرفتار کر کے تھانوں میں لے تو گئے لیکن سخت پشیمان تھے۔ ان میں سے کئی ایک نے کھل کر اس بات کا اظہار کیا کہ مظاہرین نے پوری امت کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اور ساری قوم کی طرف سے ایک لحاظ سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ یہ پولیس کے اہل کار اپنے ہاتھوں گرفتار کیے گئے کارکنان و قائدین کے حق میں دعائیں بھی کر رہے تھے۔ ہمارے بعض ساتھی ان کے اس عمل کو اہل کوفہ سے مشابہت دے رہے تھے، جن کے دل امام حسینؓ کے ساتھ تھے مگر تلواریں یزید کے ساتھ تھیں۔ میرے خیال میں یہ تشبیہ مناسب نہیں، اس لیے کہ اہل کوفہ تو عام اور آزاد لوگ تھے جبکہ یہ کارندے بے چارے ملازم اور مجبور ہیں۔

ہم پندرہ ساتھیوں کو گجرات سے دو گاڑیوں میں جلال پور جٹاں لایا گیا اور تھانہ صدر جلال پور جٹاں میں محبوس کر دیا گیا۔ سید سعید احمد شاہ صاحب گجراتی، راجا محمد ارشد ایڈووکیٹ، چودھری بہادر خان، محمود احمد شریف، خالد سلیم امجد، چودھری عرفان احمد صفی، نوازش علی شیخ ایڈووکیٹ اور دیگر ساتھیوں کو تھانہ اے ڈویژن اور بی ڈویژن گجرات میں رکھا گیا۔ ہمارے علاوہ کل ۱۲۷ اسیران تھے۔ تھانہ سٹی جلال پور جٹاں میں جلوس سے ایک دن قبل رہایش گاہوں سے گرفتار کر کے لائے گئے ساتھی، قاری لیاقت علی نقشبندی، میر محمد افضل اور محمد منیر بٹ پہلے سے موجود تھے۔ انھوں نے ہمارا پرجوش انداز میں استقبال کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ایمان اور آزمایش

جلال پور جٹاں پہنچتے ہی معروف صحافی شاویز اے ملک، محمد داؤد خان (گجرات)، محمد لطیف بھٹہ اور اُن کے صاحبزادے شاہد لطیف بھٹہ (جلال پور جٹاں) تشریف لے آئے۔ صحافی بھائیوں اور ہمارے تحریکی ساتھیوں نے ہماری بڑی خدمت تواضع کی۔ شباب ملی کے نوجوان عدنان وڑائچ اور ان کے ساتھیوں نے ہماری مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ تمام ساتھیوں کو ضرورت کی ہر چیز بسرعت تمام حوالات میں بہم پہنچائی گئی۔ تھانہ میں پہنچے تو پہلے سے موجود تینوں جلال پوری ساتھیوں نے ہمارا استقبال بھی کیا اور سب کو مبارکباد بھی دی۔ تھوڑی دیر میں مساجد سے اذانوں کی ایمان افروز صدائیں بلند ہونے لگیں۔ نماز مغرب تھانے میں باجماعت ادا کی گئی۔ بعد ازاں ساتھیوں کی فرمائش پر راقم الحروف نے درس قرآن حکیم دیا جس کا موضوع ''ایمان اور آزمایش'' تھا۔

❁ احباب جلال پور کا شکریہ

رات کو مقامی ایس ایچ او سے ملاقات ہوئی۔ حدود بل کی ساری تفصیل اور وضاحت انھیں بتائی گئی، جس پر انھوں نے بھی ہمارے خیالات سے مکمل اتفاق کیا۔ گجرات کے ساتھیوں کے پاس ادارہ معارف اسلامی کا شائع کردہ کتابچہ بسلسلہ ''تحفظ حقوق نسواں بل'' موجود تھا، وہ ایس ایچ او کو دیا گیا جسے انھوں نے بڑے اشتیاق سے وصول کیا۔ رات کو ممبر پنجاب اسمبلی عامر عثمان اور ایڈیٹر ''آئینہ انقلاب'' مشتاق بٹ اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ جلال پور جٹاں میں ہمارے دوست سید اشرف علی شاہ صاحب اگلی صبح بڑا پرتکلف ناشتہ لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے (آمین ثم آمین)۔ یہ ہمارے بزرگ جماعتی راہ نما سید نذر حسین شاہ مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ اسیروں کے حوصلے

یکم دسمبر کو صبح سویرے آٹھ بجے حوالات سے نکال کر تمام اسیران کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں اور وہاں سے گجرات تھانہ اے ڈویژن لایا گیا۔ وہاں ہماری گاڑی میں صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، چودھری بہادر خاں، نوازش علی شیخ، محمد افضل شاہین، چودھری عرفان احمد صفی، محمود احمد شریف اور دیگر ساتھیوں کو بھی سوار کرایا گیا۔ دیگر اسیران بھی ایک دوسری گاڑی میں عازم گوجرانوالہ تھے۔ گجرات سے نکل کر پرجوش نعروں کی گونج میں ہمارا قافلہ گوجرانوالہ دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیشی کے لیے روانہ ہوا۔ گجرات میں صحافیوں اور کارکنان کی بڑی تعداد تھانے میں جمع ہوگئی تھی۔ اسیران کے بلند حوصلے دیکھ کر سب لوگوں کو حوصلہ اور اطمینان ہوا ورنہ ہماری آمد سے قبل وہ کسی حد تک پریشان تھے۔ وہ خود تو کسی مشکل کا شکار نہ تھے، ہماری ہی وجہ سے پریشانی تھی۔

❋ نعروں کی گونج

گوجرانوالہ پہنچنے سے قبل ہی اظہر اقبال حسن نائب امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب نے بلال قدرت بٹ، امیر ضلع گوجرانوالہ کو ہماری آمد کی اطلاع کر دی تھی۔ مقامی وکلا کے ساتھ ساتھ گجرات سے وکلا کی بڑی تعداد بھی پہلے سے عدالت میں موجود تھی۔ عدالت میں پیشی سے قبل کارکنوں نے بڑے پرجوش انداز میں نعرے لگائے۔ عدالت میں موجود جماعتی کارکنان اور عام لوگ بھی نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ ''فروغ بدکاری بل نامنظور''۔ ''امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے'' اور ''جھوٹے پر لعنت بار بار'' کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ یہ عدالت جج انسداد دہشت گردی، جناب مجاہد فہیم کی تھی۔ انھوں نے ایف آئی آر دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ اس میں کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے۔ پولیس افسران اور سرکاری وکیل کے پاس ان کے کسی سوال کا کوئی معقول جواب نہ تھا۔ جج صاحب نے ریمانڈ دیتے ہوئے ضمانت کے لیے ۴ر دسمبر اور پیشی کے لیے ۸ اور ۹ر دسمبر کی تاریخیں مقرر کیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ ٹیلی ویژن کے نمایندے

عدالت سے نکلتے ہی جیو ٹی وی، اے آر وائی، انڈس ٹی وی اور آج ٹی وی کے نمایندوں نے میرا انٹرویو کیا۔ مقامی پریس کے نمایندے بھی موجود تھے۔ اس موقع پر میں نے کہا ''ہم نے تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ ہم ملک کی سالمیت اور حدود اللہ کی حفاظت کریں گے۔ فحاشی و عریانی کے کلچر کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے بجائے بند باندھ دیں گے۔ آج ہمیں ہتھکڑیاں لگا کر دہشت گردی کی دفعات کے تحت عدالت میں پیش کیا گیا ہے حالانکہ ایک کنکر بھی نہیں پھینکا گیا نہ کوئی توڑ پھوڑ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی گاڑی کا شیشہ ٹوٹا ہے۔ پرامن اور جمہوری انداز سے ہم نے احتجاج کیا ہے۔ یہ ہمارا جمہوری حق ہے۔''

٭ یومِ حساب قریب ہے

ایک سوال کے جواب میں میں نے کہا ''وزیراعلیٰ پنجاب جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ یہ ہتھکڑیوں کے زیور پہنے ہوئے چالیس پاکستانی شہری گرفتار نہیں تو کیا آزاد ہیں؟ دوسری جانب حکومتی گماشتے یہ بھی کہتے پھرتے ہیں کہ فوارہ چوک میں کارواں پہنچ ہی نہیں سکا، نہ کوئی جلسہ ہوا ہے۔ ان کے سارے جھوٹ کی حقیقت خلقِ خدا اچھی طرح جانتی ہے اور خالق نے تو جھوٹوں پر لعنت اپنی آیات محکمات میں بہت پہلے فرما دی ہے۔ یہ دہشت گردی کی دفعات جو محافظین حدود اللہ کی پرامن جدوجہد پر لگائی گئی ہیں اس کے مستحق تو امریکہ کے پٹھو، نام نہاد مسلمان، پاکستانی حکمران ہیں جو امریکی دہشت گردی میں برابر کے شریک ہیں۔ ہماری جدوجہد کو جبر و تشدد سے روکنا کسی کے بس میں نہیں۔ پرامن شہریوں کو جب بھی حکمرانوں نے ہتھکڑیاں پہنائی ہیں ان کے اقتدار کا سورج ہمیشہ غروب ہوا ہے۔ اب بھی ان شاء اللہ ان کا یومِ حساب قریب آ گیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنتِ یوسفی

❋ اظہارِ تشکر

گوجرانوالہ میں گجرات کے کئی دوست جن کا تعلق جماعت اسلامی کے علاوہ اپوزیشن کی دیگر پارٹیوں سے تھا، ہم سے ملنے کے لیے عدالت میں موجود تھے۔ ان سب نے ہم سے حوالاتی وین میں سوار ہونے سے قبل احاطہ عدالت میں ملاقات کی اور اپنی ہر طرح کی خدمات اور تعاون کا یقین دلایا۔ ان احباب میں پریس کے نمایندے شاویز اے ملک، محمد داؤد خان، جماعت اسلامی کے میاں عبدالشکور صاحب، مسلم لیگ (ن) کے رہنما حاجی ناصر محمود، ضلعی سیکرٹری جنرل اور جاوید اقبال بٹ، سٹی صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بہت سارے قابل قدر ساتھیوں کے نام رہ گئے ہوں گے۔ ان سب کا میں ذاتی طور پر تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس موقع پر میں نے اور ضلعی ذمہ داران ایم ایم اے نے تمام ذرائع ابلاغ اور صحافیوں کا شکریہ ادا کیا کہ جنھوں نے قلمی جہاد میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس جہاد پر اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر اور بہترین اجر فرمائے۔

❋ نمازِ عشق

یہ جمعے کا مبارک دن تھا مگر ہمیں جمعہ تو کیا، ظہر کی نماز بھی بروقت ادا کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ گوجرانوالہ سے واپس ہمیں گجرات جیل منتقل کر دیا گیا۔ ہماری جمعہ کی نماز اس سفر میں چھوٹ گئی، جس کا سارے ساتھیوں کو ملال تھا۔ یہ اسلامی ریاست ہے جس میں برطانوی وزیراعظم کی آمد پر فیصل مسجد اسلام آباد میں اذان بھی نہ ہو سکی۔ ایک اسلامی ملک میں یہ طرزِ عمل قابل مذمت ہے۔ ہمارے ساتھی آپس میں کہہ رہے تھے کہ ہمارے اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک میں اس طرح نماز کے اوقات میں نماز کی اجازت نہ دینا کس قدر ستم ظریفی اور ظلم کی بات ہے۔ایک بزرگ ساتھی نے لقمہ دیا''نماز عشق کے اپنے انداز اور اس کا الگ ہی لطف اور اجر ہے۔''بقول شاعر''نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں''۔یہاں تلواریں تو نہیں سنگینیں تو ہوتی ہیں۔

❋ قابلِ تحسین انتظام

گجرات جیل میں اپنے ٹھکانے پہ آ کر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھی گئی۔رات کو گجرات میں قائم مقام امیر ضلع میاں شبیر احمد خاور، ثناء اللہ مجاہد، محمد سعید، چودھری افتخار احمد چیمہ، عابد مجاہد، راجا اورنگزیب، ڈاکٹر محمد اسحاق، عاطف ایوب بٹ، مولانا محمد اسحاق اور دیگر کارکنان کی محنت اور کاوش سے چالیس اسیران کو بستر اور کھانا بروقت مہیا کر دیا گیا۔ دیگر ضروریات کا سارا سامان بھی قیام گجرات کے دوران جس دانش مندی سے پہنچایا گیا وہ قابل تحسین ہے۔رات کو ہی داروغہ جیل ملک ضیاء الدین اور ڈپٹی داروغہ چودھری محمد الیاس سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔اس موقع پر راقم الحروف کے علاوہ ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ، ڈاکٹر طارق سلیم، عرفان احمد صفی، شیخ نوازش علی اور پیر سعید احمد شاہ گجراتی بھی موجود تھے۔ملاقات میں داروغہ صاحب سے نماز باجماعت کی ادائیگی اور رہائش کی جگہ کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا۔

❋ باجماعت نماز

الحمدللہ ملک ضیاء الدین کے پہلے ہی سے ہمارے بعض ساتھیوں، بالخصوص سید احسان اللہ وقاص ایم پی اے سے اچھے دوستانہ تعلقات تھے۔ملک صاحب نے شاہ صاحب کو فون کیا اور ان سے بات کر کے ہماری موجودگی کی اطلاع دی مگر ان سے ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کرانے سے معذرت کردی۔ ظاہر ہے جیل میں ہمارے پاس باہر کسی سے رابطہ کرنا ممکن نہ تھا۔ ملک صاحب کا تعلق اوکاڑہ سے ہے اور اوکاڑہ کے تمام پرانے ساتھیوں بالخصوص قاری عبداللہ مرحوم ومغفور، ڈاکٹر عبدالغنی مرحوم اور ڈاکٹر محمد سلیم کے وہ بہت بڑے مدّاح تھے۔ ان بزرگوں کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ داروغۂ جیل ملک ضیاء الدین صاحب نے مغرب کی نماز ہمارے ساتھ ہمارے احاطے میں باجماعت ادا کی۔ اب یہاں باجماعت نمازوں کا اپنا ہی لطف وسرور تھا۔ سنتِ یوسفی ایک اعزاز بھی ہے، ایک امتحان بھی!

❋ دروسِ زنداں

ہمارے لیے ایک الگ احاطہ مختص کردیا گیا۔ شام کو ہمیں چھ چکیوں میں چھ چھ، سات سات کی تعداد میں بند کردیا گیا۔ دو ساتھی پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی اور بابو محمد صادق بٹ (منگووال) ناسازی طبع کی وجہ سے ہسپتال داخل کرادیے گئے۔ ڈاکٹر سلیم اختر صاحب، ڈاکٹر شریف الدین صاحب، چودھری اللہ بخش اور عاشق علی صاحب بھی ستر سے اسی سال کے معمر ساتھی ہیں مگر اتنے جواں ہمت کے جوانوں کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔ رات کا کھانا مقامی ساتھیوں نے احسن انداز سے پہنچایا تھا۔ اس میں سے نوعمر لڑکوں کو بھی حصہ دیا گیا۔ عشاء کی نماز ہر چکی میں باجماعت ادا کی گئی۔ ہمارے ساتھیوں میں علما اور حفاظ بھی تھے۔ صبح، نمازِ فجر کی ادائیگی باہر صحن میں باجماعت ہوئی اور تذکیر کا پروگرام ہوا۔ موضوع ''ایمان اور استقامت'' تھا۔ بعد ازاں صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی صاحب نے درس حدیث دیا۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) موضوع تھا، انھوں نے بہت اچھے انداز میں اس حدیث پاک کی تشریح کی اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ ہم لوگ اچھے اور نیک مقصد کے لیے اخلاصِ نیت کے ساتھ میدان جہاد میں اترے ہیں۔ اس پر ہمیں اللہ کے ہاں اجر ملے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ تربیت گاہ

جیلوں میں جانا سیاسی کارکنوں کی تربیت کا بنیادی حصہ ہوتا ہے۔ جماعت اسلامی کے لوگ جب بھی جیلوں میں گئے ہیں، انھوں نے جیل خانوں کو تربیت گاہوں میں بدل دیا ہے۔ گجرات جیل میں درس قرآن اور درس حدیث کے علاوہ مختلف موضوعات پر تذکیر، تبادلہ خیالات اور انفرادی تجربات بیان کرنے کا سلسلہ بہت مفید اور لوگوں کے حوصلے بلند کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتا رہا۔ جماعت کی دعوت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیے ہوئے اصولوں کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اختیار کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ اقامت دین یا حکومت الٰہیہ کی تشکیل آنحضور کی زندگی کا مقصد تھا۔

جیل کی یہ تربیت گاہ ہمارے تمام ساتھیوں کے علاوہ جیل کے دیگر قیدیوں اور حوالاتیوں کے لیے بھی کشش کا باعث تھی۔ وہ بھی پروگراموں میں شریک ہوتے تھے۔ کئی نوجوانوں نے کھل کر اس بات کا اظہار کیا کہ وہ جیل سے باہر جا کر جماعت کے ساتھ باقاعدہ وابستہ ہو جائیں گے۔

❋ جیل میں پکنک؟

باہر سے آنے والے ملاقاتی اتنی بڑی تعداد میں آتے تھے کہ اپنی بیرک سے ڈیوڑھی اور وہاں سے واپسی کا سلسلہ دن بھر جاری رہتا تھا۔ ملاقاتیوں میں جماعتی اور صحافتی حلقوں کے احباب کے علاوہ دیگر جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کارکنان و قائدین بھی بڑی تعداد میں آتے رہے۔ جیل میں اتنا سامان خورد و نوش جمع ہو جاتا کہ قریب رہنے والے عام قیدی بھی بھرپور استفادہ کرتے تھے۔ اہلِ گجرات نے ہمیں اپنے احسانات سے زیرِ بار کر دیا تھا۔ چودھری صاحبان کی بدسلوکی کا ازالہ تو ممکن نہ تھا مگر ساتھیوں کی مہمان نوازی نے خطۂ گجرات کی لاج رکھ لی۔ ہماری بارک دراصل نابالغ قیدیوں اور حوالاتیوں کے لیے مختص تھی۔ اس میں کل آٹھ چکیاں تھیں۔ چھ میں ہم لوگ مقید (بلکہ مقیم) تھے۔ دو میں نوعمر لڑکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔باقی چھ چکیوں سے نو عمر قیدیوں کو ایک دوسرے احاطے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ ہمارے ساتھ مقیم لڑکے ہم سے اس قدر مانوس ہو گئے تھے کہ ہمارے ساتھی ہی معلوم ہوتے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ ہماری آمد کے بعد وہ خود کو مقید نہیں سمجھتے بلکہ خیال کرتے ہیں کہ پکنک منا رہے ہیں۔

❋ ایک عظیم نوجوان

پیر سعید احمد شاہ گجراتی کی یہ پہلی گرفتاری تھی۔یہ گجرات کے مشہور مذہبی و روحانی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور خود بہت بڑے گدی نشین ہیں۔ان کے والد سید محمود شاہ گجراتی سیاسی شخصیت تھے۔انھوں نے تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا تھا۔بعد میں بھی پاکستان کی مختلف مذہبی و دینی تحریکوں میں جیل جاتے رہے۔ان کے فرزند نے ان کی مسندِ رشد و ہدایت بخوبی سنبھال رکھی تھی مگر یہ ایک کمی تھی جس کا ازالہ اس تحریک میں ممکن ہوا۔آغاز میں ان کی طبیعت ناساز ہوئی۔وہ پہلے ہی سے بلڈ پریشر کے مریض تھے مگر اس قافلے کے ساتھ رہتے ہوئے وہ اس قدر خوش اور مانوس ہو گئے کہ خوب چہکتے تھے اور محفل کو اپنی گرمیٔ گفتار سے گرما دیتے تھے۔وہ ایک سلجھے ہوئے نوجوان مذہبی سکالر ہیں جن کے ذہن میں بڑی وسعت ہے۔وہ تنگ نظری اور فرقہ واریت سے کوسوں دور ہیں۔ایسے لوگ آج کل کے دور میں ملت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔راقم کے ساتھ ان کا بڑا قریبی اور قلبی تعلق اس وقت سے ہے جب مجلس عمل وجود میں آئی۔میں مجلس عمل کا صوبائی سربراہ تھا اور وہ ضلعی صدر۔ان سے جب بھی ملاقات ہوئی باہمی محبت و تعلق میں اضافہ ہی ہوا۔وہ مختلف سوال بھی کرتے تھے اور معلومات کے لیے پوری توجہ سے جواب بھی سنا کرتے تھے۔ڈاکٹر احسان اللہ شاہ اور ڈاکٹر طارق سلیم کے ساتھ بھی شاہ صاحب کے بڑے قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں۔اللہ ان سب کو سلامت رکھے۔

❁ ❁ ❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائلستان اور معمے

❋ نعمت و سعادت

جیسا کہ پچھلی سطور میں بیان کیا گیا ہے، ہمارے لیے ایک احاطہ مختص کیا گیا تھا۔ نماز با جماعت کے لیے نئی دریاں اور جانماز فراہم کیے گئے تھے۔ یہ بھی اوپر گزر چکا ہے کہ جس وارڈ میں ہم تھے، اُس میں کل ۸ چکیاں تھیں۔ ۶ چکیوں میں ہم اسیرانِ تحفظِ حدود اللہ مقید تھے جب کہ ۲ چکیوں میں عام قیدی رکھے تھے، جن میں سے زیادہ تعداد زیرِ دفعہ ۳۰۲ (قتل) وہاں آئے تھے۔ یہ لڑکے نمازوں کے علاوہ دروس اور تذکیر میں بھی ہمارے ساتھ دن کے وقت شریک ہوتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ کے آنے سے ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم پکنک پر آئے ہوئے ہیں۔ ان بچوں کے لیے ہماری وہاں موجودگی خوش گوار حیرت اور ایک دوسرے کے لیے معاونت کا ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ وہ ہمیں اپنے لیے نعمت تصور کرتے تھے اور ہم اپنے لیے یہ سعادت سمجھتے تھے کہ ان نوعمر لڑکوں کی تربیت کا موقع فراہم ہوا ہے۔

❋ قیدیوں کے مسائل

پاکستان کی ہر جیل مسائلستان ہے۔ اس جیل کا سب سے بڑا مسئلہ پانی اور وضو کی ناکافی سہولیات تھیں۔ ایک چکی میں بیت الخلا اور وضو کے لیے مختصر سی جگہ تھی، جہاں وضو کرنے سے طہارت کا مسئلہ بھی ہوتا ہے اور اطمینانِ قلب بھی نہیں ہوتا۔ اس میں پردے اور تخلیے (پرائیویسی) کا بھی کوئی اہتمام نہیں تھا۔ کپڑے کے پردے لٹکا کر اس حصے کو باقی ماندہ چکی سے الگ کیا گیا تھا۔ جیل کے قیدیوں سے ہم نے وعدہ کیا کہ ضلعی اسمبلی گجرات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلے کو ممبر ضلعی اسمبلی ڈاکٹر طارق سلیم امیر ضلع اٹھائیں گے جبکہ پنجاب اسمبلی میں چودھری اصغر علی گجر اور سید احسان اللہ وقاص کے ذریعے یہ مسئلہ اسمبلی فلور پر لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہوم سیکرٹری اور آئی جی جیل خانہ جات کو راقم الحروف کی طرف سے خود خط لکھ کر اس مسئلے کی سنگینی کے احساس اور اس کے حل کی طرف توجہ دلائی جائے گی۔

❋ اخبارات

جیل میں ہمارے لیے سب سے سنگین مسئلہ لکھنے پڑھنے کے سامان کی عدم دستیابی تھا۔ ہمارے لیے تو قلم و قرطاس کی وہی حیثیت ہے جو مچھلی کے لیے پانی کی ہے۔ جیل کے اندر قلم، کاغذ اور اخبارات کا آنا بڑا مشکل ہے مگر ہمارے صحافی احباب کے اثر و رسوخ اور کاوش کی وجہ سے ہمیں اخبارات مل جاتے تھے۔ ساتھی فارغ اوقات میں اخبارات پڑھتے تھے۔ گجرات میں لوکل اخبارات بڑی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ بیش تر اخبارات انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ گجرات کی بڑی آبادی بیرونی ممالک میں مقیم ہے۔ یہ لوگ اپنے علاقے کی خبریں انٹرنیٹ سے روزانہ حاصل کر لیتے ہیں۔ گجرات کے صحافی بھی ماشاء اللہ خاصے متحرک اور منظم ہیں۔ ہمارے ساتھ ان کا تعاون بلاشبہ یادگار رہے۔ گجرات اور دیگر قصبوں سے نکلنے والے روزانہ اخبارات میں جذبہ، تصویر وطن، ڈالک، شانہ بشانہ، احتساب، آئینہ انقلاب، روزن، ٹھنڈی آگ اور فاتح بڑے شوق اور اہتمام سے پڑھے جاتے ہیں۔

❋ زندانیوں کے تبصرے

جب ایک ساتھی نے ضلعی ناظم گجرات کا یہ بیان کسی مقامی اخبار میں پڑھا کہ ہم تو کھانا پکا کر انتظار کرتے رہے مگر مجلس عمل کے قائدین اور شرکائے کارواں نہیں آئے، تو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ساتھی کا تبصرہ بڑا دلچسپ تھا۔ اس نے برجستہ کہا کہ شاید یہ اس بھینس کا گوشت تھا جس کی چوری کا مقدمہ چودھری ظہور الٰہی پر بنا تھا۔ وہ اس قدر بوڑھی ہو چکی تھی کہ اس کا گوشت دیگ میں گل ہی نہیں سکا۔ دوسرے ساتھی نے گرہ لگائی کہ جب امیر ضلع نے نعرہ لگایا ''لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی'' تو چودھریوں کے چولہے کی آگ ہی بجھ گئی اور وہ شرمندہ ہو کر اسلام آباد چلے گئے۔ پولیس نے مجلس عمل کے کارکنان (یعنی چودھریوں کے مدعو مہمانوں) کو بلا جواز گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ جماعت کے کارکنان بھینسوں کا گوشت نہیں کھاتے، نہ پکاتے ہیں۔ انھوں نے دال روٹی کا بروقت اور فوری انتظام کیا اور ان قیدیوں کو، جو حکومت کی زبان میں دہشت گردی کے مرتکب ہوئے تھے، جیل میں کھانا فراہم کر کے اہل گجرات کی روایتی مہمان نوازی کا بھرم قائم رکھا ورنہ چودھریوں نے تو لٹیا ہی ڈبو دی تھی۔ یہ ننگِ وطن ٹولہ اب ننگِ گجرات بھی ثابت ہو گیا ہے۔

❋ ایک برجستہ سوال

ہمارے ایک بزرگ اسیر ساتھی اور ریٹائرڈ فوجی راجا قمر زمان صاحب کا استفہامی تبصرہ تھا کہ چودھری ظہور الٰہی کے بھینس چوری کے مقدمہ کے بارے میں ہمیشہ سے چودھری صاحبان کہتے رہے ہیں کہ یہ مقدمہ جھوٹا اور سیاسی انتقام کا مظہر تھا مگر حکمران (جو اس وقت خود چودھری صاحبان ہیں) بتائیں کہ ہمارے اوپر قائم مقدمات کیا سچے ہیں؟ ہم نے پرامن جلسہ کیا مگر پولیس نے اوپر سے حکم ملنے پر ہمارے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ ۶ اور بھی ایف آئی آر میں درج کر دیں۔ معاملہ یہاں تک ہی رہتا تو بھی خیر تھی۔ ہمارے ساتھیوں کے اس کیس میں ضمانت پر رہا ہو جانے کے بعد اس سکھا شاہی دورِ حکومت میں فوری طور پر جو جھوٹے مقدمات قائم کیے گئے، ان کی تفصیل دلچسپ بھی ہے اور مضحکہ خیز بھی۔ ان کی پوری روداد تو آگے چل کر عرض کی جائے گی مگر اتنا جان لیجیے کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چوری، نقب زنی اور ڈکیتی کے مقدمات بنائے گئے۔ چوری میں بھینس چوری بھی شامل تھی۔ ہوسکتا ہے کسی ستم ظریف پولیس اہل کار نے دانستہ اور شرارت کے طور پر چودھریوں کا مذاق اور تمسخر اڑانے کے لیے یہ حرکت کی ہو۔ بہرحال تاریخ ایسے ظریفانہ واقعات و حریفانہ حادثات سے پر ہے۔ غرض یہاں کئی معمے تھے، سمجھنے کے، نہ سمجھانے کے!

❋ شرم وحیا سے عاری

ایف آئی آر بھی حکومت اور انتظامیہ کا مذاق اڑا رہی تھی۔ یہ سرکاری دستاویز خود چغلی کھا رہی تھی کہ جھوٹ کا ایک طومار ہے جو اسیران کے خلاف باندھا گیا ہے۔ پروگرام کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت یہ تھا کہ اللہ کے فضل سے نہ لاٹھی چارج ہوا، نہ کسی گاڑی کا شیشہ ٹوٹا اور نہ ہی کوئی شخص زخمی ہوا۔ محض نعرہ لگانے کو دہشت گردی کہنے والوں کو شرم آنی چاہیے۔ ''شرم تم کو مگر نہیں آتی''۔ سچ کہتے ہیں کہ اگر اولاد نا ہنجار ہو تو لوگ والدین کا تذکرہ بھی اچھے انداز میں نہیں کرتے۔ چودھری ظہور الٰہی کی اچھی زندگی، اصول پسندی اور جمہوری روایات کے لیے قید و بند کی وجہ سے سیاسی حلقوں میں عمومی طور پر انھیں بنظرِ تحسین دیکھا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ان کی اس نیک نامی کو ان کی اولاد اور بھتیجوں نے جس طرح پامال کیا ہے یہ بھی تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ جس طرح کا کلچر انھوں نے گجرات اور اس کے بعد پنجاب میں پھیلانے کی حرکت کی ہے وہ کسی لحاظ اور پیمانے سے قابل تحسین نہیں ہے۔

❋ محبت کی لطافت

گجرات کے اخبارات میں قومی خبروں کے ساتھ ساتھ مقامی خبریں اور ان کے علاوہ سیاسی اور سماجی تنظیموں کے ذمہ داران کے بیانات بھی چھپتے ہیں۔ مرگ اور شادی کی اطلاعات اور ہر طرح کے اشتہارات واعلانات سے بھی تمام اخبارات خوب مزین ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک مقامی اخبار میں ایک اشتہار نظر سے گزرا جو بیرون ملک مقیم گجراتی بھائیوں کی طرف سے دیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی تنظیم کا نام ''شجاعت لورز ایسوسی ایشن'' رکھا ہوا تھا۔ ہم نے تو اسے کوئی توجہ نہ دی لیکن گرفتار شدگان میں سے ایک صاحب نے اس پر یوں تبصرہ کیا: ''میرا خیال تھا کہ آج کل دنیا میں احمقوں کی تعداد کم ہوگئی ہے لیکن اس تنظیم نے میرے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ ''لو'' Love (یعنی محبت) ایک نہایت پاکیزہ جذبہ ہے۔ بھلا چودھری شجاعت حسین صاحب کی ذات میں کون سی ایسی چیز ہے کہ وہ محبت کیے جانے کے قابل سمجھے جائیں۔''

ہم نے اس وقت بھی اس تبصرے پر کوئی تبصرہ یا کسی قسم کی پسندیدگی و ناپسندیدگی کا اظہار مناسب نہ سمجھا تھا، اب بھی ہم اسے بلا تبصرہ ہی پیش کر رہے ہیں۔ سوچوں پر پہرے کون بٹھا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے بس مخلوق، بے حس جہاں

❋ جائے تنگ و مرد ماں بسیار

جیل میں ہمیشہ سیاسی قیدیوں کی آمد پر عجیب گہما گہمی ہو جایا کرتی ہے۔ عام دنوں میں جیل کے عملے کا عام قیدیوں کے ساتھ طرزِ عمل بڑا تحکمانہ بلکہ ظالمانہ ہوتا ہے۔ ہر کارندے کی طرف سے بے چارے حوالاتیوں اور قیدیوں پر اتنا دباؤ ہوتا ہے کہ وہ خود کو غلام محسوس کرنے لگتے ہیں۔ سیاسی قیدیوں کی آمد سے ماحول میں گھٹن کچھ کم ہو جاتی ہے۔ گجرات جیل میں ۳۷۷ قیدیوں کی گنجایش موجود ہے۔ ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی نوٹس بورڈ پر جو اعداد و شمار دیکھے وہ چونکا دینے والے تھے۔ ہماری آمد سے قبل یہاں ۱۳۶۴ قیدی اور حوالاتی بند تھے۔ ہماری آمد پر یہ تعداد ۱۴۰۴ ہو گئی۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بیرکوں اور چکیوں میں لوگوں کو کس طرح ٹھونسا گیا ہو گا۔

جیل کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ نے کھانے کا معیار بہتر بنانے کی سنجیدہ کوشش کی ہے، جس کا قیدی بھی اعتراف کرتے ہیں۔ غالباً اس میں جیل حکام کے ساتھ بالائی حکومتی نظم کا بھی عمل دخل ہے۔ بہرحال اچھی بات اور نیک کام جہاں سے بھی ہو قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہے۔ جیل کی دنیا عجیب ہے۔ جرائم پیشہ لوگ اپنے لیے جیل میں مراعات اور سہولتیں حاصل کرنے کے لیے ایسے ایسے پاپڑ بیلتے ہیں کہ خدا کی پناہ! تاہم شریف النفس قیدی اور حوالاتی مستقل طور پر پریشانی اور ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں۔

❋ نابالغ قیدی اور جرائم

جیل کے قواعد (مینوئل) کے مطابق ایک اچھی بات یہ ہے کہ نابالغ اور کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر حوالاتیوں اور قیدیوں کو الگ رکھا جاتا ہے۔ان کی تعلیم کے لیے یوں تو معلم بھی متعین ہیں مگر نہ تو ان کی تعلیم کا خاطر خواہ اہتمام ہو پاتا ہے اور نہ ہی ان کے اخلاق سدھارنے کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔بعض جیلوں میں اچھی صلاحیت ،شخصیت اور اخلاق و کردار کے حامل معلمین یقیناً اپنے مثبت اور تعمیری اثرات چھوڑتے ہیں مگر عموماً اس اعلیٰ سطح کے معلمین دست یاب ہی نہیں ہو پاتے کیوں کہ ان کے معاوضہ جات بہت کم ہوتے ہیں۔عموماً اس شعبے کو غیر سرکاری تنظیمات اور انجمنیں ہی چلاتی ہیں۔اصلاح کے بجائے بگاڑ کے سو دروازے پاکستان کی ہر جیل میں کھلے ہوتے ہیں۔منشیات کا دھندا بھی جیلوں میں عام ہے۔سرنج سے نشہ آور اور مسموم مواد جسم میں داخل کرنے کا جرم بھی روزمرہ کا معمول ہے۔ایک ہی سرنج بار بار استعمال کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں گوناگوں مہلک بیماریاں پھیلتی اور لاتعداد لوگوں کو موت کی وادی میں دھکیلتی رہتی ہیں۔

❋ مسائل کا اعتراف

جب عام قیدیوں کو سیاسی لوگوں کی آمد کا پتا چلتا ہے تو وہ ہر حیلے بہانے سے ملاقات کی کوشش کرتے ہیں۔وہ بیچارے اپنے دکھڑے بھی سناتے ہیں اور اگر اُن سے واقعتاً کوئی جرم سرزد ہوا ہو تو اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔جیل میں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد بغیر کسی جرم کے جیل میں ٹھونس دی جاتی ہے۔اس کا ذمہ دار معاشرہ بھی ہے، محکمہ پولیس اور انتظامیہ بھی اور ایوان عدل و انصاف بھی۔(یہ سطور تو جیل ہی میں لکھی جا رہی تھیں مگر جیل سے رہائی کے موقع پر ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب جناب خسرو پرویز صاحب نے راقم الحروف کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ ملک کی جیلوں میں بے شمار اور پریشان کن مسائل حل طلب ہیں۔ان کے بقول ان کے ذہن میں مختلف مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک نقشہ ہے اور بہت چونکا دینے والے اعداد و شمار اس ضمن میں ان کے دفتر میں آ چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اللہ کرے کہ وہ اپنے مثبت ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔) جس قدر ہمہ گیر اصلاح کی ضرورت ہے، شاید موجودہ حکومتی ڈھانچا اس کے عشرِ عشیر کے لیے بھی تیار نہ ہوگا۔

❋ متعدی مرض

جیل میں گرفتار لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد محض اس لیے جیل پہنچ جاتی ہے کہ کسی ایک یا زیادہ قتل کیسوں میں فریق مخالف کے اصل قاتل یا قاتلوں کے ساتھ پانچ چھ بے گناہ افراد کو بھی قتل کیس میں ملوث اور نامزد کر کے جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ظلم تو یہ ہے کہ بہت سارے معصوم بچے بھی محض خاندانی مخاصمت کی وجہ سے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔بعض مقدمات میں سیاسی جغادری اور ڈیرے دار، سیاست دان اور وڈیرے اپنے افراد کو ہی ملوث کر کے ناحق جیل بھجوا دیتے ہیں۔اصل قاتل ان وڈیروں اور رسہ گیروں کے ڈیروں پر چلے جاتے ہیں اور ان کے خادم اور دست و بازو بن کر پورے علاقے کے امن و امان کے لیے عظیم خطرہ بن جاتے ہیں اور یوں یہ ظلم ایک متعدی مرض اور کئی گنا خرابیوں کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

❋ بے بسی و بے حسی

کئی لوگ بہت معمولی کیسوں میں جیل چلے آتے ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ان کا کیس قابل ضمانت ہوتا ہے لیکن کوئی ان کی ضمانت کی درخواست دائر کرنے والا ہی نہیں ہوتا۔یوں وہ بے چارے جیل میں قید کاٹتے رہتے ہیں۔ان کی بے بسی پورے معاشرے کی بے حسی کا ماتم کرتی نظر آتی ہے۔جیلوں کے اندر بھی ایسے افراد کے لیے حصولِ انصاف کا کوئی سیل نہیں ہوتا اور نہ ہی این جی اوز میں کوئی ایسی دردِ دل رکھنے والی تنظیم ملتی ہے جو ایسے قابل ضمانت جرائم کی ضمانت کر دے یا معمولی جرمانہ ادا کر کے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو رہائی دلا سکے۔ اگر ایسی کوئی منظم تنظیم وجود میں آ جائے تو ایسے افراد کی امداد و اصلاح کر کے انھیں معاشرے کا مفید اور صحت مند شہری بنایا جا سکتا ہے تا کہ وہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

❋ قتل مقاتلہ، نسلوں کی تباہی ہے

گجرات جیل میں لوگ ہم سے ملاقات کے لیے باہر سے بھی آتے تھے مگر خود قیدیوں کی ایک بڑی تعداد ہمارے احاطے میں آتی رہتی تھی۔ قیدیوں نے اکثر اس بات کا تذکرہ کیا کہ محض جہالت، ضد اور انا کی خاطر ہمارے ملک میں باہمی مقدمہ بازی، عداوت اور دشمنی پروان چڑھتی رہتی ہے۔ اسلامی و اخلاقی تعلیم کے فقدان کی وجہ سے معمولی باتوں پر افراد اور خاندانوں میں جھگڑے ہوتے ہیں اور نوبت قتل مقاتلہ تک پہنچ جاتی ہے۔ نسلوں تک یہ دشمنیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ فصلیں برباد اور نسلیں تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں اور شیطان خوش ہوتا رہتا ہے۔ بے شمار قیمتی جانیں دونوں جانب سے موت کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔ ان گفت گوؤں سے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ قیدی شدت سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ ایسی کوئی اصلاحی تنظیمیں ہمارے معاشرے بلکہ ہر بستی میں ہونی چاہییں جو متحارب فریقوں اور خاندانوں کے درمیان صلح کی سنجیدہ اور غیر جانب دارانہ کوشش کریں۔ قیدیوں کی یہ مثبت سوچ خوش آیند ہے۔ یہ کوشش اخلاص کے ساتھ لوجہ اللہ کی جائے تو ممکن ہے کہ بیش تر کیسوں میں کامیابی ہو جائے۔ اگر کسی معاملے میں کامیابی نہ بھی ہو سکے تو بد دل نہیں ہونا چاہیے۔ کوشش کرنے والوں کو یقیناً اس کا اجر اور صلہ ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصُّلْحُ خَیْرٌ

❋ اصلاح انسانیت

امت مسلمہ کو اصلاح انسانیت ہی کے لیے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا اتنا بڑا کام ہے کہ بسا اوقات بڑے بڑے نیک کاموں سے بھی اس کا اجر بڑھ جاتا ہے۔ صلح ہر فریق کے مفاد میں جاتی ہے لیکن جہاں کچھ وڈیرے، رسہ گیر، ڈیرے دار اور سیاسی خانوادے ان فریقوں کے ساتھ ملوث ہو کر انھیں اپنے دائرۂ اثر میں شامل کرتے ہیں تو وہ صلح میں خود بخود بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ان کی چودھراہٹ تو عوام الناس اور پوری قوم کو اسی طرح پھاڑے رکھنے میں مضمر ہے۔ کہیں کہیں فریقین میں کچھ افراد زیادہ جذباتی، کوتاہ اندیش اور منتقم مزاج ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ اور جذبات بھی بعض اوقات صلح میں آڑے آتے ہیں۔ کچھ شر پسند عناصر اپنے مخصوص مفادات کے لیے فریقین کے ساتھ مل کر انھیں صلح کی طرف آنے سے روکنے کا سبب بن جاتے ہیں غرض یہ سارے موانعات تو سدِ راہ بنتے ہیں مگر اس کے باوجود اس کارِ خیر کو شروع کرنا انتہائی ضروری ہے۔

❋ ماڈل ضلع

گجرات جیل کے ان قیدیوں کے ساتھ نشستوں سے پہلے بھی مختلف اوقات میں ہم نے مختلف مقامات پر حتی المقدور متحارب فریقین میں صلح کرانے کی کوششیں کی ہیں جن میں سے بعض کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ ان قیدیوں کی آرا سنتے ہوئے ذہن میں خیال آیا کہ جماعت اسلامی کو اس میدان میں بھی اپنی خدمات پیش کرنی چاہییں۔ حسن اتفاق سے ضلع گجرات کی پوری قیادت، تحفظ حدود اللہ اور بحالی جمہوریت کی جدوجہد میں اس وقت پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوارِ زنداں تھی۔ ہر روز اہم امور پر مشاورت بھی ہوتی تھی۔ اس لیے اس موضوع پر ہونے والی مشاورت میں طے پایا کہ آغاز میں تجرباتی طور پر اس ضلع کو ماڈل بنایا جائے۔ امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم اور سابق امیر ضلع ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ اور دیگر ذمہ داران، عوامی سوچ اور عوامی شخصیت کے ساتھ سیاسی لحاظ سے پورے ضلع میں متعارف و معروف ہیں۔ ان کی سماجی خدمات کا ایک شاندار پس منظر بھی لوگوں کے سامنے ہے۔ وہ اپنے وسیع تحریکی تجربات کی بدولت اس موضوع کی اہمیت کو بخوبی جانتے ہیں۔

❋ باصلاحیت ٹیم

اعداد و شمار کے مطابق قتل و غارت گری میں پنجاب میں ضلع شیخوپورہ پہلے نمبر پر اور گجرات دوسرے نمبر پر ہے۔ مشاورت میں یہ طے پایا کہ امیر ضلع جو پچھلے سیشن میں تحصیل کونسل میں حزب اقتدار کے پارلیمانی لیڈر تھے جبکہ اس سیشن میں ضلعی اسمبلی میں بحیثیت ممبر موجود ہیں، اس فرض کو بطریقِ احسن نبھا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ضلعی شوریٰ کے رکن نوازش علی شیخ ایڈووکیٹ، لالہ موسیٰ یونین کونسل نمبر ایک کے ناظم اور ضلعی اسمبلی کے رکن ہونے کے علاوہ پبلک سیفٹی کمیشن کے بھی ممبر ہیں۔ اسی طرح چودھری عرفان احمد صفی اس وقت کھاریاں کی تحصیل اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر ہیں۔ یہ سبھی احباب پنچایت، چوپال اور جرگے کے آداب سے واقف بھی ہیں اور ان مرحلوں سے بارہا گزرتے بھی رہتے ہیں۔

مشاورت میں یہ رائے سامنے آئی کہ امیر ضلع کی قیادت میں ۱۵ رکنی کمیٹی بنا کر بڑی برادریوں اور مقامی افراد کے تعاون سے اس طرح کے صلح ناموں کے لیے منظم انداز میں کام کیا جائے اور ان کوششوں اور کاوشوں کو اخبارات میں بھی نمایاں کیا جائے۔ کامیاب صلح ناموں کے موقع پر تقاریب منعقد کر کے عامۃ الناس کو اس بامقصد مہم سے متعارف کرانے اور اس میں شریک کرنے کی کوشش کی جائے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ دنیا و آخرت کی بھلائی

یہ کام کسی ایک ضلع تک محدود نہیں۔ اس کی ضرورت تو پورے ملک میں ہے تاہم کام کا آغاز تو ایک قدم ہی سے ہوا کرتا ہے۔ پہلے مرحلے میں ضلع گجرات کو ماڈل بنایا جائے۔ بعد ازاں پنجاب بلکہ ملک بھر میں اسی طرز پر ان کوششوں کو آگے بڑھایا جائے۔ اس نیک کام کے اثرات و ثمرات اصل میں تو آخرت ہی میں ملیں گے اور اصل مطلوب بھی یہی ہونا چاہیے۔ بہرحال اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سیاسی و تنظیمی سطح پر بھی اس کے حوصلہ افزا نتائج مرتب ہوں گے۔ گویا یہ کام دنیا و آخرت کی بھلائی کا ضامن ہے۔ جب ایک ضلع میں دشمنیوں کی آگ کو ٹھنڈا کرنے میں مدد ملے گی تو نہ معلوم کتنے انسان اور گھرانے اس سے مستفید ہوں گے۔ یہ ایک ایسی خدمت ہوگی جس کے اثرات مدتوں یاد رکھے جائیں گے اور بے شمار خاندان دشمنی کی آگ میں جلنے سے بچ جائیں گے۔ ملک و قوم کی اصلاح اور عظیم الشان انقلاب برپا کرنے کے لیے اصلاح معاشرہ سنگ میل ہے۔ اس کاوش سے معاشرے میں صحت مند فضا پروان چڑھے گی اور یہ عمل اللہ کے ہاں بہت بڑے اجر کا باعث ہوگا۔ انسانوں کے درمیان صلح کروانے کی فضیلت احادیث نبوی میں بھی بیان کی گئی ہے۔

❋ حدیثِ پاک سے راہ نمائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین مواقع کے علاوہ جھوٹ بولنا حلال نہیں۔ مرد کا اپنی بیوی سے تاکہ وہ اُسے رضامند کرے، کفار سے لڑائی کے دوران جھوٹ بولنا اور لوگوں کے مابین صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولنا۔'' (احمد، ترمذی، بحوالہ مشکوۃ)

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمھیں وہ عمل نہ بتادوں جو روزے، صدقے اور نماز کے درجے سے افضل ہے۔ ابودرداؓ نے کہا ''ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کیوں نہیں ضرور فرمائیں۔'' فرمایا'' دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا (ان عبادات سے افضل ہے) اور دو آدمیوں کے درمیان فساد ڈالنا (ایمان کو) مونڈ دینے کے مترادف ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی، بحوالہ مشکوۃ صفحہ ۴۲۸)

اسلامی جمعیت طلبہ کے رکن رانا صلاح الدین (مانانوالہ، ضلع شیخوپورہ) قتل کیس میں ملوث تھے۔ وہاں کے دو خاندانوں میں پرانی دشمنی چلی آرہی تھی۔ اس کی بھینٹ کئی قیمتی جانیں چڑھ چکی تھیں۔ رانا صلاح الدین کے والد رانا مشتاق بھی قتل ہوئے تھے۔ ہم نے متحارب گروپوں کے درمیان صلح کی کاوش طویل عرصے تک جاری رکھی۔ اللہ نے کامیابی کا راستہ نکال دیا۔ الحمدللہ اس نوجوان کی جان بچ گئی۔ مانسہرہ کے خرم ملک سے نہایت نوعمری میں ایک بھیانک قتل کا واقعہ ہوگیا۔ خرم کو سزائے موت ہوچکی ہے۔ وہ کراچی سنٹرل جیل میں موت وحیات کی کشمکش میں ہے۔ ہم نے پوری کوشش کر دیکھی مگر کامیابی نہ ہوسکی۔ خرم نے سچے دل سے توبہ کرلی ہے۔ اس کے ہر خط سے پاکیزہ خیالات ٹپکتے ہیں۔ اللہ اس پر خصوصی رحم فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک افسوسناک ڈراما

❋ جیل میں چودھراہٹ

ویسے تو جیلوں میں بے شمار مظلوم افراد قید بے گناہی کی سزا کاٹ رہے ہوتے ہیں لیکن ایک اچھی خاصی تعداد حقیقی مجرموں کی بھی ہوتی ہے۔ جرم بھی ہر نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جیلوں میں بندان اسیران میں بڑے خاندانوں کے افراد، بڑے دھڑوں سے متعلق افراداور بے پناہ مالی وسائل رکھنے والے افراد، جیل میں ہوتے ہوئے بھی اپنی مرضی کا ماحول بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ وسائل کی بنیاد پر جیل کے اندر بھی ڈیرہ داری نظام ترتیب دے لیتے ہیں۔ ان لوگوں میں بعض اوقات خیر کے پہلو بھی موجود ہوتے ہیں۔ ان سے روابط رکھنا بھی دعوت اور اصلاح کے لیے ضروری ہے۔

❋ فلاحی ریاست

ہماری جدوجہد ہی اس لیے ہے کہ اس ملک میں اسلامی فلاحی نظام قائم ہو جائے جس کے راستے میں سول اور ملٹری بیوروکریسی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا ملک آزادی کے ساٹھ سال گزار لینے کے باوجود اپنی اس منزل کی طرف پیش قدمی نہیں کر سکا جس کا خواب برصغیر کے مسلمانوں نے حکیم الامت علامہ اقبالؒ کی فکر میں دیکھا تھا۔ علامہ اقبالؒ کے خواب کی تعبیر پاکستان کی صورت میں منصۂ شہود پر آئی۔ حضرت قائداعظمؒ کی قیادت میں برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے آگ اور خون کا دریا عبور کر کے یہ پاک خطہ حاصل کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ یہاں ہم اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ انصاف کا تقاضا اور فلاحی ریاست کا بنیادی تصور یہ ہے کہ شہروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیہاتوں میں یکساں سہولتیں ہوں اور معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو۔ اگرچہ یہ مقاصد اب تک حاصل نہیں ہو سکے مگر ہمیں کبھی بددل اور مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ فلاحی ریاست کے قیام کے لیے مسلسل جدوجہد ہی اصل اور حقیقی کامیابی ہے۔

❋ اصلاح کے راستے میں موانعات

قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کا پاکستان بھکاری اور نوآبادیاتی دلیس نہیں تھا۔ ان کا تصور یہ تھا کہ وطن عزیز نہ صرف اپنی سرحدوں کی حفاظت کر سکتا ہو بلکہ اسلام کا قلعہ ثابت ہو۔ مگر ہم وہ پاکستان حاصل نہیں کر سکے جس کا خواب ہمارے بزرگوں نے دیکھا تھا۔ آج اسی وجہ سے معاشرتی ناہمواری، طبقاتی کشمکش اور امیر غریب کا فرق ہر جگہ موجود ہے۔ اس کے نتیجے میں نفرتوں کے لاوے ابل رہے ہیں۔ انہی نفرتوں نے آج سے ۳۶ سال قبل ملک کو دولخت کر دیا تھا۔ ہم آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ قراردادِ پاکستان اور دستورِ پاکستان کے مقاصد کی طرف پیش قدمی ہی ہمارا مطلوب و مقصود ہے اور اسی کے حصول کی خاطر ہم یہ جنگ لڑ رہے ہیں، جس کے راستے میں ملٹری بیوروکریسی، وڈیرہ شاہی، نودولتیے اور سیاسی مفاد پرست بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ ہم نے قیدیوں کو بھی یہ ساری بات آسان اور عام فہم انداز میں خطابات اور مجلسی نشستوں میں سمجھانے کی کوشش کی کہ ہماری اس ساری جدوجہد کے راستے میں اصل رکاوٹ یہی کردار ہیں۔

❋ اسیران کی ایک جائز خواہش

حوالات میں قید کے دوران چالیس اسیران اور صدر متحدہ مجلس عمل ضلع گجرات صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، جو اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق رکن بھی رہے اور سید محمود شاہ گجراتی کے فرزند ہیں کے ساتھ ساتھ ضلعی امیر جماعت اسلامی ڈاکٹر طارق سلیم،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نائب قیم جماعت اسلامی پنجاب ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ اور دیگر ساتھیوں کی شدید خواہش تھی کہ محترم قاضی حسین احمد، صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان اگر ۳۰ نومبر کو تشریف نہیں لا سکے تو رہائی کے بعد انھیں گجرات آنا چاہیے اور اسیرانِ کے اعزاز میں استقبالیہ میں شرکت فرمانی چاہیے۔ انتخابی دھاندلیوں کے ماہر وزیر اعلیٰ پنجاب کے شہر میں ان کارکنان نے بڑی ہمت کے ساتھ وزیر اعلیٰ اور انتظامیہ کی ساری پلاننگ، دھونس، دھاندلی اور ہر طرح کی رکاوٹیں فیل کر کے رکھ دی تھیں۔ یوں ٹھیک مقررہ وقت پر فوارہ چوک میں جلسہ عام منعقد کر کے گرفتار ہونے والے کارکنوں کی حوصلہ افزائی مرکزی قیادت کا اخلاقی فرض بنتا ہے۔ کارکنان کی شدید خواہش تھی کہ راقم الحروف بھی لازماً پریس کانفرنس اور استقبالیے میں شریک ہو اور اپنے خیالات سے گجرات کے باسیوں کو ''مستفید'' کرے جو گجراتی حکمرانوں کے ظلم، جبر اور استبداد کے شکار ہیں۔ ان احباب کے خیال میں اس وقت عوام رہنمائی کے لیے امید اور محبت بھری نظروں سے صدر متحدہ مجلس عمل کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ بہر حال راقم نے کسی کو کیا مستفید کرنا تھا، خود سرکاری مہمان نوازی سے ''خوب استفادے'' کا موقع ملا۔

❋ قرآن سے محبت

جیل میں ایک قیدی ۳۰۲ کے مقدمہ میں سزا کاٹ رہا ہے، جب اس کی ملاقات پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ اور ڈاکٹر طارق سلیم سے ہوئی تو اس نے اپنے جو احساسات بیان کیے وہ ہم سب کے لیے باعث تقلید ہیں۔ جب سعید احمد شاہ گجراتی نے اس نوجوان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تکلیفیں معاف کرے اور رہائی کا انتظام فرمائے تو اس نے جواب دیا کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہوگا، جو ہوگا مجھے منظور ہوگا۔ آپ میرے لیے دعا کریں، میں ۲۶ پارے حفظ کر چکا ہوں، بس میرا قرآن حکیم مکمل ہو جائے، میں حفظ مکمل کر لوں۔ قرآن سے یہ محبت ہمارے اس بھائی کے لیے بڑے اجر کا باعث ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ میڈیکل کیمپ

داروغۂ جیل ملک ضیاء الدین سے ملاقات میں امیر جماعت اسلامی ضلع گجرات ڈاکٹر طارق سلیم نے تجویز پیش کی کہ آپ انتظام کریں تو ہم ایم بی بی ایس ڈاکٹرز پر مشتمل ایک ٹیم معہ ادویات بھجوادیا کریں گے۔ اس فری میڈیکل کیمپ میں مریض قیدی اور حوالاتی نیز ملازمین بھی استفادہ کرسکیں گے۔ ہم یہ کیمپ الخدمت فاؤنڈیشن کے پلیٹ فارم سے لگائیں گے۔ جس پر داروغۂ جیل نے قانونی کارروائی مکمل کرکے حتمی بات بتانے کا وعدہ کیا۔ ان شاء اللہ ہم حسب وعدہ اس خدمت کے پابند ہیں۔ جیل میں قیدیوں کے لیے جس قدر ویلفیئر ہم سے ہوسکی کرنے کی کوشش کریں گے۔

❋ ضمانتیں اور مابعد

۴؍دسمبر کو محافظین حدود اللہ کی ضمانت گوجرانوالہ کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے منظور کرلی۔ ضمانت کی منظوری میں سرکاری وکلا نے رکاوٹ ڈالنے کی کافی کوشش کی لیکن جج صاحب نے حکومتی موقف کے بے جان اور بودا ہونے کی وجہ سے تمام اسیران کی ضمانتیں منظور کرلیں۔ پہلے روز وقت کی قلت کی وجہ سے ۱۸ اسیران کے مچلکے جمع ہوسکے، جن کی روبکاریں ہمارے وکیل جاوید سلیم شورش صاحب نے شام تک گجرات جیل میں پہنچا دیں۔ اس فیصلے پر یہ اظہار کرنا بھی ضروری محسوس ہوتا ہے کہ تحریک اسلامی نے اپنے کارکنان و وابستگان کی جس شاندار انداز میں تربیت اور ذہن سازی کا کام کیا ہے وہ نکھر کر سامنے آ گیا۔ عبدالشکور صاحب، ڈاکٹر سید ضیاء اللہ ایڈووکیٹ اور جاوید سلیم ایڈووکیٹ اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مچلکے پُر کررہے تھے۔ ضیاء اللہ صاحب کے بڑے بھائی سید احسان اللہ بھی مقید تھے۔ اپنے ہسپتال کے ذمہ دار ہونے کی وجہ سے ان کا جلد باہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنا ضروری تھا۔ ضیاء اللہ شاہ صاحب نے پہلے ہی طے کر رکھا تھا کہ کسی امتیاز کے بغیر جو نام جس ترتیب سے سامنے آتے جائیں گے پہلے انھی کے مچلکے پُر کیے جائیں گے، چنانچہ احسان اللہ شاہ صاحب کا نام ان ۱۸ اسیروں میں شامل نہ تھا، جن کے مچلکے مکمل ہو کر روبکاریں جاری ہونے کے مستحق قرار پائے۔ اسی طرح چالیس رجسٹریاں اور فرد اراضی فوراً فراہم کرنا بھی مشکل کام تھا لیکن جماعتی احباب نے اس ضمن میں بھی عظیم روایات قائم کیں۔ چودھری غلام علی کے پاس جتنی بھی رجسٹریاں تھیں، ساری لا کر پیش کر دیں۔ چودھری غلام علی صاحب کا خاندان بلکہ ان کا پورا گاؤں ہمارے بزرگوں کا مرید تھا مگر ہم نے پیری مریدی چھوڑ دی اور اسلامی اخوت کا راستہ اپنایا۔ الحمدللہ آج ہم پیر اور مرید نہیں بھائی، دوست اور محبوب ساتھی ہیں۔ نماز عشاء پڑھ چکے تو جیل کا ہرکارہ چکیوں کے قریب آ کر نام پکارنے لگا۔ اسی کی زبانی معلوم ہوا کہ ضمانت ہو چکی ہے اور رہائی کے احکام پہنچ گئے ہیں۔ اٹھارہ افراد دیگر ساتھیوں سے مل ملا کر ڈیوڑھی میں پہنچے۔ جیل کے عملے نے کاغذی کارروائی مکمل کی اور سب لوگوں کی امانتیں، جو جیل میں داخل ہوتے وقت جمع کر لی گئی تھیں، واپس کیں۔

اس رات حکومت کی بوکھلاہٹ دیدنی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی مت ہی ماری گئی ہے۔ وہ کوئی فیصلہ ہی نہیں کر پا رہے تھے۔ داروغۂ جیل کو حکام بالا کی طرف سے مسلسل مختلف ہدایات مل رہی تھیں۔ رہائی کا عمل کاغذی طور پر مکمل ہونے کے باوجود کئی گھنٹے ڈیوڑھی میں بٹھائے رکھنے کے بعد طے یہی ہوا کہ لوگوں کو واپس بیرک میں بھیج دیا جائے۔ جب آغاز میں ہمیں معلوم ہوا کہ صرف اٹھارہ لوگوں کی روبکاریں پہنچی ہیں تو ہم نے جیل کے عملے سے کہا تھا کہ تمام روبکاریں آنے پر سب لوگ اکٹھے ہی رہا ہو جائیں گے، آج رات جیل میں ہی سب کو رہنے دیا جائے، مگر ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی صورت رہا شدہ لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل میں نہیں رکھ سکتے۔اب یہ عجیب فیصلہ تھا کہ انگوٹھے لگوانے کے باوجود پھر لوگوں کو واپس بندی خانے کے نذر کر دیا گیا۔

❋ بارہ بجے

واپس آ کر لوگ بیٹھے ہی تھے کہ پھر بلاوا آ گیا۔ہم نے کافی احتجاج کیا کہ اب اس وقت ہم نہیں جائیں گے مگر جیل کا عملہ منت سماجت کرنے لگا کہ وہ اوپر کے احکامات کے ہاتھوں مجبور ہیں۔وہ خود بھی ہماری طرح اس سکھا شاہی کی کوئی توجیہہ نہیں کر پا رہے تھے اور حکومت کی بدحواسیوں کی وجہ سے پریشان اور نالاں تھے۔ظاہر ہے کہ کم تعلیم یافتہ لوگ حکمرانوں کے بارے میں جو الفاظ استعمال کر رہے تھے وہ ہمارے لیے اجنبی اور نامانوس تھے۔خدا خدا کر کے دوبارہ ڈیوڑھی میں پہنچے۔اس وقت رات کے بارہ بج چکے تھے۔کسی ساتھی نے برجستہ کہا کہ صوبائی اور ضلعی حکومتوں کے تو ۳۰ نومبر سے جو بارہ بجے ہیں تو سوئیاں بے حس و حرکت اسی مقام پر کھڑی ہیں۔مشرقی پنجاب کا بھی تذکرہ ہوتا رہا جہاں موجودہ حکمرانوں نے دوستی ہی نہیں،نسب اور برادری کے تعلقات بھی ڈھونڈ نکالے ہیں۔ اب پھر ڈیوڑھی میں عجیب سماں تھا۔

باہر صورت احوال یہ تھی کہ ضمانتوں کے منظور ہو جانے کی وجہ سے جماعت کے سیکڑوں کارکنان جیل کے باہر جمع تھے اور شدید بارش کے باوجود مسلسل نعرے بازی کر رہے تھے۔تین زندانیوں،امیر ضلع ڈاکٹر طارق سلیم،صدر ایم ایم اے گجرات پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی اور سابق امیر ضلع جماعت اسلامی منڈی بہاؤ الدین سید اعجاز حسین خیالی کو رہا کیا گیا۔حکومت کا پروگرام یہ تھا کہ جونہی یہ لوگ باہر نکلیں،انھیں دیگر جھوٹے وجعلی مقدمات میں پھر پکڑ لیا جائے۔یہ لوگ جیل سے باہر نکلے تو ہماری طے شدہ سکیم کے مطابق مجمعے میں گم ہو کر پولیس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ فقیرانہ آئے صدا کر چلے

جب حکمرانوں کو احساس ہوا کہ آدھی رات کے باوجود پر جوش کارکنوں کی موجودگی میں گرفتاریوں کا پروگرام ان کے بس میں نہیں تو انھوں نے پالیسی بدل لی، چنانچہ باقی ماندہ لوگوں کو واپس لاکر چکیوں میں بند کر دیا گیا۔ لیکن معاملہ یہیں ختم نہ ہوا، اس کے بعد بھی یہ سکھا شاہی عمل جاری رہا۔ رات کے ڈیڑھ بجے پاکستان سویڈش انسٹیٹیوٹ کے طالب علم راہ نما حافظ افتخار اور شیخ نوازش علی ایڈووکیٹ ناظم یوسی نمبر الالہ موسیٰ کو جگا کر ڈیوڑھی میں لے گئے۔ نوازش علی شیخ سے پولیس افسران نے کافی سوال و جواب کیے مگر انھیں بالآخر جیل ہی میں چھوڑ گئے جبکہ حافظ افتخار کو باہر لے جا کر نامعلوم مقام پر بند کر دیا گیا۔ بعد میں یہی اطلاعات ملیں کہ انھیں کسی جھوٹے مقدمہ میں حافظ آباد کے تھانے میں بند کر دیا گیا ہے۔ پوری رات جیل میں افراتفری اور بوٹوں کی چاپ سنائی دیتی رہی۔ سردیوں کی راتیں ویسے بھی طویل ہوتی ہیں مگر حکمرانوں کی نالائقی، انتقامی سوچ اور بدحواسی کی وجہ سے اسیرانِ حدود اللہ کو یہ رات بہت طویل لگی۔ لوگوں نے ذکر و تسبیح اور تلاوت و نوافل میں رات گزاری۔ یوں ہمیں تو تکلیف کے باوجود کچھ نفع ہی ہوا۔ رہے حکمران تو ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اللہ ان کو بھی ہدایت عطا فرمائے۔ ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے خبر حکمران، فرسودہ نظام

❋ خیر ابھی مٹا نہیں

۵ر دسمبر ۲۰۰۶ء کی صبح نماز فجر سے فارغ ہوئے تو ہمارے ساتھی (رومیٹ) محمد افضل شاہین اور نوازش علی شیخ کے نام پکارے گئے۔ دونوں ساتھیوں کو چکی سے نکال کر لالہ موسیٰ پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ محمد افضل شاہین پر کار چوری کا جھوٹا کیس بنا کر کھاریاں کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں جوڈیشل مجسٹریٹ لیاقت علی کھرل نے کیس کی سماعت کے دوران استغاثہ کی ساری کہانی کو جعلی قرار دیا اور افضل شاہین کو باعزت بری کر دیا۔ انھوں نے اس امر پر شدید افسوس کا اظہار کیا کہ پرامن اور معزز شہریوں کو ناجائز اور جعلی مقدمات میں ملوث کر کے ہراساں کیا جا رہا ہے جو اسلام اور جمہوریت دونوں کے منافی ہے۔ اللہ ایسے ججوں اور قاضیوں کو سلامت رکھے۔ یہ اس گئے گزرے دور میں بہت غنیمت ہیں۔

❋ قصہ بھینس چوری کا

جماعت کے دیگر ذمہ داران اور کارکنان راجا انصر علی، سابق امیر جماعت ملکہ یونین کونسل اور ان کے ساتھیوں راجا عرفان، خوشنود علی اور تجمل حسین کو کسی گاؤں میں کئی مہینے قبل ہونے والی ایک ڈکیتی میں ملوث کر لیا گیا۔ یہ بھی شنید تھی کہ اُن میں سے بعض پر بھینس چوری کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ یوں بھینسوں کی چوری کے اس الزام نے وہ تاریخی یادیں تازہ کر دیں جب موجودہ حکمرانوں کے بزرگ مرحوم چودھری ظہور الٰہی پر بھینس چوری کرنے کا مقدمہ قائم ہوا تھا۔ چودھری ظہور الٰہی پر لگنے والے الزام کے بارے میں ہمیں نہیں معلوم کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں کتنی حقیقت تھی، وڈیرے تو چوری نہ بھی کریں، رسہ گیری تو کرتے ہی ہیں لیکن مذکورہ ملزمان کے بارے میں ہم پوری ذمہ داری سے شہادت دیتے ہیں کہ ان پر لگنے والا الزام جھوٹ کا پلندہ اور بے شرمی کی انتہا ہے۔ ایک بڑا المیہ یہ ہوا کہ رہا کیے جانے والے لوگوں کو جیل کی ڈیوڑھی کے اندر رہائی کے وقت ہی پولیس اپنی حراست میں لے کر ان کے رہایشی علاقوں کے تھانوں میں لے جاتی رہی۔

❋ پرویزی بربریت

بزرگ رکن جماعت اور سابق امیر تحصیل گجرات چودھری اللہ بخش کو ٹانڈہ پولیس پکڑ کر لے گئی۔ ۸۴ سالہ بزرگ رکن جماعت بابو محمد صادق کو کنجاہ پولیس کے حوالے کر دیا گیا اور خالد سلیم احمد کو ککرالی پولیس نے حراست میں لے لیا اور ان پر چوری کا مقدمہ ڈال دیا گیا۔ اسی طرح رہا ہونے والے دیگر تمام کارکنان کو بھی ایسے ہی دریا عبور کرنا پڑے۔ اس سارے ڈرامے میں یہ امر نمایاں ہو کر سامنے آیا کہ مختلف تھانوں میں پولیس کی شرانگیز منصوبہ بندی کے ذریعے اسیران کے کوائف کے مطابق جیل کے سیل سے ڈیوڑھی میں بلا لیا گیا اور جیل کی ڈیوڑھی ہی سے پولیس ان کو گرفتار کرتی رہی۔ اس بربریت کو کیا نام دیا جائے۔ حکمرانوں کے ترقی اور بنیادی حقوق کے نعرے ایک جانب اور ان کا یہ طرزِ عمل دوسری جانب! یہ ڈرامہ کیا تصویر پیش کرتا ہے۔ کیا یہی روشن خیالی اور اعتدال پسندی ہے جس کا شور سن سن کر قوم کے کان پک گئے ہیں۔ گو یہ آئینہ حکمرانوں کو ہم دکھاتے رہیں گے، لیکن اس کا کیا کیجیے کہ ''شرم تم کو مگر نہیں آتی''۔ اوپر سے نیچے تک پرویزی حیلے کارفرما ہیں۔ فرہاد کی کوہ کنی کا بھی امتحان ہے اور اس کے عشقِ صادق کو عشق کی آنچ پر پرکھے جانے کا بھی میدان گرم ہے۔ قطرے کو گوہر ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، دیکھیے ظلم کی یہ سیاہ رات کب تک اپنی بھیانک زلفیں دراز کر سکے گی۔

❋ نظر بندی یا سعادت

جیل حکام نے میری ضمانت منظور ہو جانے اور رہائی کے عدالتی احکام کے باوجود مجھے رہا نہ کیا۔ گذشتہ روز ضمانت منظور ہو جانے کی خبر پر میرے بھائی میاں عبدالماجد صاحب اور بھانجے حافظ ضیغم صاحب منصورہ سے گاڑی پر مجھے لاہور لے جانے کے لیے سہ پہر ہی سے گجرات آ چکے تھے۔ میاں صاحب شام کے وقت گجرات کے صحافیوں کے ہمراہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے دفتر میں میرے منتظر تھے۔ ان سے ملاقات تو ہوئی مگر رہائی ہونا تھی نہ ہوئی۔ یوں وہ قدرے غمزدہ واپس لاہور روانہ ہوئے مگر مجھے اللہ نے یک گونہ بے خودی، اطمینان اور سرور سے مالا مال کر دیا۔ یہ اس کا فضل خاص تھا ورنہ بندہ بڑا ہی کمزور ہے۔ جیل حکام سے اس صورت حال پر ہر جانب سے تیکھے سوالات کیے جا رہے تھے۔ صحافی بھائی بھی سرگرم عمل تھے اور ظاہر ہے کہ سرکاری کارندے صحافیوں سے کافی مرعوب ہوتے ہیں۔ کافی لے دے کے بعد ایک استفسار پر انھوں نے قدرے معذرت خواہانہ انداز میں صرف اتنا کہا کہ آپ کی نظر بندی کے احکام آ چکے ہیں۔ میں نے اصرار کیا کہ مجھے وہ احکام دکھائے جائیں مگر وہ موجود نہ تھے۔ غالباً فون پر ہی حکم موصول ہوا تھا۔ رات دن حبس بے جا میں گزر گئے۔ آخر ۶ دسمبر کو ہوم سیکرٹری کا یہ حکم نامہ مجھ تک پہنچایا گیا۔ انگریزی استعمار کی گھسی پٹی عبارت اکا دکا الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ پوری ڈھٹائی اور رعونت لیے ہوئے صفحۂ قرطاس پر نظریۂ پاکستان کا مذاق اڑا رہی تھی۔ میری ذات سے امن عامہ کو اور بحیثیت مجموعی Law and Order کو خطرات تھے۔ سبحان اللہ! وقت کے فرعونوں کی سوچ کتنی پست اور بے بنیاد ہے۔ مجھ جیسے درویش صفت اور صلح جو انسان سے امن عامہ کو کیا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ اللہ کی شان ہے کہ جیل سے ان سطور کی تحریر کے وقت مجھ جیسے گناہ گار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو اپنے گناہوں کے کفارہ کا موقع مل رہا ہے۔ یہ آزمایش اللہ تعالیٰ کے راستے میں آئی ہے۔ حدود اللہ کی حفاظت کے لیے نکلنے والے عالی ہمت کارواں کے ساتھ اس شکستہ پا کو چلنے کی سعادت ملی ہے۔ اللہ اللہ اس بندہ عاصی کی یہ سعادت!

❋ یہ افسران ذی وقار اور ان کی بے خبری

مجھے حکم نامہ نظر بندی جاری کرنے والے عزت مآب ہوم سیکرٹری پنجاب جناب خسرو پرویز معروف بیوروکریٹ ہیں۔ ان سے قبل ایک بیوروکریٹ جو غالباً پی سی ایس تھے پرویز خسرو کے نام سے شہرت پا چکے ہیں۔ موجودہ ہوم سیکرٹری کا نام خسرو پرویز ہے۔ پرویز کبھی لاحقہ ہوتا ہے، تو کبھی سابقہ مگر اس خسرو پرویز کی یادیں تازہ کر دیتا ہے جسے میرے آقا نے خط لکھا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس نے نامۂ مبارک کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مجھے حیرت ہے کہ میری طرح اسی آقا کا کلمہ پڑھنے والے یہ میرے محترم مسلمان بھائی اس نام کو کیسے قبول کر لیتے ہیں! جناب خسرو پرویز کئی اضلاع میں مختلف انتظامی ذمہ داریوں پر فائز رہے ہیں۔ کبھی ان سے ذاتی کام پڑا نہ براہ راست رابطہ ہوا۔ عام لوگوں کے کسی کام کے لیے ممکن ہے کبھی اُن کو توجہ دلائی گئی ہو۔ ان کی معلومات کا یہ عالم ہے کہ احقر کا نام حافظ ادریس احمد لکھا اور منصب امیر جماعت اسلامی پنجاب لکھا ہے۔ وہ منصب کہ جس سے فارغ ہوئے کم وبیش چار سال ہو گئے ہیں۔

ان گذشتہ چار سالوں میں بلاشبہ مختلف عوامی پروگراموں میں بھی شرکت ہوتی رہی مگر بحیثیت مجموعی جماعت اسلامی کی تنظیم میں منظم اور معروف طریق کار کو جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ امیر صوبہ پنجاب گذشتہ چار سال سے برادرم لیاقت بلوچ صاحب ہیں۔ وہی میرے بعد متحدہ مجلس عمل پنجاب کے بھی صدر منتخب ہوئے تھے۔ ہر روز اخبارات میں ان کے ان مناصب کے حوالے سے خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اس تناظر میں سرکاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارپردازوں کی اس بے خبری کو روشن خیالی کے دور میں کیا نام دیا جائے؟ جماعت اسلامی کے نظم میں طے شدہ تقسیم کار کی روشنی میں یہ خاکسار عوامی تقریبات اور سیاسی گہما گہمی سے یکسر الگ ایک ایسے شعبے میں ذمہ داری ادا کر رہا ہے جس کی حیثیت اور پہچان تحقیق و طباعت، تصنیف و تالیف اور تعلیم و تعلم کی ہے۔ میں مرکز جماعت میں نائب امیر جماعت ہونے کے علاوہ ایک تحقیقی ادارے ''ادارہ معارف اسلامی'' میں بطور ڈائریکٹر کام کر رہا ہوں۔ اس کے ساتھ جماعت کے شعبہ تربیت کی دیکھ بھال کرتا ہوں اور شہدا کے گھرانوں کی کفالت کے لیے قائم ایک فلاحی ادارے ''شہدائے اسلام فاؤنڈیشن'' کا سربراہ ہوں۔ یہ سب کام اپنی نوعیت کے لحاظ سے غیر سیاسی ہیں۔

❋ اللہ پر توکل

''نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد'' کے مصداق میری کوئی تحریر تو طبع نازک پر گراں گزر سکتی ہے کیونکہ مضامین لکھنے کا جرم تو میں مسلسل کرتا رہتا ہوں مگر تقاریر پر گرفت عجیب منطق ہے۔ میرا براہ راست حکمرانوں سے کوئی ٹکراؤ نہیں۔ یہ تو ایک سعادت ہے کہ حکمرانوں نے امریکی اشاروں کے زیر اثر حدود اللہ پر جو حملہ کیا ہے، اس کے مقابلے پر نہایت پرامن انداز میں اپنا جمہوری حق اور دینی فرض ادا کرتے ہوئے میں نے صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ میں اس پر نہ نادم ہوں نہ حکمرانوں کے سامنے ان شاء اللہ سرنگوں ہوں گا۔ وہ اپنے ترکش کے سارے تیر استعمال کر لیں۔ میں اپنی بے بسی اور کمزوری کا شکوہ سوائے اپنے رب کے کسی کے سامنے نہیں کروں گا۔ میرے لیے میرا اللہ کافی ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے کہ میں اس وقت جماعت کے کسی تنفیذی منصب پر فائز نہیں ہوں تاہم یہ گرفتاری، اسیری اور نظر بندی میرے اور میرے جملہ ساتھیوں کے لیے باعث سعادت ہے۔ اللہ خود ہی اپنی حدود کا نگران اور محافظ ہے۔ اس نے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۲ میں اہل ایمان کے ساتھ جو بیع و شریٰ کا تذکرہ کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں دیگر صفات کے ساتھ ان کو "اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ" بھی کہا ہے۔ ان دونوں آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے، توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے، اُس کی بندگی بجا لانے والے، اس کی تعریف کے گُن گانے والے، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے بیع کا یہ معاملہ طے کرتے ہیں) اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوش خبری دے دو۔''

❁ فرضِ کفایہ

حدود اللہ کو توڑنے والے حکمرانوں کی نظر میں اگر کوئی اس وجہ سے قابل گردن زدنی قرار پاتا ہے کہ وہ حدود اللہ کی حفاظت کی بات کرتا ہے تو یہ بلاشبہ سعادت ہے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ جب کسی بندے کو تقرب بخشنا چاہتا ہے تو اُسے آزمایشوں سے گزارتا ہے، میرے تمام ساتھی سعادت منداور مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے پوری قوم کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ آزمایش کی یہ گھڑیاں بیت جائیں گی اور یہ تمام لوگ ان شاءاللہ خدا اور خلق خدا کے سامنے سرخرو ہوں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی منہ میں زباں رکھتے ہیں

❋ ایک چیلنج

۵ر تاریخ کو ملک کے مستبد فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف نے اسلام آباد کنونشن سنٹر میں خواتین کنونشن کے نام پر منعقدہ اجلاس میں جو گوہر افشانیاں فرمائی ہیں وہ پوری قوم اور بالخصوص دینی طبقات کے لیے بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اب بھی اگر کچھ لوگوں کی آنکھوں پر پٹی بندھی رہے تو پھر ان کا خدا ہی حافظ ہے۔ جرنیل صاحب کے سامنے بیٹھی خواتین میں سے بعض چادروں میں ڈھکی ہوئی تھیں مگر بیش تر امریکہ کے منظور کردہ روشن خیال اور ماڈریٹ ''اسلام'' کی ترجمان تھیں۔ جنرل صاحب کا انداز گفتگو، چہرے کے تاثرات، آنکھوں اور ہاتھوں کے اشارے، غرض ظاہر و باطن اور حرکات و سکنات ان کی حقیقی شخصیت کا بھرپور تعارف کرا رہے تھے لیکن اشارات سے آگے بڑھ کر انھوں نے اپنے الفاظ میں جو کچھ فرمایا اس کا پورا متن بھی ریکارڈ پر محفوظ ہو گیا ہے۔ یہ متن ان کی طویل فردِ جرم میں کئی امور کا اضافہ کرتا ہے۔ اسیری کی پابندیوں اور مجبوری کی وجہ سے میرے سامنے اس وقت وہ سارا متن نہیں ہے تاہم جو کچھ سنا ہے اور دیکھا ہے اس پر فوری تبصرہ محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

❋ نیا مصطفےٰ کمال

صاحب موصوف کا ٹی وی سکرین پر یہ فرمانا کہ ان لوگوں (مذہبی طبقہ) کے آبا و اجداد نے قرآن کی طباعت کی مخالفت کی تھی، یہ ہر اچھے کام کے راستے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، ان کو پہچان لیا جائے اور آیندہ انتخابات میں ان کو یکسر مسترد کر کے روشن خیال، ماڈریٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو کامیاب کروایا جائے، ہر سنجیدہ شخص کو جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ جرنیل صاحب کو اس انداز کی سیاسی مہم اور کنوینگ کا اختیار کس اصول اور ضابطے کے تحت حاصل ہوا ہے؟ یہ الفاظ بزرگان دین، حاملین قرآن وشریعت اور امت کے محترم ترین صلحائے سلف کے خلاف ناروا و بے بنیاد الزام اور ان کی کردار کشی کی بدترین مثال ہیں۔ یہ دین دشمنی کا نہایت خطرناک رجحان ہے اور جرنیل صاحب کی یہ جملہ کاوشیں مصطفیٰ کمال والے ایجنڈے کو پاکستان میں نافذ کرنے کی شروعات معلوم ہوتی ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ الزام میں کتنی حقیقت ہے اور اس میں جہالت کا کتنا عمل دخل ہے، یہ انداز گفتگو بذات خود پوری امت کے جذبات کو مجروح کرنے، مغرب کو خوش کرنے اور اسلامی اقدار و تاریخ کے خلاف جرنیلی انتہا پسندی کی بدترین مثال ہے۔

❋ قرآن کی کتابت وطباعت

قرآن کی طباعت کی کبھی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ یہ الزام اگر بدنیتی پر مبنی نہیں تو بھی اسے نرم ترین الفاظ میں جہالت ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسلامی تاریخ کی ابجد سے واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس حقیقت سے باخبر ہے کہ قرآن مجید کی کتابت تو خود آنحضور ﷺ کے دورِ سعید میں شروع ہوگئی تھی۔ صحابہ کرام کے درمیان کاتبینِ وحی صحابہ کا بہت بلند ومحترم مقام تھا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کے دور میں قرآن کو آنحضور ﷺ کے معتمد ترین اور جماعت صحابہ میں سے کامل ترین حافظ قرآن صحابی حضرت زید بن ثابتؓ نے بزرگ ترین اور علوم قرآنی کے بحر ذخار صحابی حضرت ابی بن کعبؓ کی معاونت کے ساتھ خلیفۂ رسول کے حکم کے مطابق مدون کر دیا تھا۔ خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں اسی مستند نسخے سے مصحف شریف کو خوب صورت کتابت میں لکھوایا گیا اور اس کی کاپیاں اہم شہروں میں اس نقطۂ نظر سے سرکاری تحویل میں رکھوادی گئیں کہ لوگ اس مستند مصحف شریف سے حسب ضرورت کاپیاں بنوا سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ عربی زبان اور امتِ مسلمہ

صدرِ اول اور دورِ سعادت میں ملت اسلامیہ میں قرآن وسنت سے بے پناہ لگاؤ اور مثالی شغف تھا، اس لیے عربی زبان بھی سیکھی جاتی تھی۔ اسلامی ریاست کی سرکاری زبان بھی عربی تھی، اس لیے غیر عرب مسلمان بلکہ غیر مسلم رعایا بھی عربی لکھنے اور بولنے کا ملکہ رکھتی تھی۔ قرآن مجید کو سمجھنا آج کے دور کی طرح مشکل نہیں تھا۔ اس لیے شروع میں قرآن مجید کی تفسیر صرف عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں مستند تفاسیر موجود تھیں اور موجود رہی ہیں۔ ان تفاسیر میں سے ایک قابل ذکر تعداد خود صحابہ کرام اور تابعین عظام کی مرتب کردہ ہے۔ عربی زبان سے واقفیت ہونے کے سبب دوسری زبانوں میں ایسی کوئی اشد ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

❋ دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم

ادوارِ مابعد میں حالات تبدیل ہوئے اور عالم اسلام کی ایک خاصی تعداد عربی زبان سے بے بہرہ ہوگئی تو علمائے کرام نے قرآن مجید کے ترجمے حسب ضرورت کیے۔ شیخ سعدیؒ نے فارسی میں صدیوں پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کیا تھا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا ترجمہ بھی کئی صدی قبل مکمل ہوگیا تھا۔ خود اردو زبان میں شاہ ولی اللہؒ کے دو جلیل القدر بیٹوں شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبدالقادرؒ نے ترجمے اور مختصر تشریح کی سعادت حاصل کی۔ قرآن مجید کا ترجمہ کرتے وقت بلاشبہ یہ موضوع زیر بحث آیا کہ کسی دوسری زبان میں ترجمہ قرآن، قرآن کے عربی متن کا متبادل ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے امت کا اجتماعی فیصلہ یہی تھا کہ الہامی کلام وہی ہے جو عربی زبان میں ہے ترجمہ اس کا بدل تو نہیں البتہ تفہیم کے لیے ترجمان ہوسکتا ہے۔

اس اہم بحث وتمحیص کے دوران بعض لوگوں کی رائے یہ بھی تھی کہ کہیں ترجمے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں بائبل کی طرح اصل متن کو آنے والی نسلیں فراموش ہی نہ کر دیں۔ اس بحث میں علما کی رائے فائق تھی جو عملاً رائج بھی ہوئی۔ ان کا نقطہ نظر یہ تھا کہ قرآن بائبل کی طرح اپنا متن گم نہیں ہونے دے گا کیونکہ اس کی تلاوت، تحفیظ، نمازوں میں اس کی قراءت اور ماہِ رمضان میں تراویح کے اندر اس کی تکرار ایسے امور ہیں جن کو اپنے معجزاتی اور مطلق وقادرانہ نظام کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ لہٰذا مصلحت عامہ کے تحت جن جن زبانوں کی بولنے والی مسلمان آبادیاں پائی جاتی ہیں ان میں قرآن کا ترجمہ تو لازماً اور ضرور ہونا چاہیے مگر متن بھی ساتھ شائع کیا جائے۔ اس کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ پسندیدہ ہے غیر مطلوب نہیں ہے۔

❋ ہمارے آباواجداد

ہمارے آباواجداد یہی لوگ تھے۔ یقیناً ہمیں اپنے ان اسلاف اور آباواجداد پر فخر ہے اور ان پر لگائے جانے والے الزامات کو ہم مکمل طور پر لچر قرار دے کر مسترد کرتے ہیں۔ پاک فوج سے ہمیں یقیناً ایک تعلق خاطر ہے مگر اس موقع پر جرنیل صاحب کے ان خیالات کے بارے میں یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ پاک فوج کا نام خوش نما سہی، اس سے محبت بھی حب الوطنی کا تقاضا سہی مگر اس کی شناخت اور اصل پہچان کے بارے میں تفاصیل میں جائیں تو یہ برٹش آرمی سے جا ملتی ہے۔ اس کی جڑیں مکمل طور پر برٹش استعماری فوج کی مرہون منت ہیں جس نے ہمارے ملک پر عیاری اور مکاری سے قبضہ کیا تھا۔ ہماری تقریباً تمام بٹالین اور رجمنٹیں اسی برٹش آرمی، بحریہ اور فضائیہ کے بیجوں سے پھوٹی ہیں۔ ان کے فکری آباواجداد وہ لوگ نہیں جنھوں نے جنگ آزادی لڑی تھی، جو کالا پانی اور مالٹا میں اسیر رہے تھے، جنھیں انگریز نے تختہ دار پر لٹکایا تھا اور جو زنداں خانوں کی زینت بنتے تھے۔ بدقسمتی سے آج ایک ایسا جرنیل ملک اور فوج پر مسلط ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی گوہر افشانیوں کے جواب میں یہ تلخ حقائق نوکِ قلم پر آئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

❋ عورت دشمنی

جرنیل صاحب نے عورتوں کی آزادی، خودمختاری اور حقوق کے حوالے سے اپنی شان دار خدمات کا تذکرہ کیا اور عورتوں کو ایک ایسا مشورہ دیا جو معمولی ذہانت رکھنے والا انسان بھی نہیں دے سکتا۔ ان کے الفاظ یہ تھے ''کہ اگر مرد تمھارے اوپر ہاتھ اٹھائیں تو کمزوری نہ دکھاؤ اور جواب میں تم بھی ان پر ہاتھ اٹھاؤ'' ان الفاظ سے کیا مفہوم نکلتا ہے؟ کیا اس پر عمل درآمد کے نتیجے میں گھروں کا نظام، خاندان کی اکائی، نکاح و شادی کا تقدس، میاں بیوی کا باہمی تعلق اور عزت، حفظِ مراتب اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا کوئی پہلو محفوظ رہ جائے گا؟ عورتوں کے بظاہر ہمدرد یہ جرنیل صاحب عورت ذات کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ آج اگر لوگ اس حقیقت کو نہیں پا سکے تو وقت انھیں بتا دے گا۔ بس پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ!

جرنیل صاحب کی گفتگو میں کئی گہر ہائے گراں مایہ نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ ان سب کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ عورتیں ہاتھ اٹھائیں گی تو وہ ہمیشہ ان کا ساتھ دیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا مرد کے لیے نہ بہادری ہے نہ کمال۔ ہاتھ اٹھانے والے مرد کمزور اور مغلوب الغضب ہوتے ہیں لیکن جواب میں عورت کو بھی ہاتھ اٹھانے کی تلقین کرنا خود عورتوں کے حق میں بھی نہیں۔ جس طرح حدود قوانین میں تبدیلی اللہ کے خلاف بغاوت بھی ہے اور بیچاری عورت کے خلاف سازش بھی، جس کے حقوق کے تحفظ کو بہانہ بنا کر یہ جسارت کی گئی ہے۔ اس کے کڑوے کسیلے اور تباہ کن ثمرات سے پاکستانی عورت دوچار بھی ہونے لگی ہے۔ اسی طرح یہ نصیحت جو ناصح کی طرف سے کی گئی ہے عالم نسواں کو گوناگوں مشکلات میں پھنسا دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ ویمن کنونشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیٹھی ہوئی سب خواتین سرکاری اداروں کی طرف سے مدعو اور منتخب کی گئی تھیں لیکن ان کی ایک خاصی تعداد اس گفتگو سے نالاں نظر آ رہی تھی۔

❋ غیر متوازن جرنیلی رویہ

شادی نکاح کے معاملے میں عورت کے ولی کے لیے بھی محترم و مقدس مقام کا تعین کیا گیا ہے۔ جس طرح عورت کو جبر و اکراہ سے کسی کے ساتھ بیاہ دینا غیر اسلامی ہے، اسی طرح ولی کو نظر انداز کر کے مغربی معاشرے کی نقالی کے لیے بھی اسلام میں کوئی گنجایش نہیں۔ جرنیل صاحب نے ایک پہلو کو اجاگر کیا ہے جبکہ دوسرے کی نفی کی ہے۔ اسی کو انتہا پسندی کہا جاتا ہے کہ توازن کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا جائے اور کسی ایک جانب بگ ٹٹ دوڑ لگا دی جائے۔ میں گجرات جیل کی کوٹھڑی سے یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ آزاد ماحول میں موجود اہل قلم اور نمائندگان اسلام کا بھی فرض ہے کہ وہ ذرا تفصیل کے ساتھ اس جرنیلی خطاب کا تجزیہ بلکہ پوسٹ مارٹم کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردم آزار رویّے

❋ مقبول عام راہ نما

نوازش علی شیخ ایڈووکیٹ ناظم یونین کونسل نمبر ایک لالہ موسیٰ، سیکرٹری جنرل بار ایسوسی ایشن کھاریاں اور ممبر پبلک سیفٹی کمیشن ضلع گجرات کو ۵ر دسمبر کی صبح لالہ موسیٰ پولیس کے افسران جیل میں ملنے کے لیے آئے۔ اس ملاقات کے بعد انھیں پولیس گرفتار کر کے لالہ موسیٰ لے گئی۔ اس سارے عمل کے دوران پولیس افسران ان سے معذرت بھی کرتے رہے اور اپنی مجبوریوں کا رونا بھی روتے رہے۔ شیخ صاحب واقعی عوام کے دلوں میں بستے ہیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک رہنا ان کی پہچان ہے۔ گجرات سے تھانہ سٹی لالہ موسیٰ پہنچنے پر اہلیان لالہ موسیٰ کو جب اپنے ہر دلعزیز عوامی نمایندے کی آمد کا پتا چلا تو وہ دیوانہ وار تھانے میں جمع ہونے لگے۔ لوگوں میں غم و غصہ تھا لیکن نوازش علی شیخ ان کو تحمل و صبر کی تلقین کرتے رہے۔ تھانے سے شیخ صاحب کو ڈی۔پی۔او (District Police officer) کے دفتر لے جایا گیا۔

❋ بہاولپور

دن بھر مختلف فضولیات میں گزارنے کے بعد رات کو شیخ نوازش علی صاحب کو نظر بندی کے احکام دے کر پھر جیل بھیج دیا گیا۔ اب یہاں میں اور شیخ صاحب دونوں نظر بند تھے۔ ہمیں الگ الگ چکیوں میں تنہا کر کے بند کر دیا گیا جبکہ دیگر اسیران حسبِ سابق ایک ایک چکی میں پانچ چھ کی تعداد میں بند کیے گئے۔ میری نظر بندی پر غالباً مجھے ذہنی و جسمانی ایذا پہنچانے کی خاطر بہاولپور سنٹرل جیل لکھا تھا جبکہ شیخ صاحب کا مقدر گجرات جیل ٹھہری تھی۔ میں بہاولپور جانے کے لیے ذہناً تیار تھا مگر ابھی تک منتقلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احکام موصول نہ ہوئے تھے۔

چھ دسمبر کا دن بھی معمولات کے مطابق گزرا۔ دن کو ہم دونوں نظر بند اپنے ساتھیوں کے ساتھ احاطے میں مکمل آزادی سے پروگراموں میں مصروف رہتے، البتہ رات کو ہمیں تنہائی کا سامنا ہوتا جو کوئی مشکل نہ تھا کیونکہ چکیاں ساتھ ساتھ تھیں، آوازیں آتی رہتی تھیں اور حال احوال بھی پوچھا جا سکتا تھا۔ جیل کے کارندے ہمارے ساتھ نہ صرف متعاون تھے بلکہ عقیدت و محبت کا اظہار بھی کرتے تھے۔ اللہ انھیں جزائے خیر دے۔

* قنوتِ نازلہ

۷ر دسمبر کو حسبِ معمول فجر کی نماز با جماعت ادا کی گئی، اگرچہ نظر بندی کے احکام آ جانے کی وجہ سے مجھے اور نوازش علی شیخ صاحب کو اکیلے اکیلے چکی نمبر ایک اور دو میں بند کر دیا جاتا تھا لیکن فجر کی نماز سے پہلے جب دیگر لوگوں کے تالے کھلتے تو ہمیں بھی نماز پڑھنے کے لیے آزادی مل جاتی۔ گرفتاری کے پہلے ہی روز سے نماز فجر میں قنوت نازلہ پڑھی جا رہی تھی۔ گذشتہ دو دنوں کی موسلا دھار بارش نے جیل کے احاطے کے صحن میں پانی کا تالاب کھڑا کر دیا تھا لیکن سب دوستوں کی خواہش ہوتی تھی کہ قنوت نازلہ کی ساعت کے لیے نماز با جماعت میں شرکت کریں۔ ان دنوں میں برآمدے میں دریاں شرقاً غرباً بچھا دی جاتی تھیں اور نمازی پہلی، دوسری اور تیسری کوٹھری کے اندر اور برآمدے میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

نماز کے بعد حسبِ معمول درس ہوا پھر ناشتہ کیا گیا۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ جیل معمول کے دورے پر تشریف لائے تو ان کا کہنا یہ تھا کہ نظر بندوں کو عام قیدیوں سے یوں الگ رکھا جاتا ہے کہ ان کی نظر بھی کسی پر نہ پڑے اور نہ انھیں سورج کی روشنی نظر آئے۔ داروغہ جیل یہ باتیں کرتے ہوئے مسکرا بھی رہے تھے۔ میں نے بھی انھیں مسکراتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا'' ملک صاحب انگریزی استعمار کے اس ورثہ کو جانے دو، اسے دفن کر دو اور آزاد قوم کی حیثیت سے جینا سیکھو۔ یہ درست ہے کہ ہم نظر بند ہیں اور عام حوالاتیوں سے کچھ زاید پابندیاں ہم پر عاید ہیں لیکن ہم اچھوت تو نہیں اور نہ قاتل اور ڈکیت ہیں''۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں آپ دونوں کو جیل کے کسی اور حصے میں منتقل کرنا پڑے گا۔ ہم نے کہا کہ جیل میں آ گئے ہیں تو اس سے آگے اور کہاں لے جائیں گے۔ جہاں آپ کا جی چاہے منتقل کر دیں۔

۶ر دسمبر سے مجھے نظر بندی آرڈر مل چکے تھے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا، راقم الحروف کی بہاولپور سنٹرل جیل میں سرکار عالی مدار نے مہمان نوازی طے کر رکھی تھی۔ ذہن میں بہاولپور جیل کا نقشہ بیٹھ گیا جس کی ڈیوڑھی کے اندر تک جانے کا اتفاق ایک دو مرتبہ ہو چکا تھا مگر قیدیوں سے ملاقات کے لیے۔ اب بطور نظر بند قیام کرنا ہوگا۔ ساڑھے دس بجے صبح کے قریب جیل کا ایک کارندہ آیا اور میرا نام پکار کر اطلاع دی کہ آپ کو ڈیوڑھی میں بلایا جا رہا ہے۔ آپ اپنا سامان پیک کر لیں۔ استفسار پر اس نے بتایا کہ بہاولپور روانگی ہے۔

❋ الوداع اے گجرات!

ساتھیوں نے جب بہاولپور روانگی کا حکم سنا تو بے ساختہ نعرے بازی شروع کر دی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ جیل کے عملے کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں اور جو پردہ نشیں چلمن کے پیچھے احکام جاری کر رہے ہیں ان تک ان نعروں کا پیغام نہیں پہنچے گا۔ ان تک پیغام پہنچانے کے لیے باہر بیٹھے ہوئے بھائیوں کو تگ و دو کرنا ہوگی۔ اگر وہ یہ کام کر لیں تو فبہا ورنہ ہم تو عشق بلاخیز کی وادی میں سر کے بل بھی چلتے رہیں گے۔ قیدی ساتھی اس موقع پر افسردہ ہو گئے۔ چھوٹے اور بڑے سبھی گلے ملنے لگے۔ ایک دوسرے کے لیے دعاؤں اور نیک تمناؤں کا تبادلہ ہوا۔ سید احسان اللہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ ساتھیوں کو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایات دیتے جائیں۔ان کی فرمائش پر مختصر خطاب اور الوداعی پیغام کے ساتھ میں نے ڈیوڑھی کی راہ لی، بستر اور مختصر سا سامان ساتھیوں نے پیک کر دیا۔جیل کا ایک کارندہ سامان اٹھا کر ڈیوڑھی کی جانب چل پڑا۔داروغہ جیل کے دفتر میں جا کر معلوم ہوا کہ SP انویسٹیگیشن جیل میں کسی اور کیس کی تفتیش کے لیے آرہا ہے۔اس کے آنے کے بعد مجھے اپنے ساتھ لے جانے والا عملہ پولیس لائن سے آئے گا۔داروغہ جیل ملک ضیاء صاحب، ان کے ڈپٹی چودھری محمد الیاس صاحب اور جیل کے دیگر کارندوں نے بڑی اپنائیت کے ساتھ رخصت کیا۔ایک لحاظ سے وہ آج اپنے فرض سے سبک دوشی اور ٹینشن سے آزادی محسوس کر رہے تھے۔بہر حال ان کا شکریہ ادا کیا اور آزادانہ ماحول میں دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔

❋ استعمار کے غلام

کچھ دیر کے بعد میں نے پوچھا کہ مجھے ساتھ لے جانے والے پولیس ملازمین اب تک کیوں نہیں آئے تو جیل حکام نے بتایا کہ دو منٹ میں آرہے ہیں، تھوڑی دیر میں وہ مہربان آ گئے۔کاغذی کارروائی مکمل ہوئی، میرا سامان پولیس کی گاڑی میں رکھ دیا گیا اور مجھے بھی ہاتھوں میں زیور پہنا کر گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ڈرائیور اور تھانیدار کے علاوہ پانچ مسلح محافظ اور ایک باوردی مگر غیر مسلح حوالدار ہمارے اس قافلے کا حصہ تھا۔مجھے بہاولپور کے جماعتی احباب یاد آرہے تھے، جو کافی عرصے سے پروگراموں کے لیے وقت مانگتے تھے لیکن میری معذرت کی وجہ سے شکوہ کناں رہتے تھے۔اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ اتنا لمبا وقت بہاولپور میں گذرے گا لیکن نہ اُن سے ملاقات ہو سکے گی اور نہ ان کی زیارت، کیوں کہ احقر کسی عدالت سے سزا یافتہ نہیں بلکہ سکھا شاہی احکام کے تحت نظر بند ہے اور نظر بند سے ملنا ممکن نہیں کیوں کہ ان عقل کے اندھے، ذہنی غلام حکمرانوں کو انگریز یہی بتا کر گئے ہیں۔سیاسی لحاظ سے ہم نے بظاہر استعمار سے آزادی حاصل کر لی مگر فکری اور عملی لحاظ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنوز غلامی میں مبتلا ہیں۔ ان کی غلامانہ ذہنیت نہ معلوم کب تک بے گناہ، محبِّ وطن اور پرامن شہریوں کو اذیتوں میں مبتلا رکھے گی۔

❋ لمبا سفر

گجرات جیل کے دروازے سے ہمارا سفر سوا بارہ بجے دوپہر شروع ہوگیا تھا مگر عملاً اس میں تاخیر ہوتی چلی گئی۔ پہلے تو ہمارے انچارج محمد اقبال تھانیدار پولیس لائن گئے۔ وہاں سے اپنے ہمراہیوں میں کچھ ردوبدل کیا۔ پندرہ بیس منٹ اس عمل میں لگ گئے۔ اس کے بعد چلے تو گجرات کی سڑکیں کہیں نظر نہیں آرہی تھیں۔ ایسی اکھاڑ پچھاڑ اور بدنظمی پورے شہر میں برپا ہے کہ پانی کے جوہڑوں کی کیفیت تھی۔ ''سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا'' کی دعا تو ہم پڑھ چکے تھے، اب حضرت نوحؑ کی دعا ''بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَ مُرْسٰھَا'' کا ورد کرتے ہوئے آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی گاڑی میں بیٹھے ہچکولے کھا رہے تھے۔ کچھ دیر بعد گاڑی ایک جگہ جھٹکے سے پھر کھڑی ہوگئی۔

یہ پولیس گاڑی ٹیوٹا وین تھی جس میں ڈرائیور اور ساتھ والی سیٹ الگ تھی۔ پچھلا کیبن دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ایک حصے میں دونوں دیواروں کے ساتھ آمنے سامنے سیٹیں بنی ہوئی تھیں، ان پر فوم لگا تھا۔ دونوں جانب دو دو افراد بیٹھ سکتے تھے۔ گاڑی کے پچھلے حصے میں بھی اسی انداز کی سیٹیں لگی تھیں، جن پر دونوں جانب تین تین افراد کی گنجایش تھی۔ میں اور ایک حوالدار بیچ والے حصے میں بیٹھ گئے اور اسے باہر سے مقفل کر دیا گیا۔ مسلح گارڈ پچھلے حصے میں تھی۔ مجھے آج تک کبھی یہ احساس نہ ہوا تھا کہ میں اتنا خطرناک آدمی ہوں۔ میرا معاملہ تو یہ ہے کہ میرے ساتھ اگر ایک پولیس مین ہوتا تو ہم کسی پرائیویٹ بس میں پورے اطمینان کے ساتھ گجرات سے بہاولپور کا سفر طے کر لیتے۔ میں نے اپنے ہمراہی سے پوچھا کہ تمہارا تھانیدار کہاں گیا ہے تو اس نے اپنی مخصوص زبان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے سینیر کی تعریف کرتے ہوئے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد صاحب موصوف بھاگتے ہوئے آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ سردی سے بچاؤ کے لیے گرم چادر لینے اپنے گھر گئے تھے۔

❄ یخ بستہ ہوا اور تان سین

خدا خدا کر کے ایک بجے کے بعد ہم لوگ گجرات شہر سے نکل کر گجرات بائی پاس پر آئے۔ کیبن میں بیٹھے ہوئے جوانوں نے مجھ سے کئی سوال جواب کیے۔ وہ سب ہمارے نقطہ نظر کے پرجوش حامی تھے۔ حوالدار نے اپنا تعارف بھی کرایا۔ وہ دھوریہ گاؤں کا رہنے والا تھا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ اس نے مجھ سے کئی دینی مسائل پوچھے۔ ہماری گاڑی جوں جوں تیز ہوتی گئی یخ بستہ ہوا کے تھپیڑے سامنے کے شیشوں میں خلا ہونے کی وجہ سے اور سائڈوں کے شیشوں کے بار بار کھل جانے کی وجہ سے شدید سردی کا باعث بننے لگے۔ حوالدار صاحب کو میاں محمد بخش اور بلھے شاہ کا کلام خوب یاد تھا مگر آواز بھدی سی تھی۔ ہوا کے تیز تھپیڑوں کے ساتھ موصوف کی بھدی آواز بھی سوہانِ روح بنتی جا رہی تھی۔ پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان غالباً استہزا میں انھیں داد دے رہے تھے مگر یہ خود کو تان سین سمجھ کر اور زیادہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اچھے خاصے کلام کو بھدے انداز میں پیش کر رہے تھے، بلکہ بقول میاں محمد بخش ''زخما'' رہے تھے۔ آخر میں نے انھیں کہا وہ اپنی چادر لپیٹ لیں اور آرام سے بیٹھ جائیں کیوں کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا ہوں۔ اللہ ان کا بھلا کرے کہ انھوں نے خاموشی اختیار کر لی اور معذرت کی کہ انھیں اندازہ نہیں تھا ورنہ وہ تلاوت میں مخل نہ ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا نیا نشیمن

❋ مجبوری

بہاولپور کا سفر ختم ہی نہ ہو رہا تھا۔ پولیس وین کے ہوٹر کی آواز بھی اتنی بھدی تھی کہ جب کبھی کوئی گاڑی سامنے سے نہ ہٹتی تو ڈرائیور ہوٹر بجانے لگتا۔ ایسے موقع پر یوں معلوم ہوتا جیسے پہاڑ کھودا جا رہا ہو۔ میں نے تھانیدار سے چلتے وقت کہا تھا کہ میں نے راستے میں نمازیں پڑھنی ہیں۔ وہ سفر شروع ہوتے ہی ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتا رہا مگر راستہ بھر اس کی عجیب کیفیت رہی۔ سب لوگ پیشاب کے ہاتھوں مجبور تھے اور بھوک کے ہاتھوں تنگ۔ وہ پیشاب اور بھوک کی شکایت بھی کر رہے تھے۔ معلوم نہیں تھانیدار کو کیا ہدایت دی گئی تھی کہ وہ کہیں گاڑی کھڑی کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ آخر اوکاڑہ اور ساہیوال کے درمیان ایک ویران سی جگہ پر اس نے گاڑی کھڑی کروالی۔ تالا کھلا، غالباً ساڑھے چار بجے کا وقت تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ کہیں ایسی جگہ گاڑی کھڑی کرتے جہاں ہم وضو کر لیتے۔ اس نے کہا کہ جناب واقعی یہ بہت بہتر ہوتا لیکن اب تو مجبوری ہے۔ اس بے چارے کی اپنی مجبوریاں تھیں اور ہم اس نظام کے جبر کا شکار تھے۔ بہرحال غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لیے ابھی طویل سفر باقی ہے۔

❋ اسیری کی مجبوریاں

سڑک سے اتر کر سب نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔ میں نے کہا کہ نہ میں اس طرح پیشاب کرنے کا عادی ہوں اور نہ کسی نفاست پسند مسلمان کو یہ زیب دیتا ہے۔ میں آگے بڑھ کر کھیت کی منڈیر تک گیا۔ پھر اوٹ میں بیٹھ کر پیشاب کیا اور استنجا کے لیے پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے ڈھیلے سے کام چلایا۔اس جگہ گاڑی کھڑی کرنے کے بعد تھانیدار نے میری ہتھکڑی کھول دی۔اس دوران مسلح نوجوان چاک و چوبند کھڑے رہے۔وہ بے چارے اپنی ذمہ داری ادا کر رہے تھے لیکن مجھے یہ منظر دیکھ کر ہنسی سی آ گئی۔پانی دستیاب نہ تھا،مجبوراً میں نے تیمم کر کے ظہر اور عصر کی نماز گاڑی میں ادا کی۔چیچہ وطنی کے قریب میرے ساتھ بیٹھا حوالدار اتر گیا۔اب میں بیچ کے کیبن میں اکیلا تھا۔

راستے میں یہ لوگ ہر بائی پاس پر مخمصے کا شکار ہو جاتے۔ایک سپاہی خود کو دنیا پور کا رہائشی ظاہر کر رہا تھا مگر اسے بھی راستے کا پتا نہ تھا۔بہر حال خدا خدا کر کے خانیوال پہنچے۔ مجھے کوئی خاص بھوک نہ تھی بلکہ میری طبیعت متلی کی وجہ سے خراب ہونے لگی تاہم ان لوگوں سے کچھ کہنا لاحاصل بھی تھا اور نامناسب بھی۔خانیوال میں ان لوگوں نے چلتے چلتے کسی ریڑھی والے سے کوئی چیز حاصل کی اور چوک میتلہ اور لودھراں کے راستے سے بہاولپور کی راہ لی۔مجھے اندازہ تھا کہ یہ سڑک خاصی خراب ہوگی اور ایسا ہی تجربہ ہوا۔پیچھے کے اتنے لمبے سفر میں اتنے جھٹکے نہ لگے جتنے اس ۹۰ کلومیٹر کے سفر میں لگے۔

❋ یادگار سفر

ان راستوں پر زندگی میں لاتعداد مرتبہ آزادانہ ماحول میں سفر کرتا رہا ہوں۔گرمی میں بھی اور سردی میں بھی،دھوپ میں بھی اور بارش میں بھی مگر آج کا سفر یادگار رہے گا کہ ''راہ یار میں آج مقفل رواں دواں ہوں۔''عثمان ہارونی نے ''سربازاری رقصم'' کا نغمہ کس کیفیت میں گایا ہوگا؟ان کا ذوق اور میدان مختلف تھا،میں اس ذوق اور میدان سے نابلد ہوں۔بہر حال میری کیفیت کچھ ایسی ہے کہ میں اپنے مالک سے ہم کلام ہوں۔کھلے عام سفر کرتے ہوئے کہاں کبھی یہ کیفیت طاری ہوئی ہوگی۔گجرات سے چلتے ہوئے اٹھارھویں پارے سے تلاوت شروع کی تھی۔دریائے ستلج کے پل پر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلَقَ ورِدِزبان ہے اوراب گاڑی بہاولپور سنٹرل جیل کے دروازے پر آرکی ہے مگر تالہ کھلنے میں ابھی تاخیر ہے۔ چابی محمد اقبال کے پاس ہے اور وہ اپنے تمام ہمراہیوں کو چھوڑ کر جیل کے اندر گیا ہوا ہے۔

❋ سعادت

میں گاڑی میں بیٹھا ہوں جبکہ جیل کا عملہ اور گجرات پولیس آپس میں علیک سلیک اور حال احوال کا تبادلہ کر رہے ہیں۔ پھر ''خطرناک اسیر'' موضوعِ گفتگو ہے۔ صیاد کے لیے کسی کی زبان پر کوئی کلمہ خیر نہیں۔ یہاں میں نے ختمِ قرآن کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کٹھن سفر میں اس کے کلام پاک نے خوب ساتھ نبھایا، سہارا دیے رکھا اور وحشت واجنبیت میں میرا انیس بن کر آرام وراحت پہنچاتا رہا۔ قرآن پاک کا سینے میں محفوظ ہونا ایک عظیم سعادت ہے اور اس پر رب ذوالجلال کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

اللہ درجات بلند کرے میرے استادِ محترم کے، جنھوں نے یہ کلام میرے سینے میں اتارنے میں راہنمائی کی۔ اللہ عزوجل بہت بلند اور بالا مقام عطا فرمائے میرے دادا مرحوم کو جن کی آخری تمنا ہی یہ تھی کہ میں ان کی زندگی میں قرآن پاک حفظ کرلوں اور اللہ رب العزت کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے مرشد مودودیؒ کو جن کی فکری راہ نمائی نے دین کا شعور اور اقامتِ دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی۔ پندرہ بیس منٹ بعد جیل کا دروازہ کھلا۔ جیل کی اصطلاح میں قیدی کو وصول کرنے کا فیصلہ ہوگیا۔ دفتری اور کاغذی کارروائی مکمل ہوئی۔ عملہ کے سات آٹھ افراد باقاعدہ ڈیوڑھی پر موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا اور بڑے تپاک سے ملے۔ گجرات سے آنے والے تھانیدار صاحب اب پہلی اور آخری مرتبہ گرم جوشی سے ملے اور رخصت ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ جیل تلاشی

ڈیوڑھی کی گھڑی دس بجا رہی تھی۔ میں نے جیل کے عملے سے کہا کہ مجھے ابھی کھانا بھی کھانا ہے۔ چونکہ اس وقت جیل میں کھانے کا اہتمام ممکن نہ تھا اس لیے میں نے کہا کہ سامنے مطعم سے میرے حساب سے دال یا سبزی منگوا دیں۔ انھوں نے بڑی خوشی سے یہ خدمت سرانجام دینے کی حامی بھری۔ مجھے ہاتھ منہ دھونے کے لیے واش روم کا راستہ دکھایا اور پھر ایک کمرے میں بٹھا دیا۔ ہوٹل سے اسی وقت گرم تنوری روٹی اور دال ماش میز پر آ گئی۔ دال میں مرچ زیادہ تھی اس لیے چند لقمے ہی لیے جا سکے۔ منرل واٹر کی بوتل بھی منگوا لی گئی تھی، اس نے کافی مدد کی۔

اب جو تلاشی کا مرحلہ شروع ہوا تو حیران کن طور پر دودھ کے چند ڈبے، ریوڑیوں کا ایک پیکٹ، مونگ پھلی کا ایک لفافہ، کپڑوں کے دو جوڑے اور ڈبل کمبل سبھی صبح تک کے لیے روک لیے گئے کہ ان کو سکرین سے گزار کر ہی واگزار کیا جا سکتا ہے۔ سنگل کمبل، بیڈ شیٹ، جرسی اور گرم چادر ساتھ لے جانے کی اجازت مل گئی۔ امریکی ہوائی اڈوں پر تلاشی کی روداد یں سنی اور پڑھی تھیں مگر پاکستان میں ایسی تلاشی عجیب محسوس ہوئی۔ اس جیل تلاشی میں جیب تلاشی بھی شامل تھی۔ میرے قلم اور نقدی بھی مجھ سے لیکر جمع کر لیے گئے۔

❋ نظر بندی احاطہ

تلاشی کا مرحلہ مکمل ہوا تو ایک کانسٹیبل نے بڑی محبت سے میرا سامان اٹھایا اور افسران کے فیصلے کے مطابق اے کلاس کے احاطے میں لے جانے کے لیے آگے آگے چل پڑا۔ ڈیوڑھی سے جیل میں داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ خواتین کی بیرک تھی۔ اس سے آگے اسی ہاتھ پر ہسپتال اور بیچ میں سڑک کی دوسری جانب اے کلاس کا احاطہ۔ دروازے پر پہنچ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل کے کارندے نے دستک دی۔ اندر سے محافظ نے احاطے کا دروازہ کھولا۔ ڈیوڑھی میں افسران آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ ایک چکی میں ایک نظر بند ہے اور دوسری میں تین، تو آج رات کے لیے تین والی چکی میں حافظ صاحب کو بند کر دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جیل مینوئل میں ایک، تین اور پانچ یعنی طاق تعداد ہی میں قیدی بند کیے جا سکتے ہیں۔ دو اور چار کو بند کرنا ممنوع ہے۔ چکی کا بیرونی آہنی دروازہ کھولا گیا۔ ہم برآمدے میں داخل ہوئے، پھر کمرے کا دروازہ کھولا گیا۔

❋ اپنے ہی ساتھی

باہر شدید سردی تھی۔ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے نسبتاً گرم تھا۔ جونہی دروازہ کھولنے کی آواز آئی، تینوں ساتھی نیند سے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے۔ یہ تو اپنے ہی ساتھی نکل آئے۔ ایک عجیب اطمینان ہوا کہ گویا اپنی ایک مقامی جماعت میں آ پہنچا ہوں۔ چوتھا ساتھی ساتھ والی چکی میں محوِ استراحت تھا۔ اس کمرے میں مقیم یہ تین ساتھی، مسعود الٰہی صاحب (عمر ۷۰ سال، رکن جماعت ڈیفنس لاہور)، محمد توفیق حامد صاحب (عمر ۴۲ سال، رکن جماعت ہجویری ٹاؤن، لاہور) اور محمد اظہر میر (عمر ۵۳ سال، امیدوار رکنیت ہجویری ٹاؤن لاہور) تھے۔ ۳۰ نومبر ہی کو یہ احباب روڈ کارواں کے آغاز میں چوبرجی سے اپنے دس ساتھیوں سمیت گرفتار ہوئے تھے۔ ساتھ والی چکی میں محبوس ساتھی ناصر صغیر (عمر ۲۲ سال، کارکن ہجویری ٹاؤن لاہور) کو نہایت ظالمانہ طریقے سے ان کے گھر سے رات اڑھائی بجے گرفتار کیا گیا۔

❋ شبِ تنور و شبِ سمور

دوستوں سے حال احوال مختصر طور پر معلوم کرنے کے بعد میں نے ان سے کہا کہ وہ آرام کریں، مجھے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنی ہیں، باقی باتیں صبح ہوں گی۔ کمرے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملحق واش روم میں اس وقت پانی نہیں آ رہا تھا لیکن بالٹی میں پانی موجود تھا اور وہ یخ بستہ تھا۔ بہر حال یہ ٹھنڈا پانی بھی بسا غنیمت تھا کہ کئی گھنٹے بعد وضو کی سہولت مل رہی تھی۔ نمازیں ادا کر کے سونے کی تیاری کی۔ باقی ساتھی دوبارہ سو گئے تھے۔ تقریباً رات بارہ بجے آنکھ لگ گئی۔ کمبل ہلکا تھا اس لیے سردی کی شدت سے کبھی آنکھ لگ جاتی اور کبھی کھل جاتی۔ یوں یہ شب بھی بیت گئی، زندگی یوں ہی گزر جاتی ہے۔ کہنے والے نے سچ کہا ہے ''شبِ تنور گذشت وشبِ سمور گذشت۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیانت دار افسران

❋ طلوعِ فجر

اگلی صبح فجر کی اذانوں سے قبل ہی ہم سب لوگ بیدار ہو گئے۔ درختوں کی شاخوں پر پرندے ہم سے بھی پہلے بیدار ہو چکے تھے اور اللہ کی حمد بیان کر رہے تھے۔ ہم سب نے نماز باجماعت ادا کی مگر ناصر صغیر جو الگ چکی میں بند تھا جماعت میں شریک نہ ہو سکا۔ نماز سے فارغ ہو کر دوستوں کی فرمایش پر میں نے مختصر درسِ قرآن دیا۔ اس دوران جیل کی گرم چائے اور ناشتہ آ گیا۔ ناشتے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ نائب داروغۂ جیل مہر محمد اشرف تشریف لے آئے۔ بیرونی آہنی دروازہ مسلسل مقفل تھا۔ انھوں نے باہر کھڑے ہو کر میرا حال احوال پوچھا اور مجھے بتایا کہ آپ کو سیل نمبر ۳ میں رہنا ہوگا کیونکہ ہم چار اسیروں کو ایک ساتھ اکٹھا نہیں رکھ سکتے۔ میں نے کہا کہ ہم پانچ ہیں، ہم سب کو ایک سیل میں رکھیں۔ جواب میں انھوں نے فرمایا کہ یہ ہرگز ممکن نہیں۔

❋ زیرو میٹر

ملازمین کی زبانی معلوم ہوا کہ سیل نمبر ۳ کی صفائی کرائی جا رہی ہے۔ احاطہ انچارج عبدالحکیم لاہوری ڈپٹی صاحب کو رپورٹ پیش کر رہا تھا کہ تھوڑی سی دیر میں یہ کوٹھری زیرو میٹر ہو جائے گی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ موصوف کا تکیہ کلام زیرو میٹر ہے، جس کا مطلب ہے کام اے ون ہوگا۔ تھوڑی دیر میں محافظ نے تالہ کھولا اور مجھ سے کہا کہ اپنا سامان دے دیں تاکہ اس چکی میں منتقل کر دیا جائے۔ باہر نکل کر میں نے محافظوں سے بہت کہا کہ چکی نمبر ۲ میں بند اسیر ناصر سے علیک سلیک کرنے دیں مگر وہ میری داڑھی کو ہاتھ لگانے لگے کہ یہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا، یہ ان کے بس اور اختیار میں نہیں۔ مجھے تعجب اور اس سے بھی زیادہ افسوس ہوا کہ اتنی شدید قیود میں ہمیں جکڑ دیا گیا تھا۔ اتنی شدید پابندی کا تصور ہی سوہان روح ہے۔ بہر حال 'قہر درویش بر جانِ درویش'۔ میں اپنے سیل میں منتقل ہوگیا اور مولانا مودودیؒ کا ترجمہ قرآن مجید پڑھنے لگا۔ عبدالحکیم کے زیرو میٹر سے مجھے محسوس ہوا کہ اس مرتبہ ترجمہ پھر سورہ فاتحہ سے شروع کرنا چاہیے۔

جیل کی اصطلاح میں داروغہ جیل کا دورہ بہت اہم ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آج داروغہ صاحب کا دورہ متوقع ہے۔ بہت سے ملازمین اور مشقتی بھاگم بھاگ ہمارے احاطے کی صفائی ستھرائی میں لگے ہوئے تھے۔ ساڑھے نو بجے کے قریب داروغۂ جیل دورے پر تشریف لے آئے۔ رات جیل کی ڈیوڑھی میں لوگوں کی زبانی داروغۂ جیل طارق محمود بابر صاحب کی بڑی تعریف سنی تھی۔ موصوف معمول کے مطابق جیل کے پورے عملے کے ساتھ تشریف لائے۔ سب سے پہلے آخری چکی میں تین نظر بندوں کے سیل کا تالہ کھولا گیا اور داروغہ صاحب ان سے ہم کلام ہوئے۔ ان لوگوں نے درخواست کی کہ حافظ صاحب کو ہمارے ساتھ ہمارے سیل میں منتقل کر دیں تاکہ ہم ان سے کلام پاک اور اس کا ترجمہ پڑھیں۔

❋ داروغۂ جیل سے پہلی ملاقات

داروغہ صاحب نے ان کا یہ مطالبہ سنا تو ان کے جذبے کی تعریف کی۔ پھر ان اسیروں سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ آپ تو خود لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ بہر حال باہمی گفتگو کے بعد انھوں نے ہم پانچوں کو اکٹھا رہنے کی اجازت دے دی۔ میرے کمرے اور ناصر کے کمرے کا تالا کھول دیا گیا اور ہم دونوں چکی نمبر ایک میں باقی تین ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ داروغہ صاحب اب مجھ سے ہم کلام تھے۔ ان سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ گویا زیرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میٹر سے آغاز ہو رہا تھا۔ باہمی تعارف کے بعد میں نے داروغۂ جیل صاحب سے کہا کہ ساتھیوں کی زبانی مجھے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ وہ جس روز سے آئے ہیں دن رات اپنے سیل میں بند ہیں۔ ہمیں سیل میں مسلسل بند رکھنے کا کوئی اخلاقی و قانونی جواز نہیں ہے۔ رات کو بلاشبہ آپ کو ہمیں لاک اپ میں رکھنے کا اختیار ہے مگر دن کو ہم اپنے احاطے میں کھلے عام گھومنے پھرنے کا حق رکھتے ہیں۔ داروغہ صاحب نے بلا حیل وحجت ہمیں باہر احاطہ میں دن کے وقت گھومنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے مستقل حکم جاری کر دیا کہ فجر کی نماز کے بعد تالا کھول دیا جایا کرے اور مغرب کی نماز کے بعد بند کر دیا جائے۔

❋ قلم وقرطاس ممنوع ہے

آج کے دیگر فیصلوں کے علاوہ ہماری کوٹھری کو رنگ وروغن کرنے اور جہاں کہیں سے فرش اکھڑا ہوا تھا اسے پلستر کرنے کا حکم بھی جاری ہوا۔ ساتھ ہی داروغہ صاحب نے کہا کہ نیچے بچھانے کے لیے بڑی اور بالکل نئی دری دی جائے خواہ کسی دفتر سے ہی کیوں نہ لانی پڑے۔ نیز نئی چھوٹی دریاں بستروں کے نیچے بچھانے کے لیے بھی فوراً فراہم کی جائیں۔ پڑھنے کی اجازت صرف قرآن اور دینی لٹریچر تک محدود بتائی گئی جبکہ لکھنا بالکل ممنوع اور کاغذ قلم کا حصول قطعاً ناممکن بتایا گیا۔ اسی طرح باہر سے کسی ملاقاتی کی ملاقات بھی شجرِ ممنوعہ ٹھہری۔ ظاہر ہے داروغہ صاحب حکام بالا کے احکام کے پابند تھے، وہ اپنی طرف سے کسی قسم کا رسک لینا کسی صورت مناسب نہ سمجھتے تھے۔

❋ ''دہشت گرد!''

ہمارے لیے یہ بھی ایک بہت بڑی سہولت تھی کہ ہم سب اکٹھے ہو گئے تھے اور دن کے وقت اپنے احاطے میں مکمل آزادی سے گھومنے پھرنے کی اجازت بھی مل گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔اخبار اور کاغذ قلم کا مطالبہ مسترد ہوا مگر میں نے اسے ترک نہیں کیا تھا۔داروغہ صاحب نے مزاحیہ انداز میں اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا کر کہا کہ کیا کیا جائے آپ لوگ دہشت گرد جو ہیں، کچھ لکھ دیں گے تو ہماری شامت آجائے گی۔اس لیے یہ پابندیاں لازمی ہیں۔احاطے میں ایک چھوٹا سا چبوترہ بطور مصلّے (نماز پڑھنے کی جگہ) استعمال ہوتا ہے۔اس پر نئی دری لا کر بچھا دی گئی اور امام کے لیے دُہرا اور خوب صورت جائے نماز فراہم کر دیا گیا۔

❋ لنگر کے مشقتی

اب ہم ذہناً یہاں مقیم ہو گئے ہیں۔مجھے ۳۰ر دسمبر تک رہنا ہے جبکہ باقی ساتھیوں کو تین ماہ کی نظر بندی کا حکم ملا ہے۔ہمارا کھانا جیل کے لنگر سے آتا ہے۔لنگر میں کام کرنے والے دو تین کارکنان کی محبت و اپنائیت کا تذکرہ نہ کرنا زیادتی ہوگی۔کم و بیش ۲۷۰۰ قیدیوں کا کھانا تیار ہوتا ہے۔اس کے باوجود یہ لوگ اس شدید سردی میں بھی ہمیں تازہ روٹی اور گرم ترکاری دوپہر اور شام، دونوں وقت کو لا کر پیش کرتے ہیں۔صبح کی چائے بھی جو جیل کی طرف سے آتی ہے، مناسب حد تک گرم اور عمدہ ہوتی ہے۔شام کو یہ کارکنان ہمارے خرچے پر لنگر میں ہمارے لیے چائے تیار کرتے ہیں اور بروقت ہم تک پہنچاتے ہیں۔بہاولپور سنٹرل جیل میں ہر قیدی داروغہ جیل کی دیانت و امانت اور انتظامی صلاحیتوں کا مداح ہے۔بلاشبہ موصوف ان قابلِ تعریف صفات سے متصف ہیں۔

کسی ادارے کا دیانت دار سربراہ جہاں بے شمار لوگوں کے لیے باعث رحمت ہوتا ہے وہیں اپنے بہت سے ماتحتوں کے نزدیک غیر پسندیدہ بھی قرار پاتا ہے۔جو لوگ کوئی کام دیانت داری اور سیدھے سبھاؤ کرنے کے قائل نہ ہوں وہ ایسے دیانت دار افسر بالا کو کیسے پسند کر سکتے ہیں؟ اسی طرح حکام بالا جو ماتحتوں سے ماہانہ وصول کرتے ہیں، ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحتوں کو کب برداشت کرتے ہیں۔ ہماری سول اور فوجی بیوروکریسی بہت بری طرح کرپشن کا شکار ہوچکی ہے۔اس کے باوجود اب تک ان اداروں میں کہیں کہیں دیانت دار،فرض شناس اور انسانی و اسلامی آداب کے حامل افراد بھی مل جاتے ہیں۔ان کا وجود بہت بڑی نعمت اور ملت کا سرمایہ ہے۔

❋ نمازِ جمعہ

پچھلا جمعہ مورخہ یکم دسمبر دہشت گردی عدالت میں پیشی کے چکر میں گوجرانوالہ اور گجرات کے درمیان سفر کرتے ہوئے فوت ہوگیا تھا۔آج مورخہ ۸؍دسمبر کا جمعہ بھی جیل کی جامع مسجد میں ادا نہ کیا جاسکا۔اس نظر بندی احاطے سے باہر جیل کی مسجد میں جانے کی بھی اجازت نہ تھی۔ بامر مجبوری اپنے چبوترے ہی پر نظر بندوں اور دیگر چند قیدیوں کے ہمراہ نمازِ جمعہ ادا کرنا پڑی۔سب دوستوں کے مشورے سے ہم نے اپنی تربیت کے لیے سنجیدگی سے ٹائم شیڈول بنا کر اسے رائج کر رکھا ہے۔دروس قرآن اور سوال جواب کی نشستیں بھی جاری ہیں۔مذاکرے بھی ہوتے ہیں اور ذاتی تجربات کے حوالے سے باہمی تبادلہ خیالات بھی ہوتا ہے۔سیرت رسولؐ پر معروف کتاب الرحیق المختوم ہی ہمارے پاس فی الحال دستیاب ہے جو بالاستیعاب پڑھی جارہی ہے۔(برسبیل تذکرہ یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ اس انعام یافتہ کتاب کے عظیم مصنف جناب صفی الرحمٰن مبارک پوری کے انتقال کی خبر یہیں جیل میں ملی۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔)اسی طرح حدیث پاک میں ہمارے پاس محض تجرید البخاری موجود ہے۔اس کو بھی سبقاً سبقاً پڑھا جارہا ہے اور حسب توفیق اس کی تشریح بھی کی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ساتھیوں کی دلچسپیاں

ہمارے ساتھیوں میں سے مسعود الٰہی صاحب سورۃ یٰسین یاد کر رہے ہیں، محمد توفیق صاحب قرآنی تلفظ کی تصحیح کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ پورے قرآن مجید کو حفظ کرنے کا پختہ ارادہ باندھ چکے ہیں۔ میر محمد اظہر صاحب تلاوت قرآن مجید میں پورے شوق وانہماک سے زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ تمام دوستوں کا اصرار ہے کہ میر صاحب داڑھی رکھ لیں۔ آٹھ دس دن کی داڑھی ان کے چہرے پر موجود بھی ہے۔ اللہ کرے وہ جہاد کے اس سفر میں احیائے سنت کا عزم کریں اور سنت یوسفی کے ساتھ سنت نبوی کے ذریعے اپنا اجر کئی گنا بڑھانے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہر نیک کام اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ہوتا ہے۔ اس کے لیے ترغیب اور تذکیر تو ضروری ہے لیکن زیادہ اصرار مناسب نہیں ہوتا۔ بس ہم بھی تذکیر ہی کر رہے ہیں۔ باقی کا کام لاہور کے رکن جماعت صوفی محمد اکرم کریں گے، اگر تذکیر کارگر نہ ہوئی۔ (یہ سطور تو جیل میں لکھی گئی تھیں، باہر آ کر میں حج پر چلا گیا۔ میرے حج پر روانگی والے دن ان تمام ساتھیوں کی نظر بندی ختم ہوئی اور یہ رہا ہو گئے۔ حج سے واپسی پر یہ خوش خبری مل گئی کہ میر صاحب نے سنت رسولؐ سے اپنا چہرہ مزیّن کر لیا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک۔) ناصر تمام پروگراموں میں بھرپور دلچسپی لیتا ہے۔ کبھی کبھار اس سے خطبات میں سے مطالعہ بھی کرواتے ہیں تاکہ اس کی جھجک دور ہو جائے۔ اس کی تعلیم واجبی سی ہے اور وہ پیشے کے لحاظ سے درزی کا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرمائے۔ بڑا فرماں بردار نوجوان ہے۔ وہ بھی قرآن پاک کی تلاوت سے خصوصی شغف رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایاتِ جنوں

❋ قلم وقرطاس

ہر چند کہ ہم نظر بند ہیں اور گوناگوں پابندیوں کی وجہ سے رابطوں کی کوئی سہولت میسر نہیں تاہم کچھ پرانے قیدی جو مختلف ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے جیل میں ادھر ادھر گھوم پھر سکتے ہیں اور ملازمین جن کی ڈیوٹیاں تبدیل ہوتی رہتی ہیں ہم سے مانوس ہو چکے ہیں۔ان میں سے بعض کو تو ہماری تربیتی نشستوں سے دلچسپی بھی پیدا ہوگئی ہے۔ہم نے اپنے ذرائع سے قلم وقرطاس بھی حاصل کرلیا ہے اور فارغ اوقات میں رودادِ اسیری یا بعض ساتھیوں کے بقول ''حکایت جنوں'' لکھنے کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہاں بہاولپور میں خواجہ مسعود الٰہی صاحب اور اظہر میر صاحب باری باری لکھتے ہیں۔میرے لیے اپنے ہاتھ سے لکھنا مشکل ہے۔اگرچہ ''ہاتھ ہمارے قلم ہوئے'' کی سعادت سے ہم محروم ہیں تاہم ان کا تعاون میرے لیے بڑی معاونت ہے۔گجرات میں یہ کام طارق سلیم صاحب اور ان کی رہائی کے بعد چودھری بہادر خان صاحب کرتے تھے۔

عام قیدی ہمارے پاس نہیں آسکتے مگر مشقتی اور باغبانی وتعمیرات کے شعبوں میں کام کرنے والے قیدی آتے ہیں۔انھیں تھوڑا یا بہت جتنا بھی وقت مل جائے ہمارے ساتھ گزارنے میں سکون محسوس کرتے ہیں۔جس علاقے سے بھی ان کا تعلق ہے اس علاقے کے معروف تحریکی ساتھیوں کا نام لیا جائے تو عموماً وہ ان سے متعارف ہوتے ہیں۔جیل کے دیگر حصوں میں بعض قیدی ہم سے غائبانہ یا بذریعہ خط وکتابت پہلے سے متعارف تھے۔ان سب کو ہمارے ساتھ بے پناہ ہمدردی ہے۔لیکن بندی خانہ میں سب یکساں مجبور ہیں۔ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ان کے سلام تو پہنچتے رہتے ہیں مگر اس سے زاید رابطہ ناممکن ہے۔

❋ سرمایۂ امت

اسلامی جمعیت طلبہ سے تعلق رکھنے والے چھ نوجوان ہمارے ان جماعتی ساتھیوں کی آمد سے ایک آدھ دن پہلے اپنے طلبہ روڈ کارواں کے سلسلے میں گرفتار ہوئے تھے، جنھیں لاہور سے بہاولپور منتقل کر دیا گیا۔ یہ صالح اور نوخیز جوان سرمایۂ امت ہیں۔ ان سے ملاقات ممکن نہیں لیکن مختلف ذرائع سے ان کے نام ہم تک پہنچے تھے۔ ان میں عدیل احمد کھوکھر، معاذ سلیم، بلال فیضی، وقاص شاہد، سعد عارف اور صہیب مقصود کے نام شامل تھے۔ مؤخرالذکر میاں مقصود احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ صہیب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کا نام سن کر تو میں سمجھ گیا کہ کم عمر طلبہ پر ابتلا آیا ہے۔ دیگر عزیزان، جو سبھی ہمیں اپنے بچوں کی طرح عزیز ہیں، کے ناموں کے علاوہ ان کا مزید کوئی تعارف یہاں حاصل نہ ہو سکا۔ صہیب بی کام سال اول کا طالب علم ہے۔ میں بھی پہلی مرتبہ اسی کی عمر میں اعلان تاشقند کے موقع پر گرفتار ہوا تھا۔ اس وقت میں گورنمنٹ کالج لاہور میں تھرڈ ایئر کا طالب علم تھا۔ یہ جنوری ۱۹۶۶ء کی بات ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ۹ دسمبر کو تین طلبہ کو لاہور واپس بھیج دیا گیا۔ اس سے زاید تفصیلات کا باوجود کوشش کے، پتا نہ چل سکا۔

❋ دعوتی وفود

ہمارے جو جماعتی ساتھی لاہور سے کاروان کے آغاز پر گرفتار ہوئے تھے، ان میں سے ان چار نظر بندوں کے علاوہ محمد بشیر، متوکل علی اللہ اور خلیفہ عبدالحفیظ کو ڈیرہ غازی خان جیل بھیج دیا گیا تھا جبکہ لاہور سے ایک دوسری گاڑی میں تین ساتھی ضیغم بٹ، قاری یونس اور عابد بدر کو لاہور سے میانوالی روانہ کر دیا گیا۔ یوں یہ سب مختلف جیلوں میں بکھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ دعوتی وفود ان تمام جیلوں میں پہنچ گئے۔ ہر جگہ ہمدرد لوگ مل ہی جاتے ہیں لیکن جب تک خیریت کی اطلاع نہ ملے پریشانی کا ہونا فطری امر ہے۔ ان تمام لوگوں کے اہل خانہ پریشان ہوں گے مگر مجھے اللہ کی رحمت سے یقین ہے کہ یہ اسیران جیلوں میں آسانی پانے اور اپنے چاہنے والوں کی ہمدردیوں کے حصول میں کامیاب ہو گئے ہوں گے۔ اللہ شر میں سے خیر نکالنے پر قادر ہے۔

❋ جیل کے حکام

۸ر دسمبر داروغۂ جیل سے پہلی ملاقات ہوئی تو طبیعت خوش ہوئی۔ ایسے شریف لوگ معاشرے کا حسن اور سول سروس کی گرتی ہوئی ساکھ کا سہارا ہیں۔ انھوں نے جیل کے پولیس چیف انور خان قیصرانی صاحب کو حکم دیا کہ جیل کے اندر جو بھی ممکن سہولیات ہو سکیں ہماری خواہش اور ضرورت کے مطابق ہمیں فراہم کر دی جائیں۔ کئی دنوں سے محبوس ہونے کی وجہ سے تمام ساتھی حجامت اور خط بنوانے کے معاملے میں فکر مند تھے اور آج بروز جمعہ حجامت بنوانا مسنون اور ہم میں سے بیش تر کا معمول تھا۔ ہم نے چیف صاحب کو کہا کہ حجام بھیج دیں چنانچہ فوراً دو حجام حاضر ہو گئے۔ ایک کا نام ظفر اقبال اور دوسرے کا منیر احمد ہے۔ انھوں نے تمام ساتھیوں کے بال حسب فرمائش کاٹے اور خط بنائے۔ میں نے ظفر اقبال سے پوچھا کہ جیل میں کل کتنے حجام ہیں تو اس نے بتایا کہ سات حجام قیدی انتیس سو کے قریب اسیران کی حجامت کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ جیل میں کسی کو کسی بھی نوعیت کا ہتھیار اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ حجام اس لحاظ سے منفرد قیدی ہوتے ہیں کہ انھیں استرا، قینچی اور بلیڈ فراہم کیے جاتے ہیں مگر ہر روز انھیں یہ سامان اپنے انچارج جیل ملازم سے حاصل کرنا ہوتا ہے اور پھر اپنے کام سے فراغت کے بعد واپس جمع کرانا پڑتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل دراصل ایک ریاست کا درجہ رکھتی ہے اور اس کے مختلف شعبے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ داروغۂ جیل کی حیثیت بادشاہ کی سی ہوتی ہے۔ اس کے دورہ کا منظر قدیم بادشاہوں کے دور کی یادیں تازہ کر دیتا ہے۔ نظر بندی کا پہلا دن چکی سے باہر احاطہ میں گھومنے پھرنے، آزادانہ دھوپ میں بیٹھنے اور اجتماعی پروگراموں میں شریک رہنے کی وجہ سے بہت خوشگوار گزرا۔ دیگر ساتھی جب سے آئے تھے دن رات چکی میں بند رہتے تھے۔ آج ان کے لیے بالخصوص یہ دن روزِ سعید تھا۔

❋ ناظم ضلع کا دورہ

۹ دسمبر کو جیل میں ایک بیرونی دورہ وقوع پذیر ہو رہا تھا۔ اس دورے میں معلوم نہیں کیا کچھ ہوا کیونکہ ہم تو باقی جیل سے الگ تھلگ تھے لیکن ڈھول ڈھمکے کی آوازوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ دورہ مخصوص کلچر کے عناصر کی نمایندگی کرتا ہے۔ بعد میں پتا چلا کہ ناظم ضلع طارق بشیر چیمہ جیل کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ اگر ہماری طرف بھی قدم رنجا فرماتے تو ہم بھی ان کو کچھ اپنی سناتے اور کچھ ان کی سنتے۔ ان کی آمد کی وجہ سے جیل کے بعض معمولات بھی متاثر ہوئے۔ کھانا اپنے معمول کے وقت سے لیٹ بھی ہوا اور اس کے معیار میں بھی کچھ کمی محسوس کی گئی۔ قیدی اس روز یہ بھی کہتے ہوئے سنے گئے کہ چیمہ صاحب پیپلز پارٹی میں تھے تو بھی باون گزے تھے، اپنا قبلہ تبدیل کر کے ق لیگ کے بھان متی کے کنبہ میں شامل ہوئے تو بھی کمالات سے مالا مال ہیں۔ آج کل وزیر اعلیٰ پنجاب کے قریبی رازدار اور لنگوٹیے ہیں۔

❋ حکمران لیگ کا ذکرِ خیر

ق لیگ کے بارے میں قیدیوں کے تاثرات کیا ہیں؟ کچھ نہ پوچھیے۔ کوئی اسے قینچلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل پارٹی سے تعبیر کرتا ہے تو کوئی جیب کتروں کی قینچی کا نام دیتا ہے۔قیدی یہ بھی تبصرے کر رہے تھے کہ وزیراعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی صاحب بہاولپور پر کچھ زیادہ ہی مہربان نظر آتے ہیں۔دورے پر دورے کیے جا رہے ہیں۔چونکہ انتخابات قریب ہیں اس لیے وزیراعلیٰ کے یہ دورے قابل فہم ہیں۔بعد میں باخبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ وزیراعلیٰ اس مرتبہ رحیم یار خان کی طرح بہاولپور سے بھی الیکشن لڑنا چاہتے ہیں۔پاکستان میں جو لوگ برسراقتدار آجائیں وہ جنگل کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ اس بادشاہی کے لیے ملک کو جنگل بنانا ضروری ہوتا ہے اور آپ نے یہ کہاوت تو سن ہی رکھی ہوگی کہ شیر جنگل کا بادشاہ ہوتا ہے،اس کی مرضی ہے انڈے دے یا بچے۔سو حکمران جہاں سے چاہیں الیکشن لڑیں،پورا ملک ان کی جاگیر ہے۔

❋ جیل کی چھٹی

اتوار کو جیل میں چھٹی ہوتی ہے لیکن جیل کے عملہ کو چھٹی نہیں ہوتی۔بامشقت قیدی اتوار کو اپنے کپڑے وغیرہ دھونے،بستر اور چکی وغیرہ درست کرنے اور اپنی جان پہچان کے قیدیوں کو وزٹ کرنے میں صرف کرتے ہیں۔عدالتوں میں چھٹی کی وجہ سے پیشی کے لیے بھی کسی کو نہیں جانا ہوتا اور جیل کا دورہ بھی اس روز موقوف ہوتا ہے۔البتہ جیل کا انتظامی عملہ ڈیوٹی سے غیر حاضر نہیں ہوسکتا جبکہ کلیریکل اور ریکارڈ کے شعبے سے متعلق سٹاف کو چھٹی ہوتی ہے۔قیدیوں میں سے لنگر میں کام کرنے والے مشقتی کسی دن بھی چھٹی نہیں کرسکتے۔چونکہ پیر کے دن داروغہ صاحب دوبارہ ہمارے احاطے کے دورے پر آرہے تھے اس لیے کچھ مشقتی اس احاطے میں مرمت وغیرہ کے ضروری کام کرنے کے لیے اتوار کو بھی مصروف عمل رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ چلّہ کشی

قیدیوں اور ملازمین میں ہر ذہنی سطح اور تعلیمی استعداد کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی اور بالکل ان پڑھ یا نیم تعلیم یافتہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کئی اتنے ذہین ہوتے ہیں کہ کم تعلیم کے باوجود ہر معاملے کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتے ہیں جبکہ بعض اعلیٰ تعلیمی اسناد کے حامل لوگ بالکل سطحی فکر رکھتے ہیں۔ ہمیں دن بھر مختلف کتابیں لیے دائرے کی صورت میں بیٹھے مطالعہ کرتے دیکھ کر بیش تر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تبلیغی جماعت کے لوگ ہیں۔ جیل کے بعض دیگر لوگ تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی دونوں کو ان کے صحیح تناظر میں جانتے ہیں۔ انھیں معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت کا چلہ جیلوں میں نہیں ہوتا، یہ جماعت اسلامی والوں ہی کی ریت ہے کہ وہ باہر چلہ لگائیں یا نہ لگائیں، جیل کا چلہ کاٹتے رہتے ہیں۔

❋ بے چارے پہرے دار

ہمارے احاطے کا معمول یہ ہے کہ ہر چار گھنٹے بعد پہرے دار محافظ بدل جاتا ہے۔ یوں دن رات میں چھ ڈیوٹیاں تبدیل ہوتی ہیں۔ سردی کی شدت میں رات کو ہم دروازے بند کر کے بستروں میں دبک جاتے ہیں۔ جب تک مطالعے اور تذکیر کا پروگرام جاری رہے، بستروں میں بیٹھتے ہیں، پھر محو استراحت ہو جاتے ہیں۔ بیرونی جنگلے کے باہر کھلے آسمان تلے شدت کی سردی میں چار گھنٹے ڈیوٹی دینے والا پہرے دار اونی مفلر، گرم وردی اور کوٹ میں لپٹے ہونے کے باوجود کپکپا رہا ہوتا ہے۔ دن کے چار گھنٹے تو ان پہرے داروں کے لیے بہت ہلکے ہوتے ہیں لیکن رات کی ڈیوٹی بڑی بھاری اور شاق ہوتی ہے۔ بے چارے پہرے دار چاہتے ہیں کہ ان سے کوئی باتیں کرے تاکہ ان کا وقت کٹے۔ اس طرح یہ چار گھنٹے اسیروں سے کہیں زیادہ محافظین کے لیے گراں ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر بند جب اکیلا ہو تو اس کی حالت بھی غیر ہوتی ہے مگر ہمہ یاراں بہشت ہو تو آسودہ رہتا ہے۔ دوستوں نے بتایا کہ جب ناصر چند دنوں کے لیے اکیلا چکی میں بند تھا تو وہ کچھ وقت محافظوں کے ساتھ گپ شپ لگا کر اپنی اور ان کی بوریت دور کرتا تھا۔ اب ہمارے ساتھ اکٹھے ہو جانے کے بعد وہ ان کو لفٹ نہیں کراتا۔ اس جیل میں جیل پولیس کا عملہ لگ بھگ ۴۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ بے روزگاری کی وجہ سے صورتِ حال یہ ہے کہ جیل پولیس کے بعض سپاہی ایم اے پاس ہیں۔ اس کے باوجود اس معمولی سی پوسٹ پر حصول ملازمت کے لیے بھی سفارش اور دیگر تمام لوازمات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ان لوگوں کی داستان سنیں تو وہ الگ ایک عبرت نامہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندانیوں کے شب و روز

❋ مرکزی تربیت گاہ

۱۱ر دسمبر قریب آ رہا تھا۔ شدت سے یاد آیا کہ مرکز جماعت منصورہ میں ماہانہ تربیت گاہ شروع ہونے والی ہوگی۔ یہ تقریب سعید ۱۱ سے ۱۵ تاریخ تک ہر ماہ منعقد ہوتی ہے۔ ہر ماہ تربیت گاہ میں آنے والے احباب کا استقبال کرنے کے لیے میں ابتدائی نشست میں افتتاحی گفت گو کے لیے حاضر ہوا کرتا ہوں۔ اس مرتبہ کئی مقامات سے لوگوں نے اپنی آمد کی اطلاع دے رکھی تھی۔ ان میں بہاولپور کے ساتھی بھی شامل تھے۔ یہاں جیل میں اپنے دوست اور جماعت کے ہمدرد ملازمین کی زبانی معلوم ہوا کہ ۱۰ اور ۱۱ر دسمبر کی درمیانی شب بہاولپوری احباب منصورہ کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ کسی ذریعے سے یہ اطلاع بھی ملی کہ ۱۲ر دسمبر کو منصورہ میں مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ مجھے اس کی باقاعدہ اطلاع اور ایجنڈا موصول نہیں ہوا اور اگر موصول ہو بھی جاتا تو میں کیسے شریک ہو سکتا تھا۔ میں تو یہاں سے معذرت بھیجنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ سرکار کی طرف سے لکھنا بالکل منع ہے۔ بہرحال یہ سرکاری حکم کوئی اخلاقی و قانونی جواز نہیں رکھتا۔ ہم نے کاغذ و قلم حاصل کر لیا تھا۔ ایک خط اہل خانہ کے نام لکھا اور بہاولپور سے مرکزی تربیت گاہ میں جانے والے ساتھیوں کے ہاتھ روانہ کر دیا۔ اس خط میں انھیں اپنے حالات کی خبر دی۔ الحمدللہ یہ خط ملتے ہی گھر کے تمام چھوٹے بڑے مطمئن ہو گئے۔ جماعتی ساتھی اور اہل خانہ ملاقات کی جو کوشش بھی کرتے ناکام ہو جاتی اس لیے وہ کسی حد تک پریشان تھے۔ اس خط سے انھیں ہماری جیل کی تربیت گاہ کا علم ہوا تو خوش کام ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ نظر بندوں کی دل لگی

اڑتی اڑتی ایک اطلاع یہ بھی ملی کہ جماعت کی طرف سے نظر بندوں کی نظر بندی کو چیلنج کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ہم تو گوشہ قفس میں آرام سے بیٹھے ہیں۔ ان جھمیلوں کے بارے میں حکمران جانیں یا باہر والے ہمارے احباب جانیں۔ ہم سب ساتھیوں نے اظہر میر کو کہہ رکھا ہے کہ ان کارسوں کا شاپر جس روز ختم ہو جائے گا اس روز رہائی عمل میں آجائے گی۔ خواجہ مسعود الٰہی صاحب کے بقول ان رسوں کا خاتمہ جیل ٹوٹ جانے کے مترادف ہوگا۔ غرض پیش گوئیاں، دل لگی اور لطیفے بھی جاری رہتے ہیں اور سنجیدہ پروگرام بھی اپنے شیڈول کے مطابق رواں دواں ہیں۔ اظہر میر صاحب کا کہنا تھا کہ جس روز جیل کی مینا محمد توفیق صاحب سے ہم کلام ہوگی اس روز رہائی ہو جائے گی۔ توفیق صاحب کہتے ہیں کہ خواجہ صاحب کی سورۃ یٰسین مکمل ہوگی تو بندی خانہ ٹوٹے گا۔

www.KitaboSunnat.com

❋ درخت اور پرندے

اس چھوٹی سی جماعت کی تربیتی نشستوں کے ساتھ ساتھ پرندوں کو سدھانے، خود سے مانوس کرنے اور ان کا دل جیتنے کا عمل بھی روزمرہ معمولات کا حصہ ہے۔ بچے کھچے روٹی کے ٹکڑے ریزہ ریزہ کرنے اور پرندوں کی ضیافت کے لیے مناسب مقامات پر ڈالنے کا کام سب دوست حسب توفیق کرتے رہتے ہیں۔ بہاولپور جیل میں درختوں کی بھی بہتات ہے اور ہر نوع کے پرندے بھی بڑی تعداد میں یہاں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے احاطے کے ایک بڑے شیشم کے درخت کا نمبر ۱۰۷۶ ہے۔ درخت زمین کا حسن ہوتے ہیں اور پرندے فضاؤں میں اللہ کی تحمید و تقدیس کے نغمے الاپ کر بہار کا سماں باندھ دیتے ہیں۔ انسان کے لیے ان دونوں میں سامانِ عبرت و نصیحت ہے۔ انسانوں کو روٹی کپڑا اور مکان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نعرے نے مسحور کر دیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تینوں چیزیں انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ بھٹو مرحوم کا یہ جادو سر چڑھ کر تو بولا تھا لیکن اس کے نتیجے میں ان میں سے کوئی چیز بھی لوگوں کو میسر نہ ہو سکی۔ پھر بھی جناب بھٹو صاحب کے عشاق آج تک موجود ہیں۔ ان کی بیٹی اپنے باپ ہی کی کمائی پر زندگی بسر کر رہی ہیں اور سیاست چمکانے میں بھی کافی حد تک کامیاب ہیں۔

❋ عالمِ طیور

پرندوں کو اللہ نے کپڑوں سے ویسے ہی بے نیاز کر رکھا ہے باقی دو ضروریات، خوراک اور بسیرا یہاں خوب میسر ہے۔ گھنے درختوں کی شاخوں میں یہ پرندے سرِ شام اپنے اپنے مسکن میں فروکش ہو جاتے ہیں جبکہ دن بھر ان کو ہر طرح کی خوراک ملتی رہتی ہے۔ جیلوں میں جس قدر روٹیاں ضائع ہوتی ہیں اس کا تصور بھی محال ہے۔ قیدی یہ سمجھ کر کہ پرندوں کو خوراک دینے سے انھیں رہائی ملے گی، پرندوں کی خوب ضیافت کرتے ہیں۔ ہمارے رفیق جناب توفیق جاوید صاحب کی لمبی زلفیں، سیاہ گھنی داڑھی اور چہرے کی دائمی مسکراہٹ انھیں بڑی پرکشش شخصیت بنا دیتی ہے۔ دوست احباب ان کے گرد تمام پرندوں بالخصوص کووں کے جھرمٹ کو دیکھ کر انھیں ''کاواں والی سرکار'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کووں کے علاوہ بلبلیں، چڑیاں، مینا، کوئل، طوطے اور کئی خوبصورت چھوٹے پرندے بھی اس دربار میں حاضری دیتے ہیں۔ کبوتر اور فاختائیں ابھی تک فاصلہ رکھتی ہیں، جبکہ چیلیں بلندی پر اڑتے ہوئے دور ہی سے طائرانہ نگاہیں ڈالتی ہوئی گزر جاتی ہیں۔ گجرات میں ایک دربار ''کاواں والی سرکار'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں بھی کاواں والی سرکار کا وجود عجیب حسنِ اتفاق ہے۔ ''گجرات سے بہاولپور تک'' بھی اپنی اس نظر بندی پر چسپاں ہوتا ہے اور ''کاواں والی سرکار سے کاواں والی سرکار تک'' بھی چنداں غلط نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ پرندوں کی حمد وثنا

صبح اور شام پرندوں کی نقل وحرکت کا عجیب منظر ہوتا ہے۔ صبح خالی پیٹ رزق کی تلاش میں اڑنے سے قبل اللہ کی حمد وثنا کا ایسا سماں بندھ جاتا ہے کہ جس کو محسوس تو کیا جا سکتا ہے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ صبح خالی پیٹ اپنے گھونسلوں سے اڑنے والے پرندے دن بھر کی مصروفیات کے بعد شام کو جب اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹتے ہیں تو خوب سیر ہو چکے ہوتے ہیں۔ شام کو ان کی تحمید وتقدیس کا رنگ صبح سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ رات کے کسی لمحے بعض درختوں سے اچانک مختلف پرندوں کی آوازیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ رات کی یہ آوازیں صبح اور شام دونوں وقت کی آوازوں سے مختلف لب ولہجے میں ہوتی ہیں۔ اُلو جو مشرق میں بے وقوفی اور مغرب میں دانائی کی علامت سمجھا جاتا ہے، رات کو وقفے وقفے سے اپنی موجودگی کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

❋ سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کا خطاب

اس تناظر میں سیدنا عیسیٰؑ کی وہ تقریر بڑی برموقع اور ایمان افروز ہے جو آں جناب نے اپنے حواریوں کے سامنے فرمائی تھی:

''کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت، یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے۔ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟

ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں، نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ پھر بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ تم میں سے ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ اور پوشاک کے لیے کیوں فکر کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں، پھر بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمانؑ بھی باوجود اپنی ساری شان و شوکت کے ان میں سے کسی کے مانند ملبّس نہ تھا۔ پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائے گا۔ اس لیے فکر مند نہ ہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا کیا پہنیں گے۔ ان سب چیزوں کی تلاش میں تو غیر قومیں رہتی ہیں۔ تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راست بازی تلاش کرو۔ یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔ کل کے لیے فکر نہ کرو۔ کل کا دن اپنی فکر آپ کر لے گا۔ آج کے لیے آج کا دکھ کافی ہے۔'' (انجیل متی۔ باب ۶ آیات ۲۴۔۳۴)

❋ آج کا دکھ اور فکر

ہم نے اللہ کے فضل سے خود کو ہر غم اور پریشانی سے فارغ کر لیا ہے۔ یہاں جیل میں طویل عرصے کے بعد مطالعے کا وقت مل رہا ہے۔ ہم ہر روز حضرت مسیح علیہ السلام کے وعظ کے مطابق اپنے اس روز کے معمولات کی فکر اور منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جو کل گزر گیا اس پر اب کوئی تصرف نہیں، جو کل آئے گا وہ اپنی فکر آپ کر لے گا۔ ہمارے لیے آج ہی کی فکر کافی ہے۔ کافی عرصے سے صبح شام کی سیر کا معمول بھی تلپٹ تھا، اب اس کا اہتمام بھی باقاعدہ کیا جاتا ہے۔ محمد توفیق میرے ساتھ واک کرتا ہے اور اس کا سانس پھول جاتا ہے۔ چند دنوں تک ان شاء اللہ سب معاملات درست ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل میں سید مودودیؒ کی کتب اور ذکرِ خیر

❋ کرپشن کا سرطان اور روشنی کی کرن

۱۱ر دسمبر بروز پیر داروغۂ جیل دوسری مرتبہ ہمارے احاطے میں دورے پر تشریف لائے۔ بہاول پور سنٹرل جیل پنجاب کی سخت ترین جیلوں میں سے ہے۔ یہاں پہرے، پابندی اور تلاشی کا سخت نظام لاگو ہے۔ موجودہ داروغہ جیل جناب طارق محمود بابر اپنی شرافت و دیانت، نیکی و دین داری، تعلیم و صلاحیت، ہر لحاظ سے ایک مثالی سرکاری افسر ہیں۔ مجھے احساس ہوا کہ جیل کے عملے میں بعض لوگ ان سے قدرے نالاں ہیں لیکن قیدی اور حوالاتی نہ صرف ان سے خوش ہیں بلکہ ناقابل یقین حد تک ان کے مداح اور معترف ہیں۔ کوئی قیدی ان کا ذکر کرتے ہوئے انھیں دعا دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دیانت دار افسران کا المیہ یہ ہوتا ہے کہ کرپشن کے نظام میں وہ اوپرے اور اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ لوٹ مار کرنے والوں کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ اس کے باوجود پاکستانی معاشرے کے لیے یہ امر خوش آیند ہے اور باعث صد مبارک ہے کہ بگاڑ اور کرپشن کے سرطان کے درمیان روشنی کی کرنیں جا بجا نظر آتی ہیں۔ یہاں اور وہاں یہ چراغ جلیں گے تو ان شاءاللہ روشنی ہوگی۔

❋ پریڈ

داروغۂ جیل کا دورہ اس لحاظ سے اہم ہوتا ہے کہ قیدیوں کو ان سے براہ راست بات کرنے، اپنے مسائل و مشکلات سے آگاہ کرنے اور ان کے ازالے کے لیے اپنی تجویز پیش کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ جیل کی اصطلاح میں اسے پریڈ کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ قیدی اپنی اپنی بیرکوں کے احاطے میں یا چکیوں سے باہر کھلے صحن میں اپنے کمبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھا کر، ان کے اوپر اپنا بستر تہہ کر کے سلیقے سے رکھ دیتے ہیں اور پھر داروغہ صاحب کے انتظار میں اپنی اپنی جگہ مودب رعایا کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ داروغہ کی آمد پر جیل کا عملہ مختلف مقامات پر ان کو سلامی دیتا ہے لیکن قیدی اپنی جگہ بیٹھے رہتے ہیں، ان کے لیے کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ جیل میں ویسے بھی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے لیکن دورے کے موقع پر تو اس کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔

داروغہ صاحب کی آمد پر ہم پانچوں ساتھی بیٹھے صحیح بخاری کی تدریس میں مصروف تھے۔ ان کی آمد پر ہم نے اپنا سلسلہ تدریس موقوف کیا۔ علیک سلیک کے بعد انھوں نے حال احوال پوچھا، ہم نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی خیریت بتائی۔ انھوں نے مسائل کے بارے میں سوال کیا تو میں نے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ اخبار اور قلم و قرطاس کی فراہمی ہے۔ وہ مسکرائے اور حسب توقع جواب دیا، ان چیزوں کی نظر بندوں تک رسائی ممکن نہیں کیونکہ اوپر سے احکام بہت سخت ہیں۔ حکومت کے احکام کی خلاف ورزی ہمارے لیے ممکن نہیں۔ آپ کچھ لکھ دیں گے تو وہ اخبارات میں چھپ جائے گا اور ایسی صورت میں ہماری شامت آجائے گی۔ میں نے کہا ہم اپنے اس مطالبے سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ یہ چیزیں ہمیں بار بار کے مطالبے کے باوجود نہ ملیں لیکن ہم انھیں طلب کرتے رہیں گے کیونکہ ایک تو یہ ہمارا حق ہے دوسرے ہمارے نزدیک لکھنے پڑھنے کی سہولت بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کھانے پینے کی۔

❋ تذکرہ سید مودودیؒ کا

اس روز اس گفت گو کے دوران خود داروغہ صاحب نے تسلیم کیا کہ ہمارے ملک کے مایہ ناز مفسر سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی معرکۃ آرا تفسیر تفہیم القرآن کا بیش تر حصہ جیل ہی میں لکھا تھا، لیکن اس کے لیے حکومت نے انھیں اجازت دی تھی۔ بہر حال گفتگو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ درس وتدریس کے تناظر میں ہمارے ساتھیوں کو بعض اوقات کچھ نکات نوٹ کرنا ہوتے ہیں جو لکھ نہ لیے جائیں تو بعد میں بھول جاتے ہیں۔ یہ گفت گو کافی طویل اور دل چسپ ہوگئی۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا تذکرہ بھی آیا، جب امام مالکؒ نے امام شافعیؒ سے کہا تھا کہ لکھے بغیر علم محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔

❋ وعدے کا پاس

داروغہ صاحب اس گفت گو کو بڑی دل چسپی سے سنتے رہے۔ ان کا عملہ بھی مودب کھڑا رہا لیکن کئی لوگوں کے لیے یہ باتیں اجنبی تھیں۔ داروغہ صاحب نے اپنے ڈپٹی کو حکم دیا کہ اس احاطے میں بچ بھی لا کر رکھے جائیں۔ قرآن پاک رکھنے کے لیے رحل بھی فراہم کیے جائیں اور تعلیم وتدریس کے لیے قلم اور نوٹ بکس بھی دے دیے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے ہماری مطلوبہ کتب خطبات از مولانا مودودیؒ اور سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی فراہم کرنے کا حکم بھی جاری کیا۔ جاتے ہوئے انھوں نے پھر یہ کہا کہ ازراہ کرم آپ نظر بندی کے دوران کوئی تحریر جیل سے باہر نہ بھیجیں۔ میں نے انھیں یقین دلایا کہ نظر بندی کے دوان میں کوئی تحریر باہر نہیں بھیجوں گا۔ میں نے جیل میں اس دوران لکھا تو ہے، کوئی چیز چھپنے کے لیے اس دوران باہر نہیں بھیجی۔ وعدے کا پاس ضروری بلکہ دینی فرض ہے۔ اس سے قبل جب فروری ۱۹۹۹ء میں واجپائی کی آمد پر ہم لوگ گرفتار ہوئے تو کیمپ جیل اور بعد ازاں سنٹرل جیل ساہیوال سے میرے مضامین اخبارات میں باقاعدگی سے چھپتے رہے۔ انھی مضامین کو بعد میں مرتب کر کے حذف واضافے کے ساتھ دریچۂ زنداں کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ قیدی اور مطالعہ

ہمیں اور کتابیں تو حسب وعدہ جلد پہنچ گئیں مگر قلم و قرطاس فراہم کرنے کا وعدہ میری موجودگی میں پورا نہ ہو سکا۔ بعد میں معلوم نہیں کیا صورت ہوئی۔ تفہیم القرآن کی جو جلد ہمارے پاس آئی، اسے دیکھ کر اندازہ ہوا کہ واقعی قیدیوں نے اس کا بہت زیادہ مطالعہ کیا تھا۔ جیل میں لوگ مطالعہ کرتے ہیں یا جیل کے باہر وہ لوگ کتاب پڑھتے ہیں جو خود کو بھرپور رضا کارانہ مطالعے کے لیے مقید کر لیں اور یہ کام بڑا مشکل ہے۔ خطبات کی جو کاپی ہمیں ملی وہ ادارہ معارف اسلامی کراچی نے سال ۲۰۰۳ء میں مولانا مودودی کی صد سالہ تقریبات کے حوالے سے شائع کی تھی اور یہ برائے فروخت نہیں تھی۔ جیل لائبریری کو ہدیۃً موصول ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس کتاب سے بھی اسیران نے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

ہمارے تعلیم و تدریس کے پروگرام حسب معمول چل رہے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر وسیم اختر اور دیگر احباب، بہاولپور اور گردونواح کے اضلاع سے بھی ملاقات کے لیے آتے رہے ہیں لیکن نظر بندوں سے ملاقات کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے ناکام واپس چلے جاتے رہے۔ ہماری ضروریات کی چیزیں ہمیں مل رہی تھیں، البتہ ہمیں یہ احساس ضرور تھا کہ گھر والوں اور دیگر احباب سے رابطہ نہ ہونے کی بنا پر انھیں ہمارے بارے میں تشویش اور پریشانی ہوگی۔ جو خطوط کسی ذریعے سے بھجوائے گئے تھے، ان کے بارے میں معلوم نہ تھا کہ منزل پر پہنچ پائے ہیں یا نہیں لہٰذا ہم بھی اس وجہ سے کسی حد تک متفکر تھے۔ اس کے علاوہ جیل کے ابتلا کے باوجود، جس سے ہم خدا کی پناہ اور نجات کے لیے دعائیں مانگتے تھے، کوئی اور بڑی پریشانی لاحق نہیں تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ نظر بندی چیلنج کرنے کا فیصلہ

جب ہمیں قلم وقرطاس نہ مل سکا تو ہم نے اپنے ذرائع سے حاصل کرلیا۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے گجرات جیل میں، میں ڈاکٹر طارق سلیم صاحب کو اور ان کے جیل سے ضمانت پر رہا ہوجانے کے بعد چودھری بہادر خان کو املا کروایا کرتا تھا۔ یہاں خواجہ مسعود الٰہی اور محمد اظہر میر باری باری یہ خدمت سرانجام دینے لگے۔ ہمارے جیل کے معمولات تقریباً سیٹ ہو چکے تھے اور ہم نے حالات سے مفاہمت کرلی تھی۔ یہ اطلاع بھی مل چکی تھی کہ ہماری نظر بندی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اسد منظور بٹ صاحب ہماری طرف سے پٹیشن تیار کر چکے تھے۔

❋ لبیک سے لبیک تک

اس سال حج کے لیے میں نے درخواست دے رکھی تھی اور راولپنڈی میں اپنے عزیز دوست قاضی ابوعمار صاحب کے، حج کا اہتمام کرنے والے ادارے ،الحبیب حج وعمرہ ٹورز کے ذریعے حج کا فیصلہ کیا تھا۔ ۲۰ر دسمبر کو شیڈول کے مطابق سعودی عرب ایرلائن سے اسلام آباد سے مدینہ منورہ کی پرواز پر سیٹ کنفرم تھی۔ اس سے قبل تین مرتبہ حج کی سعادت ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۰ء، اور ۲۰۰۱ء میں حاصل کی تھی۔ بے یقینی کی کیفیت میں معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اس مرتبہ حج پر جاسکوں گا یا نہیں۔ پروانہ نظر بندی کے مطابق ۳۰ر دسمبر کو نظر بندی ختم ہونا تھی۔ اس عرصے میں بارہا میں نے اپنے مالک اور خالق سے مناجات کیں۔ دل بالکل مطمئن تھا اور اللہ کے فیصلے پر مکمل طور پر راضی۔ میں نے کہا ''اے میرے مالک! تیرے گھر کی زیارت اور تیری خاطر حج کا سفر، نبی مہربان ؐ کی مسجد میں حاضری اور روضۂ اطہر پر سلام ایک بڑی سعادت اور پاکیزہ تمنا ہے۔ اس کے لیے میں دن اور گھڑیاں گنتا رہا ہوں لیکن جو

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ تجھے منظور ہے، میں اس پر بالکل راضی ہوں۔ وہ بھی تیری رضا کا راستہ ہے اور تیرے دین کی خاطر جیل کا یہ ابتلا بھی تیری خوش نودی کے لیے بصد خوشی قبول کیا ہے۔ اگر تو اِس راستے پر چلتے رہنے کا فیصلہ فرمائے تو بھی تیرے حکم پر لبیک اور اگر تو اُس راستے کو مقدر کرے گا تو اس پر بھی لبیک۔'' دن رات کو کچھ لمحات کے لیے دوست احباب آپس میں مذاق و مزاح اور خوش دلی بھی کیا کرتے تھے۔ رہائی کب ہوگی؟ اس کے لیے مختلف پیمانے متعین کیے جاتے تھے لیکن آخر میں سب اسی درست نتیجے پر پہنچتے تھے کہ جب اللہ چاہے گا کوئی رکاوٹ راستہ روکنے والی نہیں ہوگی۔

❋ پھر ایک سفر پولیس کی نگرانی میں

۱۲؍دسمبر کو صبح سے دوپہر تک ہمارے معمولات شیڈول کے مطابق بطریقِ احسن چلتے رہے۔ ظہر کی اذان کا وقت ہوا تو توفیق صاحب نے اذان پڑھی۔ سب دوستوں نے روزانہ معمول کے مطابق نماز ادا کرنے کی تیاری کی۔ جماعت ہو رہی تھی کہ جیل کے احاطے میں کوئی ہلچل محسوس ہوئی۔ سلام پھیرا تو ڈپٹی داروغۂ جیل مہر محمد اشرف مع لاؤلشکر کھڑے تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ آپ جلد از جلد اپنا سامان تیار کرلیں، آپ کو لاہور منتقل کیا جا رہا ہے۔ میں نے کہا میں نماز سے فارغ ہولوں۔ وہ جلدی کرنے کی تلقین کر رہے تھے لیکن میں نے اطمینان سے نماز پڑھی۔ مختصر سا سامان سمیٹا، کچھ چیزیں رفقا کی نذر کیں کہ وہ ان سے استفادہ کریں۔ انھیں کچھ الوداعی کلمات کہے اور چند نصیحتیں کیں۔

❋ راہِ وفا میں جفا

جو احکام داروغۂ جیل کو اوپر سے موصول ہوئے تھے ان کے مطابق یہ لکھا تھا کہ مجھے سنٹرل جیل لاہور منتقل کیا جا رہا ہے، میں نے سوچا کہ لاہور کی سنٹرل جیل کو کوٹ لکھپت جیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا ہے۔ سنٹرل جیل کے نام سے وہ معروف نہیں ہے۔ بہر حال دوستوں سے بھی میں نے کہا اور خود بھی سوچا کہ یوں بار بار منتقلی اذیت پہنچانے کا ایک بہانہ ہے لیکن خیر راہِ وفا میں ہر جفا قبول ہے۔ ڈیوڑھی میں پہنچے، داروغہ جیل نے استقبال کیا، اپنے دفتر میں بٹھایا، چائے منگائی اور تحریری آرڈر دکھایا۔ واقعی سنٹرل جیل لاہور منتقلی کے احکام موصول ہوئے تھے۔ انھوں نے زبانی طور پر بتایا کہ تحریری احکام کے علاوہ فون پر ہدایات ملی ہیں کہ پہلے آپ کو پنجاب سیکرٹریٹ میں حکام بالا سے ملایا جائے گا، پھر جیل منتقل کیا جائے گا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ اس میں کیا منطق ہے تاہم میں نے اس پر زیادہ سوال جواب یا سوچ بچار کرنے کے بجائے فیصلہ یہی کیا تھا کہ جا کر دیکھ لیں گے کیا صورت ہے۔

❁ قیاس آرائیاں

جیل اور پولیس افسران آپس میں تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ ان میں سے بعض کا خیال تھا کہ شاید اوپر کوئی سمجھوتا ہو گیا ہے، جب کہ بعض کی رائے میں مجھ سے کوئی تحریر لے کر مجھے چھوڑا جائے گا۔ ظاہر ہے ایسے مواقع پر قیاس آرائیاں بھی ہوتی ہیں اور جتنے منہ اتنی باتیں بھی سننی پڑتی ہیں۔ بہر حال اس موقع پر میں نے سب کو کہا کہ سمجھوتے کا نہ مجھے کوئی علم ہے اور نہ ہی میرے نزدیک اس کا کوئی امکان ہے۔ رہی دوسری بات تو میں ان شاء اللہ ایسی کسی تحریر پر غور بھی نہیں کروں گا، جس میں اپنے موقف سے پسپائی اور کسی کمزوری کا اظہار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ بدوش کا ایک اور سفر

❋ یادگار الوداع

بہاولپور سے لاہور منتقلی کا کیا جواز یا ضرورت پیش آ گئی ہے، اس پر میں سوچ بچار کر رہا تھا کہ داروغۂ جیل نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس سے قبل وہ ایک افسر اور میں ایک نظر بند کی حیثیت سے ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے تھے۔ میں تو اب بھی نظر بند ہی تھا مگر موصوف اب ایک بالکل مختلف روپ میں نظر آئے۔ اللہ انھیں سلامت رکھے کہ اس مرتبہ انھوں نے اپنے دفتر میں ون ٹو ون ملاقات میں میرے ساتھ اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔ اپنی مشکلات بھی بیان کیں اور دعا کی درخواست کی۔ ان کے ان جذبات پر میرے دل سے ان کے لیے دعائیں نکلیں اور اب بھی ان کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں مشکلات سے نجات عطا فرمائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ داروغہ صاحب نے جیل سے باہر آ کر مجھے الوداع کہا۔ پولیس کی گاڑی میں بٹھایا اور پولیس افسران کو بار بار ہدایت دیتے رہے کہ راستے میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

❋ ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو.....!

جیل سے پولیس کی گاڑیوں میں پولیس لائنز بہاول پور آئے۔ پولیس کا سارا عملہ جمع ہو گیا۔ میں حیران ہوا کہ سب چھوٹے بڑے افسران اور ملازمین بڑی محبت اور عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ دفتری کارروائی کرنے کے بعد ساڑھے تین بجے اے ایس پی کی جیپ میں ہم بہاول پور سے لاہور روانہ ہوئے۔ انسپکٹر ناصر غوری کی ذمہ داری لگی کہ وہ مجھے لاہور پہنچائیں۔ ڈرائیور اور انسپکٹر کے علاوہ دو پولیس محافظ ہمارے ساتھ تھے۔ ان میں سے صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلح تھا۔ مجھے تعجب ہو رہا تھا کہ پانچ روز قبل گجرات سے بہاول پور منتقلی کے وقت یہ ملزم اتنا ''دہشت گرد اور خطرناک'' تھا کہ پوری گارڈ ساتھ تھی۔ آج یہ اتنا ''بے ضرر'' کیسے ہو گیا کہ ایک ہی اسلحہ بردار نوجوان قافلے میں شامل تھا۔ بقولِ غالب میں سوچنے لگا کہ ''ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں۔''

❋ ماضی کے جھروکے، مستقبل کے خدشے

بہاولپور شہر کی سڑکوں پر گاڑی چلی جا رہی تھی۔ جگہ جگہ جانے پہچانے مناظر اور بعض مانوس چہرے نظر آئے لیکن آزادی اور اسیری میں جو فرق ہے وہ ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ مناظر اور چہرے آنکھوں سے اوجھل ہوتے چلے گئے۔ ماضی کے جھروکے کھلنے لگے اور تصورات و تخیلات کی ایک عجیب دنیا آباد ہو گئی۔ ساتھ ہی مستقبل بھی ایک موہوم، نامعلوم سوالیہ نشان بن کر دستک دیتا رہا۔ ستلج کا پل عبور کیا، خانیوال کی جانب براستہ لودھراں، دنیا پور، جہانیاں رواں دواں ہو گئے۔ ناصر غوری کے موبائل پر کالیں آنا شروع ہوئیں تو معلوم ہوا کہ کوئی بڑی شدت سے ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ ہماری روانگی کی اطلاع بہاول پور اور لاہور کے ساتھیوں کو ہو گئی تھی لیکن ان میں سے کسی کا میرے ساتھ رابطہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ میرے پاس نہ تو موبائل تھا اور نہ ابلاغ کی کوئی دوسری سہولت۔ نمازیں راستے میں گاڑی میں ہی پڑھی گئیں۔ روانہ ہوتے وقت دوستوں نے ایک شاپر میں پھل ڈال دیے تھے، راستے میں ہم سب نے ان سے استفادہ کیا۔

❋ اے میرے اللہ! تیرا شکر

چیچہ وطنی کے قریب پہنچے تو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد فون موصول ہونے لگے۔ میں تو اس جھک جھک سے لاتعلق، تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھا۔ الحمد للہ بہاول پور جیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو تلاوت شروع کی تھی، آج کی رات سفر ہی میں اس کی تکمیل ہوگئی۔ تلاوت قرآن کی تکمیل کے وقت میں اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ دعا مانگا کرتا ہوں۔ اس دعا میں ہمیشہ ہی ایک لطف محسوس ہوتا ہے مگر کبھی کبھی تو زیادہ ہی پر کیف لمحات نصیب ہو جاتے ہیں۔ آج بھی ایسی ہی کیفیت تھی۔ میری دعا میں مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا، بیماروں کے لیے شفا، مصیبت زدگان اور حاجت مندوں کے لیے آسانی، مجاہدین کے لیے نصرت، راستہ بھٹک جانے والوں کے لیے ہدایت، اپنے نامۂ سیاہ پر ندامت اور عفو و درگزر کی مناجات اور اپنے خاص احباب کے لیے نام بنام دعائیں شامل ہوتی ہیں۔ دعا سے فارغ بھی نہیں ہوا تھا کہ مانگا کے قریب پہنچ کر انسپکٹر مجھے پوچھنے لگا کہ سیکرٹریٹ پہنچنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کیا جائے، نیز سنٹرل جیل کس طرف واقع ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ لاہور کی سنٹرل جیل ٹاؤن شپ سے آگے کوٹ لکھپت میں ہے اور سیکرٹریٹ جانے کا راستہ ٹھوکر نیاز بیگ سے ملتان روڈ پر ہے۔

❋ سیکرٹریٹ میں

دس بجے کے قریب ہم لوگ منصورہ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ میں نے اپنے ہمراہیوں کو بتایا کہ اس وقت ہم جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ میرا دفتر چند گز کے فاصلے پر اور میرا گھر چند قدم کی دوری پر تھا۔ منصورہ کے مین گیٹ اور سڑک پر معمول کی گہما گہمی اور لوگوں کی حرکات و سکنات نظر آئیں مگر ہمیں کسی سے کیا سروکار۔ ساڑھے دس بجے پنجاب سول سیکرٹریٹ کے سامنے گاڑی رکی تو مین گیٹ پر موجود محافظین نے بتایا کہ یہ گیٹ رات کو نہیں کھلتا۔ پیپلز ہاؤس کی جانب باہر نکلنے والا گیٹ اس وقت کھلا ہوگا۔ اس گیٹ پر پہنچے تو جیسے گیٹ کیپر ہمارے ہی منتظر تھے۔ فوراً دروازہ کھلا اور رات کی ان یخ بستہ گھڑیوں اور دھندلکے میں سامنے کچھ لوگ کھڑے نظر آئے۔ جب گاڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب پہنچی تو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے اپنے ہی احباب ہیں۔اظہر اقبال حسن ، میاں عبدالماجد،صوبیدار عبداللطیف،محمد انور گوندل،اسد منظور بٹ ایڈووکیٹ،میاں داؤد اورلیس اور حافظ ضیغم کھڑے تھے۔گاڑی سے اتر کران سے ملے،سیکرٹریٹ کے ملازمین بھی ہماری طرف لپکے اور دعا سلام کے بعد ہوم سیکرٹری کے دفتر کی طرف راہنمائی کی۔

❋ نظر بند کرنے والے نظر بند!

ہوم سیکرٹری پنجاب خسرو پرویز صاحب اوران کا عملہ انتظار میں بیٹھے تھے۔ہوم سیکرٹری خسرو پرویز صاحب کا جاری کردہ نظر بندی کا پروانہ چند روز قبل گجرات جیل میں ملا تھا۔آج ان سے بنفس نفیس ملاقات ہو رہی تھی۔موصوف سے پہلے کوئی شناسائی نہیں تھی۔انھوں نے اپنی کرسی سے اٹھ کر دروازے پر پرتپاک خیر مقدم کیا۔میں نے ان سے بغیر کسی تکلف کے کہا ''جناب خسرو پرویز صاحب!ہم نظر بندوں کی طرح آج کا دن تو آپ کے لیے بھی نظر بندی کا ہی رہا''یہ سن کر انھوں نے قہقہہ لگایا اور برا منانے کے بجائے اس مزاح سے محظوظ ہوئے۔میں نے اسد منظور بٹ اور اظہر اقبال حسن کا ان سے تعارف کرایا۔دفتر کا خادم فوراً گرم چائے لے آیا۔خسرو پرویز صاحب نے اپنی طرف سے اور وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے معذرت اور خیر سگالی کا اظہار کیا۔ان جذبات پر کیا تبصرہ کیا جائے۔خسرو پرویز صاحب ذاتی طور پر مجھے ایک بھلے اور شریف انسان لگے۔

❋ جیلوں کی اصلاح

دس پندرہ منٹ کی اس نشست میں بغیر کسی اجنبیت کے خوش گوار ماحول میں تبادلۂ خیال ہوا۔خسرو صاحب نے نظر بندی کے احکام واپس لینے کی اطلاع دی تو میں نے کہا آپ جو بھی کارروائی کرنا چاہتے ہیں وہ تحریراً میرے قانونی مشیر اسد منظور بٹ کے حوالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیں۔ سیکرٹری صاحب نے وہ کاغذات بٹ صاحب کو دے دیے۔ جیلوں میں خرابی اور فساد کے حوالے سے ہوم سیکرٹری صاحب نے کاغذات کے ایک پلندے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہم جیلوں کی اصلاح کے لیے بڑے فکر مند ہیں اور اس کے لیے بڑی محنت اور تگ و دو ہو رہی ہے۔ میں نے انھیں بتایا کہ جیلوں کی اصلاح کے بارے میں ہم نے بھی سوچ بچار کی ہے، جس کے لیے ہم آپ سے خط و کتابت اور تبادلۂ خیال کریں گے۔ انھوں نے تجویز کا خیر مقدم کیا۔ رات کافی بیت چکی تھی۔ ہوم سیکرٹری صاحب نے ہمیں اپنے دروازے پر خدا حافظ کہا اور میرے حج پر جانے کی مبارک باد دی۔ میں نے ان کے ان جذبات کے جواب میں ان کا شکریہ ادا کیا۔

❋ اسیران کا خیال

بہاول پور سے آنے والے پولیس ملازمین کو میں نے کھانے اور قیام شب کی دعوت دی مگر انھوں نے شکریہ ادا کر کے اپنی دیگر مصروفیات کا تذکرہ کیا اور آیندہ کبھی ملاقات کی خواہش کا اظہار کر کے رخصت ہو گئے۔ ناصر غوری کا کہنا تھا کہ وہ دورِ طالب علمی میں منصورہ آتا رہا ہے۔ اس کا تعلق ہارون آباد سے ہے اور ہارون آباد میں میرے تمام احباب سے تقریباً بخوبی متعارف ہے۔ ہم لوگ اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر گھر روانہ ہوئے۔ سیکرٹریٹ سے منصورہ تک گاڑیوں میں بیٹھے احباب جیل کے متعلق سوالات پوچھتے رہے۔ میرا سب سے زیادہ زور اس بات پر تھا کہ جو ساتھی رہا نہیں ہوئے ان کی رہائی کے لیے قانونی چارہ جوئی تیز تر کی جائے۔ ان کے گھر والوں سے قریبی رابطہ رکھا جائے، ان کی گھریلو ضروریات معلوم کر کے فراہم کی جائیں اور جیل میں نظر بندوں کے اہل خانہ کی ملاقات کا انتظام و انصرام کیا جائے۔ مجھے اپنی رہائی کی طبعی خوشی تو تھی مگر دیگر اسیران کا خیال مجھے تڑپا بھی رہا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ داستانِ اسیری

اظہر اقبال حسن صاحب بار بار توجہ دلا رہے تھے کہ ایام سیری کی داستان قلم بند کی جائے۔ انھوں نے دریچۂ زنداں کا حوالہ بھی دیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ یہ داستان کافی حد تک کاغذ پر منتقل ہو چکی ہے۔ البتہ اس کی تدوین و ترتیب ضروری ہے، جو حج کے سفر سے قبل ممکن ہوئی تو فبہا ورنہ حج سے واپسی پر ان شاء اللہ اسے حتمی صورت دی جائے گی۔ سوا گیارہ کے قریب ہم منصورہ گیٹ پر پہنچے تو جماعت اسلامی، اسلامی جمعیت طلبہ، جمعیت طلبہ عربیہ اور شباب ملی کے کارکنان بڑی تعداد میں جمع تھے۔ انھوں نے بڑی محبت سے خوش آمدید کہا۔ اسی روز جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس تھا جو ہماری آمد کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہوا۔ امیر جماعت، قیم جماعت، نائب امرائے جماعت، امرائے صوبہ اور مجلس عاملہ کے تمام ارکان بھی گیٹ پر استقبال کے لیے موجود تھے۔

❋ اپنا جھونپڑا

قارئین محترم، یوں یہ بندۂ فقیر و حقیر جو ۲۸ نومبر کو ایک جنازے کے لیے گھر سے گجرات روانہ ہوا تھا اور اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان ایام میں یہ منزلیں پیش آئیں گی، دو ہفتے بعد واپس منصورہ آ پہنچا۔ ساتھیوں نے جس محبت کا اظہار کیا، اللہ انھیں اس کا اجر عطا فرمائے۔ پونے بارہ اور بارہ کے درمیان گھر پہنچا، اس کٹیا کے تمام مکین، میرے سب اہل و عیال انتظار میں تھے۔ سب چھوٹے بڑے خوشی اور تشکر کے جذبات سے مالا مال تھے۔

مجھے وہ لمحہ بڑا حسین لگا جب چھوٹوں بڑوں سبھی کی زبانی اس دورِ ابتلا میں حوصلے بلند رکھنے کی رپورٹ ملی۔ احبابِ گجرات کی طرف سے رکن مرکزی مجلس عاملہ سید احسان اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب نے فرمایش کی کہ ان احباب سے ملاقات اور بالخصوص صحافی بھائیوں کے شکریے کے لیے جلد گجرات کا پروگرام بنایا جائے۔ مجھے گجرات ویسے بھی جانا تھا، شاہ صاحب کو بھی بتایا کہ ایک آدھ دن میں حاضر ہوں گا۔ یوں ایک سفر ختم ہوا اور دوسرے سفر یعنی حج کے لیے تیاری شروع ہوئی۔ مگر حج سے قبل گجرات کے سفر کی جھلکیاں پیش کرنا بھی ضروری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے؟

❋ رہائی کا پہلا دن

۱۳ر دسمبر ۲۰۰۶ء کو فجر کی نماز منصورہ مسجد میں ادا کی۔ جو احباب رات کو نہ مل سکے تھے، بڑی گرم جوشی سے ملے۔ اس دن کا بیش تر حصہ احباب سے ملاقات اور ٹیلی فون پر حال احوال معلوم کرنے والے دوستوں اور عزیزوں سے مکالموں میں خاصا مصروف گزرا۔ گجرات جانا دو تین وجوہات سے بہت ضروری تھا۔ جیسا کہ اس روداد کے آغاز میں لکھا جا چکا ہے کہ ۲۸ر نومبر کو میں گجرات ایک تعزیت کے لیے گیا تھا۔ میرے خالہ زاد بھائی اور برادر نسبتی میاں محمد اسلم صاحب کی اہلیہ اچانک وفات پا گئی تھیں۔ ان کی تعزیت اور جنازے ہی کے لیے مجھے ساری مصروفیات چھوڑ کر پوری فیملی کے ساتھ وہاں جانا پڑا۔ اس وقت روڈ کارواں میں شرکت شیڈول کا حصہ نہ تھی۔ وہاں پر ہی صوبائی و مرکزی قیادت کے گجرات نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے پیغام ملا کہ میں گجرات ضرور پہنچوں۔ چنانچہ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے روڈ کارواں کے سلسلے میں پس دیوارِ زنداں کا سفر اور نظر بندی کے مرحلے طے کرنا پڑے۔ ان مراحل کی جھلکیاں گذشتہ صفحات میں پیش کی جا چکی ہیں۔

❋ موت اپنے وقت پر آتی ہے

سوئے اتفاق کہ جس گھر میں مندرجہ بالا وفات ہوئی، اسی گھر میں اس کے چند روز بعد یعنی ۳ر دسمبر کو میری خواہر نسبتی اور خالہ زاد بہن انتقال کر گئیں۔ پہلی مرحومہ اچانک موت سے ہم کنار ہوئیں حالانکہ وہ تندرست و توانا تھیں جبکہ ثانی الذکر کافی عرصے سے علیل چلی آ رہی تھیں۔ وہ میری اہلیہ کی بڑی بہن بھی تھیں اور اس کے لیے بمنزلہ ماں بھی تھیں کیونکہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی والدہ، ہماری خالہ مرحومہ، ان کے بچپن میں ہی فوت ہوگئی تھیں اور بڑی بہن ہونے کے ناطے انھوں نے گھر کے امور و معاملات کو بطریقِ احسن نبھایا تھا۔ جب میں پہلے جنازے کے لیے سسرالی گاؤں، بیکنا نوالہ گیا تو میری یہ بزرگ بہن مجھ سے مل کر بہت روئیں اور کہا کہ جانے کا وقت تو میرا تھا مگر مجھ سے پہلے مرحومہ چلی گئی۔ لوگ عموماً بعض اموات کو ''بے وقت موت'' کا نام دیتے ہیں مگر کوئی موت بے وقت نہیں ہوتی۔ موت پہلے سے طے اور متعین ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں۔

❋ دوطرفہ حسرت

میں نے بہن کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں، اس لیے ہمیں صبر بھی کرنا چاہیے اور جانے والوں کے لیے دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت بھی طلب کرتے رہنا چاہیے۔ مجھ سے فرمانے لگیں کہ آپ میرے لیے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی دعا کیا کریں۔ مرحومہ کا نام لے کر کہنے لگیں کہ وہ خوش قسمت تھی کہ آپ کو فرصت مل گئی اور آپ اس کے جنازے میں شریک ہوگئے۔ واللہ اعلم میں رخصت ہوجاؤں تو آپ کہاں ہوں گے کیوں کہ مجھے آپ کی مصروفیات کا بخوبی اندازہ ہے۔ بہن کی حسرت بھری گفت گو مجھے تڑپا گئی مگر یہ علم نہ تھا کہ ان کی وفات مجھے بھی یہ حسرت دے جائے گی کہ میں ان کے جنازے سے محروم رہا حالانکہ اتنا قریب تھا۔ اس قرب کو جبر کے اتھاہ سمندر نے بُعد میں تبدیل کر دیا تھا۔ سچ ہے ''وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہ۔''

مجھے جیل میں اپنی اس بہن کی وفات کی اطلاع نہ دی گئی اور اگر اطلاع مل بھی جاتی تو ان کے جنازے میں شرکت کا کوئی امکان نہ تھا۔ عزیز و اقارب نے یہ سمجھا ہوگا کہ ایک آدھ دن میں رہائی عمل میں آجائے گی نیز جیل کی پریشانیوں میں مزید پریشان کرنا شاید انھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نامناسب سمجھا ہو۔ بہرحال مجھے افسوس ہوا کہ مجھ تک اطلاع نہ پہنچ سکی۔

❋ استقبالیہ

۱۴ر دسمبر کو علی الصبح عازم گجرات ہوا۔ سب سے پہلے والد محترم کی خدمت میں حاضری دی۔ ان کی قدم بوسی اور دعائیں حاصل کرنا بڑی سعادت ہے۔ اللہ ان کا سایہ سلامت رکھے۔ وہ میرے لیے دعاؤں کا خزانہ ہیں۔ والد محترم سے ملاقات کے بعد آبائی گھر سے اپنے سسرالی گاؤں تعزیت کے لیے حاضر ہوا۔ احباب گجرات نے پہلے سے ہی میری آمد کی اطلاع ملنے پر بعد نماز عصر ضلعی دفتر میں ایک استقبالیے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ دراصل یہ استقبالیہ صحافی بھائیوں کے اعزاز میں تھا، جنھوں نے اس ساری جدوجہد میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ جماعت کی ضلعی قیادت اور متحدہ مجلس عمل کے ضلعی صدر جناب سعید احمد شاہ گجراتی اور صوبائی نائب قیم سید احسان اللہ شاہ بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ اس موقع پر میں نے مختصر طور پر ملکی حالات کا تجزیہ کیا اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حوالے سے اہل علم و دانش، بالخصوص ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے اصحاب اور قلم کاروں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

گجرات میں جو ایام گزرے تھے، وہ تو ان احباب کے علم ہی میں تھے البتہ بہاول پور روانگی کے بعد تمام جماعتی و صحافتی ساتھی کسی حد تک پریشان تھے۔ میں نے ان کے استفسار پر گجرات سے روانگی کے بعد بہاول پور تک کے سفر اور مابعد کے حالات کا مختصر خلاصہ پیش کیا اور صحافی بھائیوں کی بے لوث محبت و خدمت پر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ ان کے جہاد کو قبول فرمائے اور مستقبل میں بھی انھی جوان جذبوں سے انھیں حق کا ساتھ دینے کی توفیق بخشے۔ اس موقع پر گجرات کے تمام مدیرانِ اخبار اور صحافی، کالم نگار اور قومی اخبارات کے ضلعی نمایندگان موجود تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ ملک وقوم کی بدقسمتی

تمام صحافی بھائیوں نے متحدہ مجلس عمل کے کارکنان کی تحفظ حدود اللہ کے لیے کی گئی جدوجہد کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ شاویز ملک، داؤد خان، راجا طارق محمود، چودھری اشرف دھریکڑی، جناب احسان گھرال، محترم طفیل میر اور دیگر اہم قلم کاروں نے اس موقع پر جن جذبات کا اظہار کیا، ان پر میں ان سب کا شکرگزار ہوں۔ میں نے دوستوں کو بتایا کہ مجھے چند دنوں میں حج پر چلے جانا ہے، اس لیے بڑے پروگرام کا اہتمام ان کی خواہش اور تجویز کے مطابق حج سے واپسی پر کریں گے۔ اس موقع پر گجرات کے ساتھیوں نے رہائی کے بعد دوبارہ گرفتاری اور انتظامیہ کی غنڈہ گردی کے دلچسپ اور عبرت ناک واقعات سنائے۔ اس قوم کی بدقسمتی ہے کہ ملک میں حکمرانوں کی بدحواسیاں اس قدر مضحکہ خیز ہیں جن کا تصور بھی محال ہے۔ یہ حقیقی واقعات کسی افسانوی یا تخیلاتی ادب کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔

❋ پولیس کی دوڑ

سید احسان اللہ شاہ صاحب نے بتایا کہ جب ان کی دیگر پندرہ ساتھیوں سمیت رہائی ہوئی (جو میرے اور شیخ نوازش علی، دونوں نظر بندوں کے سوا آخری گروپ کی رہائی تھی) تو جیل کے مین گیٹ پر پولیس کی گاڑی میں موجود پولیس اہلکاروں نے انھیں روک لیا۔ شاہ صاحب نے پولیس افسر سے کہا کہ اگر اس کے پاس کوئی وارنٹ گرفتاری ہے تو پیش کرے۔ اس نے کہا کہ آپ لوگ تھانے چلیں وہاں محض ایک کارروائی مکمل کرنی ہے۔ پھر آپ اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ شاہ صاحب اور ان کے ساتھی ڈٹ گئے کہ تھانے نہیں جائیں گے۔ پولیس اہل کاروں نے پولیس لائنز میں وائرلیس پر رابطہ قائم کیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ملزمان'' بپھرے ہوئے ہیں، ان کو قابو کرنا مشکل ہو رہا ہے، نفری فوراً بھیجیں۔ اس دوران کارکنان و قائدین تہیہ کر چکے تھے کہ اس پولیس گردی کی مزاحمت کریں گے۔ ان کے نعروں میں اور جوش پیدا ہو گیا۔ ادھر سے پولیس لائنز والوں نے جواب دیا ''لالہ موسیٰ کے قریب سروانی گاؤں میں ایک پولیس اہل کار مقابلے میں ہلاک ہو گیا ہے۔ ساری پولیس وہاں چلی گئی ہے۔'' یہ سننا تھا کہ جیل کے باہر کھڑے اہل کاروں نے گاڑی میں بیٹھ کر دوڑ لگا دی۔ وہاں پر موجود عام لوگوں نے بھی پولیس پر آوازے کسے اور یوں ان اسیروں کو اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا موقع ملا۔ اسی طرح کے واقعات دیگر لوگوں کو بھی رہائی کے وقت پیش آتے رہے۔

❋ فہرست اسیران

۱۴ر دسمبر کے استقبالیے میں ایک بڑے پروگرام کی تجویز سامنے آئی تھی۔ یہ مجوزہ پروگرام گجرات میں ۲ر فروری ۲۰۰۷ء بروز جمعہ المبارک ہوا، جس میں ضلع بھر سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نائب امیر جماعت اسلامی آزاد جموں و کشمیر عبدالرشید ترابی بھی اس پروگرام میں بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اس روز شرکائے اجلاس نے جی ٹی روڈ پر اہلِ کشمیر سے اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک بھرپور مظاہرہ کیا۔ ضلعی دفتر میں اسیرانِ حدود اللہ کی فہرست آویزاں تھی۔

۱ حافظ محمد ادریس، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ لاہور

۲ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، (جے یو پی) صدر ایم ایم اے گجرات

۳ ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ، ضلعی سیکرٹری جنرل ایم ایم اے گجرات

۴ ڈاکٹر طارق سلیم، امیر ضلع گجرات

۵ راجا محمد ارشد ایڈووکیٹ، قیم ضلع گجرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶	نوازش علی شیخ ایڈووکیٹ، ناظم یوسی ایک لالہ موسیٰ
۷	چودھری عرفان احمد صفی، نائب ناظم یوسی ۳ لالہ موسیٰ
۸	اعجاز حسین خیالی، سابق امیر ضلع منڈی بہاؤالدین
۹	سید حیدر علی شاہ، سابق امیر جماعت گجرات شہر
۱۰	چودھری اللہ بخش، سابق امیر تحصیل گجرات
۱۱	چودھری بہادر خاں، امیر تحصیل کھاریاں
۱۲	محمود احمد شریف، بنیاں
۱۳	مرزا محمد امجد، لالہ موسیٰ
۱۴	خالد سلیم، بنیاں
۱۵	قاری میاں احمد، گجرات
۱۶	محمد اشرف مغل، گجرات
۱۷	مرزا ظفر اقبال، جلال پور جٹاں
۱۸	چودھری احسان اللہ وڑائچ، صدر شباب ملی گجرات
۱۹	شعیب فاروق، بیووالی
۲۰	محمد افضل شاہین، لالہ موسیٰ
۲۱	محمد ظہیر، گجرات
۲۲	حافظ افتخار احمد، طالب علم سویڈش کالج
۲۳	اکرام اللہ، سپر تحصیل کھاریاں
۲۴	شہزاد اصغر مغل، گنجہ
۲۵	شفقت عباس، طالب علم سویڈش کالج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ راجا انصر علی، سابق مقامی امیر نوتھیہ کھاریاں

۲۷ محمد عرفان، نوتھیہ کھاریاں

۲۸ تجمل حسین، نوتھیہ کھاریاں

۲۹ خوشنود احمد، نوتھیہ کھاریاں

۳۰ حبیب الرحمٰن، چک میانہ تحصیل کھاریاں

۳۱ محمد حنیف احمد، ٹوپہ عثمان تحصیل کھاریاں

۳۲ ڈاکٹر شریف الدین، بزرگ رکن جماعت محلّہ نیا آرا کھاریاں

۳۳ عاشق علی، ستار پور کھاریاں

۳۴ محمد حنیف ڈار، جناح کالونی کھاریاں

۳۵ ڈاکٹر سلیم اختر، ۸۰ سالہ رکن جماعت کھاریاں

۳۶ محمد غیاث، نئی آبادی ریلوے سٹیشن کھاریاں

۳۷ حافظ محمد نوید ارشد، لالہ موسیٰ

۳۸ راجا قمر زمان، سابقہ کونسلر دینہ ضلع جہلم

۳۹ ڈرائیور محمد اکبر، گجرات

۴۰ بابو محمد صادق، (۸۴ سالہ رکن جماعت) منگووال غربی

ان دونوں مواقع (۱۴ر دسمبر ۲۰۰۶ء اور ۲ر فروری ۲۰۰۷ء) پر بیش تر احباب کی یہ خواہش تھی کہ جیل کی روداد کتابی صورت میں لائی جائے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ تجویز اچھی ہے مگر چند دنوں کی اسیری کو کتاب کا موضوع کیسے بنایا جائے۔ امیر ضلع گجرات ڈاکٹر طارق سلیم، امیر تحصیل کھاریاں چودھری بہادر خاں اور نائب قیم صوبہ سید احسان اللہ شاہ نے اپنا اصرار مسلسل جاری رکھا۔ ان کے اصرار کو عملی جامہ پہنانے کی ہامی بھرنا پڑی۔ سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روداد اسیری پیش خدمت ہے۔

❋ حرفِ آخر

آخر میں صرف اتنا عرض ہے کہ ۳۰ نومبر کی شام سے لے کر کئی دنوں تک ذرائع ابلاغ پر وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی مسلسل فرماتے رہے کہ نہ تو گجرات میں مجلس عمل کوئی پروگرام کر سکی ہے، نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ گرفتار شدگان کی فہرست تو آپ نے دیکھ لی ہے۔ رہی پروگرام کی بات تو اس تعداد سے بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ پروگرام ہوا تھا یا نہیں۔ میں از راہِ اعتراض و انتقام نہیں بلکہ از راہِ خیر خواہی و ہمدردی وزیر اعلیٰ پنجاب کو متوجہ کرنا دینی فرض سمجھتا ہوں کہ نبی پاک ﷺ نے روزِ قیامت تین اشخاص کو بدترین قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک جھوٹا حکمران بھی ہے۔ (بحوالہ نسائی، کتاب الزکوۃ باب ۷۷، مسند احمد جلد دوم صفحہ ۱۲۲، جلد پنجم صفحہ ۱۵۲)۔ خدا کے لیے اس بات پر غور کیجیے کہ کیا معمولی دنیوی اغراض کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کرنا کوئی نفع بخش سودا ہو سکتا ہے!

❁ ❁ ❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کی اسیری

[ہمارے دوست اور ہم دمِ دیرینہ حکیم محمد ارشد فارانی صاحب نے اسیری کی داستان کے بعض حصے ایشیا کے صفحات میں دیکھے تو یہ نظم لکھی۔ انھوں نے یہ نظم خصوصی طور پر اس کتاب میں شامل کرنے کے لیے عطا فرمائی ہے۔]

حکمت کی، ہدایت کی، صداقت کی اسیری　　عفت کی، شرافت کی، دیانت کی اسیری
نکہت کی، نفاست کی، لطافت کی اسیری　　جرأت کی، بسالت کی، شجاعت کی اسیری
خاطر میں نہ لائے یہ مشیری نہ وزیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

ہے اس کی اسیری کا ہر اک لمحہ عبادت　　زیست اس کی غزا ہے تو ہے مرگ اس کی شہادت
خوش بخت ہے وہ جس کو یہ ملتی ہے سعادت　　رکھتے ہیں اکابر بھی اسیروں سے ارادت
دُنیا میں لگاتا ہے یہ جنّت کی پنیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

حق گوئی کی پاداش میں ہوں جو بھی گرفتار　　اللہ کی رحمت کے وہ ہوتے ہیں سزاوار
ڈرتے نہیں وہ قید کی تکلیف سے زنہار　　اِس حُسنِ روایت سے فضادل کی ہے ضوبار
سرمایۂ ہستی ہے بس اک زندہ ضمیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

خود سرورِ کونینؐ بھی محبوس رہے ہیں　　شیخینِ کبیرینؓ بھی محبوس رہے ہیں
ہاں صاحبِ نورینؓ بھی محبوس رہے ہیں　　اور حیدر و حسنینؓ بھی محبوس رہے ہیں
شاہی سے کہیں بڑھ کے ہے اللہ کی فقیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگتا اسے ہر عصر میں ہر ایک ولی نے کاٹا اسے اصحابؓ نے اور آلِ علیؓ نے
کربل میں اسے جھیلا ہے بتول اور کلی نے ہمت ہمیں بخشی اسی عنوانِ جلی نے
ہے کوئی اسیری تو وہ ہے دِل کی اسیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

ہر عہد کے آمر نے یہی کھیل ہے کھیلا ہر دور کے جابر نے لگایا یہی میلا
اِس شغل سے خُوش ہوتا ہے ابلیس کا چیلا جس نے بھی کہا حق اسے زنداں میں دھکیلا
بے سود ہے ظالم جو بجاتا ہے نفیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

اُٹھتی ہی رہی سچ کی صدا زیرِ حراست جلتا ہی رہا دل کا دیا زیرِ حراست
ملتی رہی ایماں کو جِلا زیرِ حراست حاصل رہی مومن کو بقا زیرِ حراست
قربان ہے وہ دیں پہ، جوانی ہو کہ پیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

ملتی ہیں جو اظہارِ حقیقت پہ سزائیں وہ جُرم کُنندہ کے عزائم کو بڑھائیں
سونے کو تپش دے کے وہ کندن ہی بنائیں دِل والوں سے دلواتی ہیں مومن کو دعائیں
بن جاتی ہے فولاد یہاں خُوئے حریری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

ہے سلسلۂ قیدِ قفس آج بھی جاری رہتا دِلِ حُکّام پہ خوف اس کا ہے طاری
مایوس نہ ہو، آنے کو ہے فصلِ بہاری دُنیا میں ہے اب شوکتِ اسلام کی باری
رکھ آس کہ ہونے کو ہے اب فصلِ قدیری
حُریّتِ اسلام ہے مومن کی اسیری

ارشد فاراتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

عظیم شخصیات کی قید و بند

(تاریخ کی گزرگاہوں میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم شخصیات کی قید و بند

سیدنا یوسف علیہ السلام

[سیدنا یوسف علیہ السلام کو بے حیائی، عریانی اور فحاشی سے بھرپور معاشرے سے سابقہ پیش آیا۔ آپ نے اس شیطانی کلچر اور نام نہاد روشن خیالی کا حصہ بننے سے انکار کر دیا۔ اس کی پاداش میں انھیں قید و بند سے گزرنا پڑا۔ شیطان کا یہ حربہ جس سے ہم آج دوچار ہیں، نیا نہیں، کافی پرانا ہے۔ آیئے، ایک نظر یوسف صدیق کے ابتلا و آزمایش پر بھی ڈال لیں۔ سیرت یوسفی کے اس پہلو نے ہم لوگوں کو جیل میں بڑا حوصلہ دیے رکھا۔ یہ پہلو بھی باعث صد طمانیت و سکینت تھا کہ جو الزام پاک دامن و پاک نظر پیغمبر خدا پر لگا تھا، اس کے مقابل ہم پر دہشت گردی کا الزام چنداں تعجب خیز نہیں بلکہ شاید بہت ہلکا ہے۔]

''شہر کی عورتیں آپس میں چرچا کرنے لگیں کہ ''عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے، محبت نے اس کو بے قابو کر رکھا ہے، ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی کر رہی ہے''۔ اُس نے جو اُن کی یہ مکّارانہ باتیں سُنیں تو ان کو بُلاوا بھیج دیا اور ان کے لیے تکیہ دار مجلس آراستہ کی اور ضیافت میں ہر ایک کے آگے ایک ایک چھری رکھ دی، (پھر عین اس وقت جب کہ وہ پھل کاٹ کاٹ کر کھا رہی تھیں) اس نے یوسفؑ کو اشارہ کیا کہ ان کے سامنے نکل آ۔ جب ان عورتوں کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ دنگ رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور بے ساختہ پکار اٹھیں: ''حاشاللّٰہ، یہ شخص انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔'' عزیز کی بیوی نے کہا: ''دیکھ لیا، یہ ہے وہ شخص جس کے معاملہ میں تم مجھ پر باتیں بناتی تھیں۔ بے شک میں نے اسے رِجھانے کی کوشش کی تھی مگر یہ بچ نکلا، اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کیا جائے گا اور بہت ذلیل و خوار ہوگا۔'' یوسف نے کہا ''اے میرے رب! قید مجھے منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں اور اگر تُو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی چالوں کو مجھ سے رفع نہ کیا تو میں اُن کے دام میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا۔" اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کی چالیں اس سے رفع کر دیں، بے شک وہی ہے جو سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

پھر ان لوگوں کو یہ سُوجھی کہ ایک مدت کے لیے اسے قید کر دیں حالانکہ وہ (اس کی پاک دامنی اور خود اپنی عورتوں کے بُرے اطوار کی) صریح نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ (سورہ یوسف ۱۲: ۳۰ - ۳۵)

حضرت یوسف کا خطاب زنداں

"میں نے اپنے بزرگوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرائیں۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر (کہ اس نے اپنے سوا کسی کا بندہ ہمیں نہیں بنایا) مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے زنداں کے ساتھیو! تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمھارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے۔ اُس کا حکم ہے کہ خود اُس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی ٹھیٹھ سیدھا طریق زندگی ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"۔ (سورہ یوسف ۱۲: ۳۸ - ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالکلام آزاد

انگریزی استعمار کے خلاف جنگ لڑنے والوں میں مولانا ابوالکلام آزاد کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ کے قلم اور زبان میں جو تاثیر تھی، اس کا ایک زمانہ معترف ہے۔ بدیشی حکمرانوں کے دور میں اس مردِ حُر کو قید و بند سے بارہا گزرنا پڑا۔ ذیل میں ان کا عدالت میں ایک بیان ملاحظہ فرمایئے۔ بدیشی حکمرانوں کے ذہنی غلام، جرنیلی نظامِ حکومت میں ہماری پیڑھی کے دوران مولانا آزاد کی یہ جرأت مندانہ تحریر ہمارے لیے روشنی کی کرن تھی۔

* ''عدالت گاہ ناانصافی کا قدیم ترین ذریعہ ہے

ہمارے اس دور کے تمام حالات کی طرح یہ حالت بھی نئی نہیں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی حکمراں طاقتوں نے آزادی اور حق کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھائے ہیں، تو ناانصافی کا ہتھیار سب سے زیادہ آسان اور بے خطا ہتھیار کا کام دیا ہے۔ عدالت کا اختیار ایک طاقت ہے اور [یہ] انصاف اور ناانصافی، دونوں کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔ منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں عدل اور حق کا سب سے بہتر ذریعہ ہے لیکن جابر اور مستبد حکومتوں کے لیے اس سے بڑھ کر انتقام اور ناانصافی کا کوئی آلہ بھی نہیں۔

تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں ہی میں ہوئی ہیں۔ دنیا کے مقدس بانیانِ مذہب سے لے کر سائنس کے محققین اور مکتشفین تک، کوئی پاک اور حق پسند جماعت نہیں ہے جو مجرموں کی طرح عدالت کے سامنے کھڑی نہ کی گئی ہو۔ بلاشبہ زمانے کے انقلاب سے عہدِ قدیم کی بہت سی برائیاں مٹ گئیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اب دنیا میں دوسری صدی عیسوی کی خوفناک رومی عدالتیں اور ازمنہ متوسط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مڈل ایجز) کی پراسرار "انکویزیشن" وجود نہیں رکھتیں، لیکن میں یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ جو جذبات ان عدالتوں میں کام کرتے تھے، ان سے بھی ہمارے زمانے کو نجات مل گئی ہے۔ وہ عمارتیں ضرور گرادی گئیں جن کے اندر خوف ناک اسرار بند تھے، لیکن ان دلوں کو کون بدل سکتا ہے جو انسانی خودغرضی اور ناانصافی کے خوفناک رازوں کا دفینہ ہیں؟

❋ ایک عجیب مگر عظیم الشان جگہ

عدالت کی ناانصافیوں کی فہرست بڑی ہی طولانی ہے۔ تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہوسکی۔ ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کیے گئے۔ ہم کو اس میں سقراط نظر آتا ہے۔ جو میری ہی طرح عدالت کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا:

> زیادہ سے زیادہ سزا جو دی جاسکتی ہے، بلا تامل دے دو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم لکھتے ہوئے جس قدر جنبش تمھارے دل میں پیدا ہوگی، اس کا عشر عشیر اضطراب بھی سزا سن کر میرے دل کو نہ ہوگا۔

❋ خاتمہ

مسٹر مجسٹریٹ! اب میں اور زیادہ وقت کورٹ کا نہ لوں گا۔ یہ تاریخ کا ایک دلچسپ اور عبرت انگیز باب ہے، جس کی ترتیب میں ہم دونوں یکساں طور پر مشغول ہیں۔ ہمارے حصہ میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے۔ تمھارے حصہ میں وہ مجسٹریٹ کی کرسی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کام کے لیے وہ کرسی بھی اتنی ہی ضروری چیز ہے، جس قدر یہ کٹہرا۔ آؤ! اس یادگار اور افسانہ بننے والے کام کو جلد ختم کردیں۔ مورخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔ ہمیں جلد از جلد یہاں آنے دو اور تم بھی جلد از جلد فیصلہ لکھتے رہو۔ ابھی کچھ دنوں تک یہ کام جاری رہے گا، یہاں تک کہ ایک دوسری عدالت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازہ کھل جائے۔ یہ خدا کے قانون کی عدالت ہے۔ وقت اس کا جج ہے۔ وہ فیصلہ لکھے گا اور اسی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ آخِرًا

۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ء"

پریذیڈنسی جیل، علی پور، کلکتہ (مولانا ابوالکلام آزاد کا ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ء کو کلکتہ کی عدالت میں تحریری بیان۔ بحوالہ قولِ فیصل صفحہ ۱۲۰،۱۷، ایڈیشن ۲۰۰۴ء از مکتبۂ جمال لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

[ہم کمزور اور شکستہ پا اس قافلے کی گرد راہ ہیں، جسے برصغیر میں اللہ کے بندے، مفسرِ قرآن اور مجددِ دوران سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے باطل وطاغوتی قوتوں کے مقابلے پر منظم وصف آرا کیا تھا۔ سید کی فکری راہ نمائی قدم قدم پر، سفر وحضر میں، خوشی وغم میں اور ابتلا وفوز میں ہمیشہ روشنی کا مینار ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر تو نہیں تشکر کا اظہار ضرور کرنا ہے کہ ہم اس کارواں کا حصہ ہیں جسے اس صاحب عزیمت کی راہ نمائی حاصل رہی اور جو آج بھی فکری محاذ پر ہمارا مربی ومرشد ہے۔]

"سزائے موت کا حکم دینے کے بعد فوجی عدالت کا مشورہ رحم کی اپیل

خفیہ

نمبر ایم ایل ۱۱/۱۱ الف

ہیڈ کوارٹر ایل ہیکٹر

۱۱ر مئی ۱۹۵۳ء

www.KitaboSunnat.com

بنام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

ولد احمد حسن

مضمون: سزائے موت کے خلاف رحم کی اپیل

مارشل لا کے تحت جو سزا دی جاتی ہے، اس کی کوئی اپیل نہیں ہوتی۔ البتہ آپ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزائے موت کے خلاف جو آپ کو مارشل لا (ریگولیشن) نمبر ۸ مع دفعہ ۱۵۳، الف تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی ہے، اس ہیڈ کوارٹر کی معرفت سات روز کے اندر اندر کمانڈر انچیف سے رحم کی اپیل کر سکتے ہیں۔

دستخط میجر

ڈی اے اے کیو ایم سی

(اے جیلانی)

سزائے موت کے خلاف رحم کی اپیل پر سید مودودیؒ کا ردِ عمل

نوٹ: حکومت نے ۱۹۵۳ء میں مولانا مودودی کو پھانسی کی سزا کے خلاف اپیل کرنے کا خصوصی اجازت نامہ دیا، جسے مولانا مودودی نے نہایت عزیمت سے رد کر دیا اور تاریخ اسلام میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور فرمایا:

مجھے کسی سے کوئی اپیل نہیں کرنی ہے۔ زندگی اور موت کے فیصلے زمین پر نہیں آسمان پر ہوتے ہیں۔ اگر وہاں میری موت کا فیصلہ ہو چکا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے موت سے نہیں بچا سکتی اور اگر وہاں سے میری موت کا فیصلہ نہیں ہوا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت میرا بال بیکا نہیں کر سکتی۔

یوں امام سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے پیغامِ سرمدی سنا دیا ؎

کس کا پایا کہ تکلم پھر جاتے ہیں طوفانوں کے رخ
ڈوبتی کشتی کو ساحل پر لگا دیتا ہے کون؟

(مقدمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ مطبوعہ پمفلٹ، بتاریخ ۹ر جون ۱۹۵۳ء۔
بحوالہ ''سید ابوالاعلیٰ مودودی قید و بند کے مراحل میں'' از پروفیسر نور ربانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرات وعزیمت کا تاریخی باب

❋ ''جان دے سکتا ہوں

سیّد نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۴۹ء میں اپنے علاج کے سلسلہ میں حکیم محمد شریف مرحوم کے نام یہ الفاظ تحریر فرمائے۔ آپ کے الفاظ کی اہمیت کا اندازہ تبھی پوری طرح ہوسکتا ہے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ سیّد مرحوم اُس وقت گردوں میں پتھری کی تکلیف میں مبتلا تھے اور مکتوب الیہ سے بالمشافہ ملاقات کرنے کی بات کی وضاحت فرما رہے ہیں:

اب صرف یہ صورت رہ جاتی ہے کہ میں بطور خاص حکومت سے یہ رعایت مانگوں کہ وہ مجھے اپنے معالج سے مشورہ لینے کی اجازت دے لیکن ظالم سے رعایت کا مطالبہ کرنا میرے اصول کے خلاف ہے۔ میں جان دے سکتا ہوں، مگر رعایت کی درخواست نہیں کرسکتا۔ لہٰذا جو کچھ علاج آپ غائبانہ کرسکتے ہیں، بس اسی پر اکتفا فرمائیں۔

❋ ذمہ داری کا احساس

سیّد مرحوم کا توکل علی اللہ اگر دیکھنا ہو تو درج ذیل فقرے پڑھیے جو آپ نے ۱۷ر مارچ ۱۹۶۹ء کو حکیم موصوف کے نام اپنے مکتوب میں درج فرمائے:

حقیقت یہ ہے کہ آج کل میری صحت جتنی اچھی ہے ایسی صحت تو برسوں سے مجھے نصیب نہ تھی۔ وزن بڑھ گیا ہے۔ خوراک بڑھ گئی ہے۔ نیند اتنی اچھی آتی ہے کہ پچھلے پندرہ سال میں اتنی اچھی نیند کبھی نہ آئی تھی۔ دماغی اور جسمانی دونوں طرح کی محنتیں پہلے سے بہت زیادہ کرسکتا ہوں اور پہلے سے بہت کم تھکتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بلا مبالغہ آج شاید روئے زمین پر مجھ سے زیادہ مطمئن کوئی آدمی نہیں ہے۔ بال بچوں اور متعلقین کی مجھے فکر نہیں کیونکہ انھیں خدا کے حوالے کر آیا ہوں۔ قوم کی مجھے فکر نہیں، کیونکہ اس معاملہ میں خدا کی طرف سے جتنی ذمہ داری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر تھی وہ سب موجود حکمران گروہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ جماعت اور دعوتِ اسلامی کی مجھے فکر نہیں، کیونکہ گرفتار ہوتے ہی عنداللہ بری الذمہ ہو چکا ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی سو فیصدی یقین رکھتا ہوں کہ اس کام کو میرے قید ہونے اور رہنے سے قطعاً کوئی نقصان نہ پہنچے گا بلکہ اس کے برعکس فائدہ ہی پہنچے گا۔ اس کے بعد آپ خود ہی سوچیں کہ مجھ سے زیادہ خوش وخرم اور مطمئن کون ہوسکتا ہے۔ پھر یہاں غور وفکر اور گہرے مطالعہ کا جو خداداد موقع مجھے مل گیا ہے، یہ تو وہ نعمت ہے جس کے لیے میں اپنی بے حد مصروف زندگی میں مدتوں سے ترس رہا تھا۔ آج کل اس نعمت سے خوب فائدہ اٹھا رہا ہوں اور مگن ہوں''۔

(مکاتیبِ زنداں، مرتبہ: حکیم محمد شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ناقد کا خراجِ تحسین

"روزنامہ احسان، لاہور کا خراجِ عقیدت

مارشل لا کے اسیروں کے ساتھ مولانا مودودی بھی عارضی ضمانت پر رہا ہو کر آ گئے ہیں۔

ساحل کے لب سے پوچھ، دریا کے دل سے پوچھ
اک موجِ تہ نشیں کو مدت کے بعد ابھرنا

سنٹرل جیل ملتان کے دروازے سے اچھرہ تک ان کا جو خیر مقدم ہوا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی ہر دل عزیزی کی کیفیت کیا ہے۔ ان کے فکری عوالف سے، ان کی رائے سے کوئی کتنا ہی اختلاف کرے لیکن انھوں نے اپنی گرفتاری کے بعد جس بلندی کردار کا ثبوت مہیا کیا، سچائی کی سزا کو جس اطمینانِ قلب سے سنا اور حق الیقین کو جس بے نیازی سے نظر انداز کیا، اس کی مثال کم از کم آج کے زمانے میں موجود نہیں ہے۔ ان کے جانی دشمن بھی اعتراف کریں گے کہ اس بارے میں آج مولانا اپنا شریک و سہیم نہیں رکھتے۔ شخصیتوں کا مقابلہ نہ مقصود ہے نہ اس کا موقع، لیکن اس بات سے کون انکار کرے گا کہ اصول کی خاطر قربانی کی جو شمع حرص دنیا کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ان کے جد امجد حضرت امام حسینؓ نے اپنے خون سے روشن کی تھی، مودودی صاحب کی زندگی میں اس کی شعاعوں کا عکس جمیل موجود ہے۔ یقیناً قوموں اور ملتوں کی رہنمائی کے لیے کردار کی یہ خوبی چراغِ راہ کا حکم رکھتی ہے اور اس پر مولانا مودودی پوری دنیا کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ ان کی سزائے موت میں تخفیف ہوئی تو شاید اس لیے کہ پروردگارِ عالم کو ان کی یہ ادا پسند آ گئی۔ آج وہ لاہور میں موجود ہیں تو شاید اس لیے کہ ان کے اس کردار کا اثر غیب سے ظاہر ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک ان کی سزا کا تعلق ہے، معاملہ عدالت میں ہے، اس پر ہمیں کچھ نہیں کہنا لیکن ایک بات کہنے کو جی چاہتا ہے کہ عدالت کا فیصلہ اگر ان کی برأت پر منتج ہو تو ان کا مستقر یہ سے باہر رہنا بہت نامناسب ہوگا۔ ان سے اختلاف کی گنجائش سہی لیکن ان کے کمالات اور ان کے کردار کی پاکیزگی اور بلندی سے انکار آسان نہیں ہے"۔ (وقار انبالوی)

(پاکستانی پریس کا احتجاج، مرتبہ: مصباح الاسلام فاروقی۔ مندرجہ "سید ابوالاعلیٰ مودودی قید و بند کے مراحل میں، از پروفیسر نور ربانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ زینب الغزالی

[راہ خدا میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی ایمانی جرأت و اسلامی حمیت کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ تاریخ اسلام کی تو پہلی شہادت ہی ایک عظیم صحابیہ سیدہ سمیہؓ کا مقدر ٹھہری۔ ہجرت کے سفر میں ام سلمہؓ جن مشکلات سے گزریں، ان پر ہماری تاریخ اور حدیث پاک کے مجموعوں میں ایمان افروز روشنی پڑتی ہے۔ دور جدید کے فرعون نے جو مظالم گزشتہ صدی میں اہلِ ایمان پر مصر میں ڈھائے تھے، انھوں نے فرعونِ موسیٰؑ کے ظلم وستم کی یادیں تازہ کر دیں۔ سورۃ تحریم میں فرعون کی مومنہ بیوی آسیہ بنتِ مزاحم کا جو تذکرۂ عزیمت محفوظ کیا گیا ہے، اس کی جھلک دور جدید کی مجاہدہ سیدہ زینب الغزالی کے ناقابل تصور ابتلا و امتحان میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ امام حسن البنا شہید کا تیار کردہ کاروان عزیمت ہمارے لیے اجنبی نہیں۔ زینب الغزالی امت مسلمہ کا درخشندہ ستارہ تھیں۔ ان کے الفاظ راہ نمائی کا بہترین لوازمہ فراہم کرتے ہیں۔ ہمیں جیل میں یہ سکون رہا کہ اس راہ میں ہمارے قافلے کی عالی ہمت خواتین نے بہادری کے سنگ ہائے میل تعمیر کیے ہیں تو ہمیں کیا ڈر ہے۔]

❋ ۱۹۶۵ء میں زینب الغزالی کا جیل میں بیان

متعدد ملکوں کے اندر میرے دوست رہتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے ذریعے میرا اور اُن کا تعارُف ہوا ہے۔ دنیا کے اندر ہماری تحریک اور تگ و دو صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ جس انسان کو چاہتا ہے ہماری طرف اُس کا میلان کر دیتا ہے۔ ہمارا راستہ وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابِ کرام اور سلف صالحین کا تھا۔ ہمارا نصب العین یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اللہ کی دعوت کو دنیا کے اندر پھیلائیں اور اللہ کی شریعت کی حکمرانی قائم کرنے کا مطالبہ کریں۔ میں آپ لوگوں کو بھی اللہ کے نام سے یہ دعوت دیتی ہوں کہ آپ لوگ جاہلیت کے اطوار چھوڑ دیں اور اسلام سے اپنی وابستگی کو تازہ کریں۔ کلمۂ شہادت از سرِنو ادا کریں اور اپنے آپ کو کلیتہً اللہ کے سپرد کر دیں۔ جو مظالم ڈھا رہے ہیں اللہ سے اُن کی توبہ کریں۔ ظلم و ستم کی کارروائیوں نے آپ کے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اور اب اُن کے اندر کسی نوعیت کی بھلائی اپنے لیے راستہ نہیں پا رہی ہے۔ توبہ کیجیے، شاید اللہ تعالیٰ کی ذات جاہلیت کے تالوں میں سے نکال کر آپ کو اسلام کی روشنی میں لے آئے۔ میری یہ دعوت اپنے صدر جمہوریہ تک بھی پہنچا دیں۔ شاید اُسے بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے، وہ بھی استغفار کرے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے اور جاہلیت کے جو طومار اُس نے اپنے کندھوں پر اُٹھا رکھے ہیں اُنھیں اُتار پھینکے۔ اگر وہ نہ مانے تو پھر آپ اپنی ذات کے بارے میں اور اُس راستے کے بارے میں جو آپ نے اختیار کر رکھا ہے خود جواب دہ ہوں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس گواہی کو پھر دہراتی ہوں کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد انّ محمداً عبدہٗ و رسولہ اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہوں کہ ''اے پروردگار! میں نے تیرا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیا ہے اگر یہ توبہ کر لیں تو تُو بھی ان کی طرف رجوع فرما۔ اے اللہ! تو ہم سب کی توبہ قبول فرما اور اگر یہ لوگ جہالت سے چمٹے رہیں تو پھر تو عزیز و حکیم ہے۔ تو خود ہی بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! راہِ حق پر ہمارے قدم جمائے رکھ اور اپنے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرما۔ تیری مہربانی، تیرا کرم اور تیرا فضل درکار ہے''۔ میں نے یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہوئے قلم بند کی۔ مجھے پورا اطمینان تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کا فرض ادا کر رہی ہوں۔

(رودادِ قفس، ترجمہ از خلیل احمد الحامدی، ایڈیشن اوّل، اکتوبر ۱۹۸۳ء، اللہ والا پرنٹرز لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ شیشہ و سنگ کا ٹکراؤ

''اب میں غادہ کی طرف متوجہ ہوئی۔ پوچھا: ''بیٹی! تمھارا خاوند، تمھارے بچے اور تمھارے ماں باپ کس حال میں ہیں؟'' اُس نے آنسوؤں اور آہوں کے ہجوم میں بتایا کہ اُس کا خاوند بھاگ کر سوڈان میں پناہ لے چکا ہے۔ اُس کی ماں سخت بیمار ہے اور بیماری کی حالت میں وہ میری دونوں بچیوں کی دیکھ بھال میں ہلکان ہو رہی ہے۔ کبھی بیمار سمیہ کی خبر لیتی ہے اور کبھی شیر خوار بالہ کی طرف لپکتی ہے۔ اگر یہ دونوں کم عمر نہ ہوتیں تو پھر اُسے کوئی پروانہ تھی۔

میں نے غادہ کو تسکین دی اور اُن کے پورے گھرانے کے حق میں دعائے صحت و عافیت کی۔ ضیاء الدین الطوبجی کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کی شادی ہوگئی ہے اور وہ دُلہن گھر لے آیا ہے؟ جواب ملا کہ ''عین تقریبِ نکاح میں اُسے پابجولاں کرلیا گیا۔ نہ صرف اُسے بلکہ نکاح خواں بھی دھر لیا گیا اور خود اُس کی دلہن کو بھی لباسِ عروسی میں گرفتار کرلیا گیا۔ اُس کی ہمشیرہ منیٰ اور اُس کا بھائی ڈاکٹر بھی گرفتارانِ بلا میں شامل ہو چکے ہیں''۔

لڑکیوں کی گرفتاری سُن کر میں لرزہ براندام ہوگئی۔ میں نے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جس متنفس کا تعلق بھی اخوان سے ثابت ہوگیا اُسے دھر لیا گیا ہے۔ علیہ نے بات کاٹ کر کہا: ''بلکہ ہر وہ شخص گرفتاریوں کی زد میں آ رہا ہے جو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا جاتا ہے''۔ غادہ مجھے گرفتاریوں کے واقعات اور دن رات لوگوں کے گھروں پر وحشیانہ طریقے سے جو چھاپے مارے گئے ہیں، تفصیل سے بتانے لگی، مگر مجھے اس تفصیل پر کوئی اچنبھا نہ ہوا، کیونکہ مجھ پر جو کچھ گزر چکی ہے وہ درندگی اور بہیمیت میں ان سب واقعات سے بڑھ کر ہے۔''

(روداد قفس، ترجمہ از خلیل احمد الحامدی، ایڈیشن اول، اکتوبر ۱۹۸۳ء، اللہ والا پرنٹرز لاہور)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور کے اہم مسائل پر

ادارہ معارف اسلامی

کے علمی، تحقیقی اور معلوماتی کتابچے

۱	ہمہ رمضان کیسے گزاریں	حافظ محمد انور بسمل	صفحات ۲۲	۱۲ روپے
۲	پاکستان میں عیسائیت کا فروغ	ملک ریاض احمد	صفحات ۴۸	۱۸ روپے
۳	پاک بھارت پاک فوج اور امریکی اسلحہ	فیض احمد شہابی	صفحات ۴۰	۱۲ روپے
۴	رمضان کی خوشیاں	سید قطب شہیدؒ	صفحات ۲۴	۱۲ روپے
۵	حقوق نسواں بل اور اس میں ترمیم کا مسئلہ	مولانا محمد تقی عثمانی و دیگر علمائے کرام	صفحات ۴۰	۱۰ روپے

سرمایہ داری کے پھندے (سیریز) فیض احمد شہابی

۶	استحصال اور جاریت	صفحات ۴۸	۱۸ روپے
۷	مقبوضات اور بیرونی اڈے	صفحات ۴۰	۱۵ روپے
۸	عیسائی یہودی این جی اوز گٹھ جوڑ	صفحات ۴۰	۱۵ روپے
۹	عالمی تنظیمیں	صفحات ۴۰	۱۵ روپے

ملنے کا پتا

مکتبہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ: 54790

فون: 5419520-4-5432419

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارف اسلامی، لاہور

کی شائع کردہ چند علمی و تحقیقی کتب

قرآن مجید معریٰ یک اور دو رنگوں میں	تفہیم الاحادیث ۸ جلدیں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
اسلام اور عصر حاضر کا چیلنج (انگلش)	اسلام اور مشرقی مغربی کی تہذیبی کشمکش حکیم عزت بیگ وریج ترجمہ پروفیسر محمد ایوب منیر
مولانا معین الدین خٹک مرحوم	
الاسماء الحسنیٰ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	امریکہ میں یہودی تنظیمیں بی اوبرائن ترجمہ نذیر حق
انیسویں صدی کی چند نامور مسلم شخصیات ڈاکٹر احمد امین مصری ترجمہ نثار زبیر	تحریک اور کارکن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
تاریخ جماعت اسلامی (۱۹۴۱ء) آباد شاہ پوری	تاریخ دعوت و جہاد ڈاکٹر عبداللہ فارابی
یادِ رفتگان حافظ محمد ادریس	جماعت اسلامی کی دستوری جدوجہد میاں طفیل محمد
چودھری علی احمد خان ڈاکٹر سید اسعد گیلانی	حیات ابوبکر صدیقؓ علی الطنطاوی ترجمہ پروفیسر محمد خان نجی
دخترانِ اسلام چودھری عبدالغنی گلشن مرحوم	دعوت دین اور اس کے عملی تقاضے علامہ یوسف القرضاوی

تفہیم احکام القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	ارمغانِ مودودیؒ
دیکھنا! قافلہ چھوٹ نہ جائے ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید	رودادِ قفس زینب الغزالی
سیرت تابعین ڈاکٹر عبدالرحمان رافت پاشا ترجمہ اسرار احمد خان حازن	شمالی علاقہ جات کی آئینی حیثیت سردار عبدالغفار فضل خان
صدائے رستاخیز سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	ماہر القادریؒ (ادبیات اور شخصیت) ڈاکٹر سید عبدالغنی فاروق
مسلم دنیا ۱۹۹۸ء، ۲۰۰۲ء فیض احمد شہابی	مسلمانوں کے سائنسی کارنامے ڈاکٹر غلام قادر لون
مشاہدات میاں طفیل محمد	مغرب پر اقبال کی تنقید ڈاکٹر عبدالغنی فاروق
مولانا مودودیؒ اپنی اور دوسروں کی نظر میں محمد یوسف بھٹہ	مولانا مودودیؒ کا سفر سعودی عرب ترتیب: مولانا خلیل احمد حامدی
وثائق مودودیؒ ادارہ	رسائل و مسائل (ہشتم) مولانا عبدالمالک (زیر طبع)

ملنے کا پتا

ادارہ معارف اسلامی

مکتبہ معارف اسلامی

منصورہ، لاہور، پاکستان

پوسٹ کوڈ: 54790 فون: 5432476-5432419-5419520-4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ معارفِ اسلامی لاہور کی چند علمی و تحقیقی کتب

تفہیم احکام القرآن (جلد اوّل) — سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

تفہیم الاحادیث (۸ جلدیں) — سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

الاسماء الحسنیٰ — سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ارمغانِ مودودیؒ (مجموعہ مضامین)
جمع و ترتیب: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد

اقضیۃ الرسولؐ (حضور اکرمؐ کے عدالتی فیصلے)
امام ابن الطلاع الاندلسی

تذکرہ سید مودودیؒ (۳ جلدیں)
ادارہ معارف اسلامی

اسلامی عدالت
مجاہد الاسلام قاسمی

اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کش مکش
علی جاوید عزت بیگووچ

اسلام اور عصر حاضر کا چیلنج
مولانا معین الدین خٹکؒ

تاریخ جماعت اسلامی (اول، دوم)
آباد شاہ پوریؒ

جماعت اسلامی کی دستوری جدوجہد
میاں طفیل محمد

جدید نظریات کی شکست اور اسلامی نظام کی ضرورت
ڈاکٹر عباسی مدنی ۔ الجزائر

مشاہدات
میاں طفیل محمد

شمالی علاقہ جات کی آئینی حیثیت
سردار اعجاز افضل خاں

منہاج القاصدین
امام عبدالرحمان بن جوزیؒ

تحریک اسلامی اسلامی کے عالمی اثرات
مولانا خلیل احمد الحامدیؒ

صدائے رستاخیز، بانگ سحر، آفتاب تازہ، جلوۂ نور از قلم مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام حسن بصریؒ

زیر طبع مطبوعات

تفہیم احکام القرآن (جلد دوم)
سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

رسائل و مسائل (ہشتم)
مولانا عبدالمالک

تاریخ فلسطین
ڈاکٹر محسن صالح

خلاصۂ منزل قرآن بعد از نماز تراویح
حافظ محمد ادریس

ادارہ معارف اسلامی
منصورہ ملتان روڈ لاہور
فون: ۵۴۱۷۰۹ - ۵۴۱۷۸۰